سیرتِ اشرفی

حالاتِ زندگی

حاجی الحرمین الشریفین محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم

حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ النورانی

مؤلف

محمد طبیب الدین صدیقی اشرفی (مقیم بمبئی)

Published By: Mission Al- Ashrafi Al- Qadri

سیرتِ اشرفی

...ارشاد محبوب رحمانی اعلیحضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

محمد طیب الدین صدیقی اشرفی ، مقیم بمبئی

فہرست مضامین

نمبر	مضمون	صفحات
۱	سخنہائے گفتنی	
۲	ولادت باسعادت وسلسلۂ نسب	۲
۳	تعلیم وتربیت	۳
۴	بیعت وخلافت اور تعلیم سلوک	〃
۵	مشائخ زمانہ سے اکتسابِ فیض	۵
۶	شجرۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ	〃
۷	شجرہ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ	۷
۸	شجرہ سلسلہ چشتیہ مودودیہ	۱۳
۹	شجرہ سلسلہ اویسیہ	۱۵
۱۰	شجرہ عالیہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ منعمیہ	〃
۱۱	شجرہ سلسلہ منوریہ اور اویسیہ اشرفیہ	۱۸
۱۲	نقل سند خلافت مع سلاسل خمسہ	۱۹
۱۳	شجرہ طیبہ قادریہ برکاتیہ	۲۰
۱۴	سلسلہ طیبہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ برکاتیہ	۲۲
۱۵	سلسلہ طیبہ مداریہ برکاتیہ	۲۴
۱۶	شجرہ طیبہ چشتیہ برکاتیہ	۲۵
۱۷	شجرہ طیبہ سہروردیہ برکاتیہ	۲۶
۱۸	نقل خلافت نامہ سلسلہ فخریہ	۲۸
۱۹	سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ فخریہ منظوم	۲۹
۲۰	شجرہ عالیہ قادریہ فخریہ	۳۰
۲۱	شجرہ عالیہ نقشبندیہ فخریہ	۳۲
۲۲	شجرہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ فخریہ	۳۴
۲۳	آپ کی شخصیت کے بارے میں ہم عصر علماء ومشائخ کی رائے۔	۳۹
۲۴	سفر حج ودیگر مقامات مقدسہ کی زیارت اور بزرگوں سے استفاضہ	۴۵
۲۵	بغداد	۴۷
۲۶	مصر	۵۵
۲۷	حجاز	۵۹
۲۸	سفر مدینہ منورہ	۶۶
۲۹	مدائن صالح	۶۹
۳۰	تیسرا سفر حج وزیارت مقامات مقدسہ	۷۰
۳۱	چوتھا سفر حج	۷۶
۳۲	تقویٰ وپرہیزگاری اور معمولات کی پابندی	〃
۳۳	خدمت دین وخلق	۸۰
۳۴	نکاح واولاد	۸۷

	مضامین	صفحات		مضامین	صفحات
۳۵	مریدین وخلفاء	۸۸	۵۲	پیدائش ومکتب کشائی	۱۳۳
۳۶	کرامات	۱۰۱	۵۳	بیعت وسلوک	″
۳۷	وصال	۱۱۲	۵۴	کشف وکرامات	۱۳۴
۳۸	تالیفات وتصنیفات	۱۱۳	۵۵	خلفاء ومریدین	۱۳۸ (ب)
۳۹	ارشادات	۱۱۸	۵۶	نکاح واولاد	۱۳۹
۴۰	ولیعہد	۱۱۹	۵۷	وفات	۱۴۱
۴۱	حالات زندگی عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ ابوالمحمود احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۱	۵۸	شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی سید شاہ محمد مختار اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴۲
۴۲	پیدائش ومکتب کشائی	۱۲۲	۵۹	پیدائش ومکتب کشائی	۱۴۳
۴۳	تکمیل تعلیم	″	۶۰	بیعت وخلافت	۱۴۵
۴۴	بیعت وسلوک	۱۲۳	۶۱	فرمان عالی شان	۱۴۶
۴۵	شان استغناء	″	۶۲	نکاح واولاد	۱۴۸
۴۶	اشاعت دین حق	۱۲۵	۶۳	تقویٰ وپرہیزگاری	۱۴۹
۴۷	کشف وکرامات	۱۲۷	۶۴	خدمت دین وسلسلہ اشرفیہ	۱۵۲
۴۸	نکاح واولاد	۱۳۰	۶۵	مریدین وخلفاء	″
۴۹	خلفاء ومریدین	″	۶۶	وصال	۱۵۳
۵۰	وفات	۱۳۱	۶۷	شجرۂ نسب حضرت نور العین	۱۵۶
۵۱	حالات زندگی حضرت مولا سید شاہ ابوالمجتبیٰ مصطفیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ	۱۳۲	۶۸	شجرۂ نسب اولاد نور العین	۱۵۸

کتابیات

- لطائف اشرفی ____________
- انوار اشرفی ____________
- صحائف اشرفی ____________
- تحائف اشرفی ____________
- رسالہ اشرفی ____________
- شجرہ اشرفیہ ____________
- بیاض اشرفی ____________
- رسالہ الاستمداد ____________
- سوانح اعلیحضرت ____________
- رسالہ اشرف ____________
- مرأۃ شرح مشکوٰۃ ____________
- رسالہ استقامت کانپور ____________
- ملفوظات اعلیحضرت ____________
- وظائف اشرفی ____________

٧٨٦
٩٢

قال اشرف :۔ ذکر الصالحین وتذکرۃ العارفین نور یتجلی فی قلوب الطالبین المسترشدین
نیکوں کا ذکر اور عارفین کا تذکرہ نور ہے جو راہ حق کے مسافروں کے دلوں کو روشنی عطا کرتا ہے۔

سیرتِ اشرفی

حالاتِ زندگی مجدد سلسلہ اشرفیہ

قطب الارشاد محبوب ربانی سیدشاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرف الاشرفی الجیلانی

رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف

مولانا محمد طیب الدین صدیقی اشرفی مقیم بمبئی

وطن :۔ اینٹھری وایا سلکھوا بازار ضلع سہرسا بہار۔ پن کوڈ نمبر ۸۵۲۱۲۶۔

زیر نگرانی :۔ عبدالرؤف اشرفی بمبئی

مطبع :۔ رضا آفسیٹ بمبئی ——— کتابت : بشیر اسلم

۷۸۶
۹۲

سخنہائے گفتنی

عرب کی سرزمین پر جس وقت اسلام کا سورج طلوع ہوا اسی وقت سے اسلام کی کرن ہندوستان کی سرزمین پر پہنچنے لگی، جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب والوں کو دعوتِ حق دی، دعوتِ اسلام پر لبیک کہنے والوں کا نورانی قافلہ ہند کی سرزمین پر اسی وقت سے قدم رکھنا شروع کر دیا اور اشاعتِ اسلام کا سلسلہ جاری ہوگیا صحابہ، تابعین تبع تابعین اور اولیاء کرام کی ملکوتی جماعت اہل ہند کے قلوب کو نورِ ایمان سے منور کرتی رہیں۔ اور آج تک یہ سلسلہ قائم ہے۔ ان آنے والے قدسی صفات میں خانوادۂ اشرفیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں آٹھویں صدی ہجری میں تشریف لائے آپ مرتبۂ غوثیت پر فائز ہوئے پورے کرۂ ارض کی سیاحی کی اور از شرق تا غرب پیغامِ حق لوگوں تک پہونچایا۔ آپ کے شیخ نے آپ کو بشارت دی تھی۔ فرزند اشرف بوئے تو از شرق و غرب می آید۔

فرزند اشرف تیری خوشبو مشرق و مغرب سے آرہی ہے یعنی ہر طرف آپ کا چرچا ہوگا آپ کے مریدوں کی تعداد دائرہ شمار سے باہر ہے آپ نے ایک مرتبہ خود فرمایا کہ میرے مریدوں کی صحیح تعداد ربّ العلمین جانتا ہے یا فقیر جانتا ہے۔ اس میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس وقت سے آج تک یہ خانوادہ دینِ حق کی اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اور آج اس بیسویں صدی میں بھی اس خانوادے کے بزرگوں نے پیغامِ حق کرۂ ارض کے ان حصّوں تک پہونچایا اور پہونچا رہے ہیں جہاں

دوسرے سوچ بھی نہیں سکتے۔

خانوادۂ اشرفیہ کی عظیم شخصیتوں میں مجدد سلسلۂ اشرفیہ اعلیحضرت ہم شبیہ غوث الصمدانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی قدس سرہٗ ہیں جن کی پوری زندگی دین حق کی تبلیغ و اشاعت میں گذری۔ سلسلۂ اشرفیہ کی اشاعت کے ذریعے آپ نے ان لوگوں کو جو دین حق سے دور ہوتے جارہے تھے صراط مستقیم پر گامزن فرمایا۔ حق سے قریب کیا۔ غیروں نے کثیر تعداد میں آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ اور انہوں کو حق تک پہونچنے کی راہ دکھائی اور ان کو جام عرفان پلایا۔ صاحب شریعت،، صاحب طریقت و معرفت ہوئے۔ کثیر تعداد علماء نے آپ سے اکتساب فیض کیا آپ کی بااثر صحبت سے ان کے قلوب منوّر ہوئے۔ آپ کی ولایت پر علماء و مشائخ کا اجماع تھا۔ ہر شخص آپ کے روحانی کمال کا معترف تھا۔

عنفوان شباب میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تقریر سے متاثر ہوکر فرمایا تھا صاحبزادے جو رنگ تم پر چڑھا ہے اس رنگ میں آپ کے فیض صحبت سے کثیر علماء کے قلوب رنگ جائیں گے۔ یہ بشارت حرف بحرف صادق آئی۔ آپ کی بافیض صحبت سے کثیر علماء و مشائخ و طالبان حق کے قلوب رنگ گئے۔

ہندوستان اور بیرون ہندوستان آپ کے ہی رنگ کا چرچا تھا اور آپ ہی کا رنگ غالب تھا اور آج بھی خاندان کے علماء و مشائخ آپ ہی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

اگرچہ خانوادۂ اشرفیہ کے موجودہ بزرگوں کی مخالفت کچھ لوگ بڑی شدّت سے کر رہے ہیں اس کے باوجود یہ خانوادہ اپنے بزرگوں کے طریقہ پر دین حق کے کام میں مشغول ہے۔ کچھ لوگوں نے ان بزرگوں کے نسب پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی ہے اور الزام تراشی میں لگے ہیں لیکن ان کے الزامات حق و حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتے، غبار راہ بن کر اڑ جائیں گے۔ آفتاب پر غبار پھینکنے والے خود اپنے آپ پر غبار ڈالتے ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات

کے جوابات آگے آرہے ہیں۔

خانوادے کے موجودہ بزرگوں کے اشاعت دین کا سلسلہ صرف ایشیا ہی نہیں بلکہ ان کی جولانگاہ یورپ، امریکہ، افریقہ اور آسٹریلیا تک پہونچ چکا ہے۔

ساداتِ خانوادۂ اشرفیہ

ساداتِ خانوادۂ[1] اشرفیہ بالاتفاق ساداتِ نجیب الطرفین ہیں ان کی سیادت حق تو یہ ہے کہ نقد و تبصرہ سے بالاتر ہے۔ ان بزرگوں کی سیادت پر بحث کرنا آفتاب نصف النہار کی روشنی سے انکار کے مترادف ہے۔ لیکن اسے کیا کیجئے کہ ہر زمانے میں ایسے لوگ پائے گئے ہیں جو بزرگوں پر انگشت نمائی کرتے رہے ہیں۔ اور آج بھی فی زمانناایک جماعت ایسی ہے ایسے لوگوں سے بحث کرنا خود کی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ تاہم اپنوں کے اطمینان کے لئے حق کا اظہار ضروری ہے تاکہ ان کے قلوب شکوک و شبہات کے مہلک امراض میں مبتلا نہ ہوجائیں اور وہ ایسے فتنوں سے مامون و محفوظ رہیں جو ان کے لئے کسی حال میں مفید نہیں۔

منکرین میں سے چند لوگوں نے خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کے سید ہونے پر جو اعتراضات کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

اُن کا الزام یہ ہے کہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے

حاشیہ [1] خانوادۂ اشرفیہ سے ہماری مراد حضرت سید عبدالرزاق نورالعین کی اولاد جہاں کہیں ہندوستان یا بیرونِ ہندوستان موجود ہیں وہ سب ہیں۔ ۱۲ حسب ذیل مقامات پر اولادِ نورالعین موجود ہیں، کچھوچھہ، بسکھاری، جائس ضلع رائے بریلی سرتیا، محبت پور، سنکری ڈیہہ، مخدومپور ضلع سلطانپور، راتج پور، آسولی سلطانپور، ڈھکیا، دلھو پور، بی بی پور، صالحپور سنگار پور، کسر و چھوٹنا ضلع بستی، اشرفچک، بھدآر، مخدومپور، رسول آباد مونگیر، پورہ شاہ کامگار بارہ بنکی حیدرآباد دکن، بیغمبر نگر، بارہ بنکی، عظیم آباد پٹنہ، مومن پورہ ضلع مالدہ بنگال، نہٹور ضلع بجنور۔ ۱۲

شادی نہیں کی اور عبدالرزاق نور العین ان کے بھانجے نہیں ہیں، اگر انہوں نے متبنّٰی بنایا تو اس سے سید کیسے ہوجاہیں گے، جب اس سے نسب ہی ثابت نہیں ہوتا ہے، انہوں نے اپنا نسب حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے نسب سے جوڑ دیا ہے اور خود کو سید کہلانے لگے ہیں سب سے پہلے مناسب یہ ہے کہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کا نسب نامہ اور خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کے نسب نامے کا ذکر کر دیا جائے، پھر حضرت نور العین کون تھے ان کی شخصیت سے آپ لوگوں کو متعارف کرایا جائے تاکہ لوگوں کے دلوں سے شکوک و شبہات کی تاریکی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائے اور حقیقت واضح ہوکر سامنے آجائے۔

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سادات نجیب الطرفین ہیں اور آپ کی نسبت سیادت حُسینی ہے۔ اور حضرت سید عبدالرزاق نور العین سجادہ نشین حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہما سادات نجیب الطرفین ہیں اور آپ کی نسبت سیادت حَسنی ہے۔

حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حُسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اور حضرت سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حَسن کی اولاد سے ہیں۔

اب آپ دونوں بزرگوں کے نسب ناموں کو علیحدہ علیحدہ ملاحظہ فرمائیں۔

نسب نامہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ یہ ہے

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ ابن سلطان سید ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ ابن سلطان سید عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن سلطان سید نظام الدین علی رحمۃ اللہ علیہ ابن سلطان سید ظہیر الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ ابن سید تاج الدین محمد بہلول رحمۃ اللہ علیہ ابن سید محمد نور بخشی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید علی اکبر بلبل رحمۃ اللہ علیہ ابن سید محمد مہدی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید اکمل الدین

مبارز رحمۃ اللہ علیہ ابن سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ابن سید حسین رحمۃ اللہ علیہ ابن سید ابو احمد حمزہ رحمۃ اللہ علیہ ابن سید ابو موسیٰ علی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید اسمٰعیل ثانی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید اسمٰعیل عارج رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ابن حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ ابن سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ابن حضرت سید الشہدا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ ابن حضرت امیرالمومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم زوج کریم سیدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا بنت سید عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

نسب نامہ اعلیحضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حاجی الحرمین حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی ابن حاجی سید شاہ سعادت علی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ قلندر بخش رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ تراب اشرف رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ نواز اشرف رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ جمال رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ ابوالفتح ابن سید شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر سید عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ وسجادہ نشین حضرت غوث العالم مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ) ابن سید عبدالغفور حسن جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ابن سید ابوالعباس احمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید بدرالدین حسن رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید علاؤالدین علی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید شمس الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید سیف الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید ظہیرالدین احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید ابونصر محمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت قاضی القضاۃ سید تاج عبدالرزاق خلف اکبر حضور غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز ابن سید ابوصالح جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ

ابن حضرت عبداللہ جیلی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید داؤد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید موسیٰ الجون رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عبداللہ محض رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت حسن المثنیٰ رضی اللہ عنہ ابن حضرت سید المکرم سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم زوج حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت سید عالم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ناظرین دونوں اللہ والوں کے سلسلۂ نسب پر غور فرمائیں کہ کہاں پر سے خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں نے اپنا سلسلۂ نسب حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ نسب سے ملایا ہے۔

دوسرا ثبوت، استاذی المکرم حضرت مولانا ظفر الدین رضوی ملک العلماء علیہ الرحمۃ سوانح اعلیٰحضرت ص ۲۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ملفوظات حصہ اول میں ہے۔ ایک روز حضرت سید احمد اشرف صاحب تشریف لائے ہوئے تھے رخصت کے وقت انہوں نے عرض کیا کہ مولوی سید محمد اشرف اپنے بھانجے کو میں چاہتا ہوں کہ حضور کی خدمت میں حاضر کردوں حضور جو مناسب سمجھیں فرمائیں ان سے کام لیں، ارشاد ہوا کہ ضرور تشریف لائیں یہاں فتویٰ لکھیں اور مدرسہ میں درس دیں۔

چند سطور کے بعد صفحہ ۲۱۴ پر ہے کہ میں تو ہر شخص کو بطیب خاطر سکھانے کو تیار رہوں۔ سید[۱] محمد اشرفی تو میرے شاہزادے ہیں میرے پاس جو کچھ ہے وہ انہیں کے جد امجد

حاشیہ ۱؎ مولانا سید محمد اشرف کون ہیں؟ یہ وہی ہیں جن کو ہم اور آپ اور پورا ہندوستان محدث اعظم ہند کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں،، ان کو اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ صحیح النسب سید تسلیم کر رہے ہیں۔ مولانا مصطفےٰ رضا خاں مفتی اعظم ہند اپنے والد بزرگوار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے ہر قول و فعل کو اپنے لئے سند یقین مان کر اس پر عمل

(بقیہ حاشیہ ۱۰ کا ۔ پیرا رہے اور تا زندگی اپنے باپ کے طریقہ پر قائم رہے
محدث اعظم ہند کو اپنے والد کے قول و فعل پر ہی سید تسلیم کرتے اور ان کی تعظیم
کرتے رہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ مفتی اعظم کو صحیح معلوم نہیں تھا تو اس کا واضح مفہوم یہی
ہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی محدث اعظم ہند کو صحیح النسب سید ماننے میں صحیح علم نہیں
رکھتے تھے۔ خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کی سیادت پر سوالیہ نشان لگانا اعلیحضرت
مولانا احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ولایت اور عاشق رسول ہونے پر سوالیہ
نشان لگانے کے مترادف ہے،، اسلئے کہ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلق سے
پالکی والا وہ واقعہ مشہور ہے کہ آپ ایک مرتبہ پالکی پر سوار کہیں تشریف لے جا رہے تھے
چند مزدور پالکی اٹھائے لیجا رہے تھے تھوڑی دور چلنے کے بعد اعلیحضرت نے پالکی
رکوایا اور فوراً اس پر سے اتر گئے اور فرمایا کہ آپ کے اندر جو سید زادے ہیں وہ سامنے
آجائیں فقیر کو تکلیف نہ دیں وہ جب ظاہر ہوئے تو اعلیحضرت نے ان سے معافی مانگی
اور ان کو اپنے ساتھ بٹھایا اور یہ بھی روایت ہے کہ ان کو بیٹھا کر خود پالکی کو کندھا دے کر
کچھ دور چلے پھر دونوں ساتھ بیٹھے۔ یہ روایت ظاہر کرتی ہے کہ آپ نے خانوادۂ اشرفیہ
کے بزرگوں کی سیادت پہچاننے میں ہرگز ہرگز خطا نہیں کی ہے۔ سچ ہے۔ اِتَّقُوْا
بفراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ۔ مومن کی فراست سے بچو اسلئے کہ
وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ۱۲

یعنی حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا صدقہ وعطیہ ہے[1] (محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے نسب نامہ کا ایک مختصر خاکہ ہدیہ ناظرین ہے)

- سید قلندر بخش
  - سید منصب علی
    - سید غلام عباس
    - سید فضل حسین
      - حکیم سید نذر اشرف
        - مولانا سید محمد اشرف محدث اعظم ہند
          - سید محامد اشرف
          - سید محمد حسن مثنیٰ اشرف (ایم۔ اے)
          - مولانا سید محمد مدنی اشرف
          - مولانا سید محمد ہاشمی اشرف
  - ایک لڑکی زوجہ سید دوست علی صالحپور
  - حاجی سید سعادت علی
    - سید ابو محمد اشرف حسین
    - سید ابواحمد محمد علی حسین
      - مولانا سید احمد اشرف
        - مولانا سید شاہ مختار اشرف
      - مولانا سید مصطفیٰ اشرف

ناظرین یہ مختصر خاکہ بغض وکینہ اور عداوت سے پاک ہو کر ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کرلیں کہ حقیقت کیا ہے۔

سوانح اعلیحضرت کے مصنف مولانا سید ظفرالدین ملک العلماء کون ہیں؟ یہ اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے اول شاگرد وخلیفہ ہیں اور ملفوظات کے مرتب کون ہیں؟ یہ حضرت مولانا

[1] ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۰۷ — ۱۲

مصطفٰے رضا خاں مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ ہیں جو اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔

اب اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت علماء اہلسنت کے نزدیک اور وہ لوگ جو خانوادۂ اشرفیہ کے سید ہونے کے منکر ہیں ان کے نزدیک کیا ہے؟

سب بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں کہ آپ مجدد وقت تھے۔ صاحب کشف تھے ولی وقت تھے، اور کوئی بھی سیدزادہ ان کی نگاہوں سے ہرگز ہرگز نہیں چھپ سکتا تھا اس لئے کہ سیدزادے کے جسم سے اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کو خوشبوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آتی تھی۔ اور آپ فوراً پہچان لیتے کہ صحیح النسب سید ہیں۔

(۱) اس کے ثبوت میں خانوادۂ اشرفیہ کے ایک بزرگ کا واقعہ جسے اس بزرگ نے خود اپنی زبان سے بیان فرمایا اور میں نے اپنے کانوں سے خود سنا میرے علاوہ اور بہت سارے لوگ اس وقت موجود تھے، وہ بزرگ ہیں حضرت مولانا سید شاہ مصطفٰی اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت نے فرمایا کہ مجھے میرے والد اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا میں جس دن بریلی پہونچا جمعہ کا دن تھا اور جمعہ کی نماز کا وقت بھی ہوگیا تھا فوراً تیاری کرکے مسجد بی بی جی میں پہونچا مسجد بالکل بھری ہوئی تھی اور اعلیٰحضرت ممبر کے پاس نماز ادا کر رہے تھے میں پچھلی صف میں ایک جگہ سنت ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگیا اور بعد ادائے سنت اسی جگہ خاموش بیٹھا رہا، تھوڑی دیر بعد اعلیٰحضرت نماز سے فارغ ہوکر کھڑے ہوے اور مشرق کی جانب رخ کرکے فرمایا کہ پیچھے کی صف میں جو سیدزادے ہیں وہ آگے آجائیں۔ میں اس وقت بھی بیٹھا رہا پھر آپ نے فرمایا میں سیدزادے کو خدا اور رسول کا واسطہ دیتا ہوں فقیر کو تکلیف نہ دیں اور سامنے آجائیں میں فوراً کھڑا ہوا اور اعلیٰحضرت کے پاس پہونچ گیا طرفین سے دست بوسی ہوئی اور حضرت نے مجھے اپنے بازو میں

بٹھایا۔

(۳) تیسرا ثبوت ۔ رسالہ الاستمداد صفحہ ۹۲ کے حاشیہ پر حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی زیب سجادہ کچھوچھہ شریف حضرت غوث الاعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے آپ عارف باللہ سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور فرزند تھے، تاریخی نام مولانا ابوالمحمود سید شاہ احمد اشرف تھا، ۱۴ ارشوال بروز جمعہ ۱۲۸۶ھ میں پیدا ہوئے۔

(۴) چوتھا ثبوت ۔ امام اہلسنت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت سید شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مارہرہ شریف نے حضرت مولانا سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو خلافت دینے کے بعد سلسلہ خلافت دینا بند کردیا پھر کسی کو خلافت نہیں دیا۔

حضرت شاہ آل رسول علیہ الرحمۃ نے بدست خود خلافت نامہ تحریر فرمایا اور اپنی مہر لگائی خلافت نامہ کی عبارت بعد خطبہ یہ ہے۔

لہ چوں صاحبزادہ سید ابواحمد علی حسین اشرفی جیلانی سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف از اولاد امجاد غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ، قادری چشتی اجازت سلاسل خمسہ قادریہ وچشتیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ ومداریہ از فقیر خواستند لہٰذا فقیر صاحبزادہ مذکور را بہ سلاسل موصوفہ بمجاز و ماذون ساختہ ۔ (اصل سے نقل)

لہ حاشیہ۔ ترجمہ۔ جب صاحبزادہ سید ابواحمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی قادری چشتی سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف جو غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی کی اولاد امجاد سے ہیں فقیر سے سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور مداریہ کی اجازت کے خواہاں ہوئے، لہٰذا فقیر نے صاحبزادہ موصوف کو مذکورہ سلاسل میں صاحب مجاز وماذون بنایا (یعنی اجازت دے دی)

حضرت سید شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ نے واضح لفظوں میں سید اور اولادِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ تحریر فرمایا ہے۔ یعنی خانوادۂ اشرفیہ کا بچہ بچہ شاہ آل رسول علیہ الرحمۃ کے نزدیک صحیح النسب سید اور اولادِ غوث ہے۔

اب ناظرین حضرت شاہ آل رسول علیہ الرحمۃ کے قطعی اور حق فیصلہ کو سامنے رکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ حضرت شاہ آل رسول علیہ الرحمۃ خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کو صحیح النسب سید تسلیم کرنے میں حق بجانب ہیں یا نہیں؟

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین اشرفی جیلانی سجادہ نشین حضرت مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کا حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تعلق ہے۔

حاجی الحرمین حضرت سید عبدالرزاق نورالعین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز جن کی اولاد و امجاد میں بزرگان خانوادۂ اشرفیہ ہیں ان کا آبائی وطن ملک شام میں ایک جگہ حامہ شریف ہے حضرت نورالعین کے جد امجد بغداد سے منتقل ہو کر حامہ میں سکونت اختیار کی اور حضرت سید نورالعین حامہ ہی میں پیدا ہوئے۔

جب حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز اپنے پیر و مرشد حضرت شاہ علاؤ الحق والدین گنج بناتِ اسعد لاہوری پنڈوی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ پنڈوہ شریف سے باجازت شیخ رخصت ہوئے اور عالم کی سیاحت کیلئے نکلے تو حامہ شریف بھی تشریف لے گئے۔ حامہ میں آپ نے حضرت سید عبدالغفور حسن جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر قیام کیا حضرت سید عبدالغفور حسن جیلانی حضرت سید عبدالرزاق نورالعین کے والد بزرگوار ہیں

اور حضرت نور العین کی والدۂ ماجدہ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی خالہ زاد بہن ہیں۔

اس نسبت سے حضرت نور العین حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے بھانجے ہوئے۔

جس وقت حضرت نور العین نے حضرت مخدوم قدس سرہٗ کی رفاقت اختیار کی ہے اس وقت سید نور العین کی عمر بارہ ۱۲ سال تھی۔

جب حضرت نور العین کے والد بزرگوار سید عبد الغفور حسن جیلانی قدس سرہٗ نے اپنے فرزند ارجمند کو حضرت مخدوم کے سپرد کیا تو فرمایا کہ اپنے لڑکے کو خدا کی راہ میں آپ کی آمد پر قربان کرتا ہوں اور جو کچھ میرا حق اس کی گردن پر ہے میں نے اسے بخش دیا اسی طرح حضرت نور العین کی والدہ ماجدہ نے اپنے پیارے جگر گوشہ کو حضرت محبوب یزدانی کے سپرد کر کے اپنا حق بخش دیا۔

حضرت مخدوم نے بھی دل وجان سے صاحبزادہ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا فرزندی میں قبول کرنے کی تائید آپ کے اس قول سے ہوتی ہے جو آپ نے ایک مرتبہ ایک مجلس میں فرمایا۔ اور لوگ اولاد کو اپنی پشت سے پیدا کرتے ہیں میں نے نور العین کو اپنی آنکھوں سے پیدا کیا ہے۔ باوجودیکہ قرابت کی نسبتیں رکھتا ہوں۔

حضرت نور العین اڑسٹھ ۶۸ برس حضرت مخدوم کی خدمت میں رہے۔ اور اپنے شیخ حضرت مخدوم کی خدمت کی۔

چنانچہ حضرت محبوب یزدانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فرزند نور العین نے اس قدر میری خدمت کی کہ کسی بشر نے مجھ کو اس قدر ممنون احسان نہیں کیا جتنا فرزند نور العین نے کمال خدمت گذاری سے مجھ کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔

حضرت سید عبد الرزاق نور العین نے جملہ علوم معقول و منقول کی تکمیل حضرت مخدوم سے کی چنانچہ وہ اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"فقیر عبدالرزاق نے ایک سال کے عرصہ میں حضرت محبوب یزدانی کی خدمت میں قرآن مجید ساتوں قرآت سے حفظ کر لیا تھا۔ بعد اس کے تحصیل علوم شرعیہ میں مشغول ہوئے اور تمام علوم معقول و منقول کی تعلیم ابتدار سے انتہا تک حضرت محبوب یزدانی سے حاصل کیا۔!

حضرت نور العین پر حضرت مخدوم قدس سرہٗ بے پناہ کرم فرما رہے بے حساب نعمتوں سے نوازا حضرت محبوب یزدانی فرماتے ہیں کہ الحمدللہ یہ نعمتیں جو مشائخ زمانہ سے مجھ کو نصیب ہوئیں وہ سب فرزند نور العین کے اوپر قربان کر دیں۔ اور ہر نعمتوں میں ان کو حصہ دیا۔

حضرت نور العین اپنے پیرو مرشد حضرت محبوب یزدانی قدس سرہٗ کے ہمراہ سفر میں رہتے تھے حضرت محبوب یزدانی جب شہر بخارا تشریف لائے اور خواجہ بہار الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے دریافت کیا کہ یہ بچہ کون ہے حضرت محبوب یزدانی نے عرض کیا یہ میرا فرزند ہے میں نے ان کو اپنی فرزندی میں قبول کیا ہے یہ لڑکا اولاد غوث الثقلین سے ہے حضرت خواجہ نے فرمایا تمہارا لڑکا میرا لڑکا ہے۔ یہ اپنے وقت کا شیخ الاسلام ہوگا۔ (صحائف اشرفی)

نیز اس مقام پر اس شک کا ازالہ بھی زیادہ مناسب و بہتر ہوگا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لطائف اشرفی میں کہیں بھی نور العین سے متعلق یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ حضرت مخدوم کے خلیفہ ہیں جبکہ دیگر بہت سے اجل خلفاء کا ذکر اس میں موجود ہے اگر وہ واقعی حضرت مخدوم کے خلیفہ ہوتے تو یقیناً ان کا ذکر لطائف اشرفی میں ہوتا۔

یہ صحیح ہے کہ کینہ پرور آنکھیں سچائی اور حق دیکھنے سے قاصر رہتی ہیں صداقت و انصاف والی نگاہیں ہی سچائی کو دیکھ پاتی ہیں۔ لطائف اشرفی کے تمام نسخوں میں یہ عبارت موجود ہے کہ حضرت نور العین حضرت مخدوم کے خلیفہ ہیں۔ اور حضرت مخدوم نے

ان کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا ہے
لطیفۂ ششصفم کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت نجم الدین اصفہانی در پہلوی حضرت قدوۃ الکبریٰ نشستند حضرت نور العین را طلبیدند و جمیع اصحاب را امر کردند زمانی بیرون برآید مردم از خاص وعام بدر آمدند حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی حضرت قدوۃ الکبریٰ و حضرت نور العین جز این سہ اکابر دیگر کس دروں نماند کہ اختتام اسرار بحضرت نور العین بنیاد کردند۔ چوں زوالِ خورشید نزدیک شد مردم بیروں را درون طلبیدند و از اصحاب اکابر و اصاغر نزدیک خواندند حضرت نور العین را بمقابلۂ خونشانندند و حضرت نجم الدین اصفہانی در پہلوئے راست و حضرت دریتیم در پہلوئے چپ و سائر اصحاب۔ ہمہ چہار خرقہ و تبرکات بحضرت نور العین ایثار شدہ و فاتحہ خواندند فرمودند کہ فرزند برحق و خلیفہ مطلق من نور العین است ہر کہ از حلقۂ وے سر بتابد برتابد و ہر کہ در حلقۂ او درآید کار ہر دو جہاں برآید۔

حضرت نجم الدین اصفہانی حضرت قدوۃ الکبریٰ کے پہلو میں بیٹھے حضرت نور العین کو بلایا اور تمام اصحاب (جو وہاں موجود تھے) کو حکم فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لئے باہر چلے جائیں جتنے خاص و عام لوگ وہاں موجود تھے سب باہر آگئے۔ حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی حضرت قدوۃ الکبریٰ اور حضرت نور العین ان تینوں بزرگوں کے سوا کوئی اندر نہ رہا اسرار الٰہیہ حضرت نور العین کو مکمل تفویض فرمادیا۔

جب زوال آفتاب کا وقت قریب ہوا باہر بیٹھے ہوئے لوگوں کو اندر طلب فرمالیا اور سب بڑے چھوٹے اصحاب کو قریب بلایا۔ اور حضرت نور العین کو اپنے سامنے بٹھایا اور حضرت نجم الدین اصفہانی کو دائیں پہلو اور حضرت دریتیم اور تمام اصحاب کو بائیں پہلو میں بٹھایا اور سب چاروں خرقے اور تبرکات حضرت نور العین کے حوالے کیا اور فاتحہ خوانی کے بعد فرمایا کہ نور العین میرے فرزند برحق اور خلیفۂ مطلق ہیں جو ان کے

حلقہ سے علیحدہ ہوا وہ ہرگز بار آور نہ ہوگا۔ ان کے حلقہ میں رہنے والوں کیلئے دونوں جہاں میں کامیابی ہے۔

جب حضرت مخدوم قدس سرہٗ کا آخری وقت آیا تو آپ نے احباب کی مفارقت میں چند رقت آمیز کلمات ارشاد فرمائے تمام اصحاب یہ سن کر رونے لگے اور حضرت نور العین پر گریہ طاری ہوگیا اور اسی حالت میں حضرت مخدوم کے قدموں میں سر رکھ کر عرض حال ہوئے۔

مرا مگذار تنہا در غریبی ٭ کہ غربت بدتر از جاں کندنم نیست
چو از خاکم برآوردی بخاکم ٭ میفگن کیں بخاک افگندنم نیست

اس طرح چند اشعار میں، روتے ہوئے اپنے دل کی کیفیت کا اظہار فرماتے رہے حضرت مخدوم نے حضرت نور العین کو اٹھایا اور ہاتھ پکڑے ہوئے حجرہ کے اندر لے گئے۔ اور فرمایا فرزند نور العین تم مجھ کو اپنے سے جُدا نہ سمجھنا اور ان کے دل کو تسلّی دیتے ہوئے حضرت نظامی گنجوی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار میں ارشاد فرمایا۔ ؎

مداں خالی از ہم نشینی مرا   کہ بینم ترا گر نہ بینی مرا
منم ناظرِ فعل و اعمال تو   منم حامی جملہ اشکال تو (الیٰ آخرہ)

(تفصیل صحائف اشرفی میں ملاحظہ فرمائیں)

حضرت نور العین کو حضرت مخدوم قدس سرہٗ العزیز سے یہی وہ خاص نسبت حاصل ہے جس کی بنیاد پر اولاد نور العین اپنے نام کے ساتھ اشرف لگا کر حضرت محبوب یزدانی سے نسبت فرزندی کو ظاہر کرتے ہیں اور اشرفی لگا کر نسبت بیعت و ارادت اور جیلانی لگا کر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد ہونے کا اظہار فرماتے ہیں، تینوں الفاظ کی نسبتوں کو اس لئے واضح کر دیا گیا تاکہ کسی کو کوئی اشتباہ نہ ہو اور وہ مطمئن ہو جائے۔

حضرت سیّد نور العین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار

تاریخ، قومی روایات، اور آثار کھنڈرات وکتبات سے مرتب ہوتی ہے یہ سب تاریخ کے اہم اجزا ہیں اگر ان چیزوں کو ناقابل اعتبار قرار دیا جائے تو پھر تاریخ کا وجود ہی سرے سے ختم ہو جاتے۔ اور اسلاف کے کارنامے محفوظ رہنے اور اخلاف کیلئے مشعل راہ بننے کی صورت ہی معدوم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا خاندانی اور قومی روایات کو کسی نہ کسی مرتبہ میں تسلیم کرنا ہی ہوگا۔ لہ جب یہ قاعدہ اور اصول مسلم ہے اور انکار کی کوئی گنجائش نہیں تو اسی خاندانی اور متعلقین و معتقدین کی روایات کی روشنی میں یہ حقیقت قطعی اور یقینی ہے کہ حضرت سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کے گنبد کے اندر حضرت مخدوم کے مزار کے دائیں جانب واقع ہے۔

خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں کے علاوہ حضرت نور العین کے زمانے سے لےکر آج تک کثیر تعداد علماء اور صوفیاء نے حضرت مخدوم کے گنبد کے اندر حضرت نور العین کا مزار ہونے کی تصدیق کی ہے اور اتنی کثیر تعداد میں علماء اور صوفیہ نے روایت کی ہے کہ اسے متواتر اور مشہور ہونے کا درجہ حاصل ہے۔ چند جہلا اور افترا پردازوں کی فتنہ انگیزی سے روایت مشہورہ و متواترہ کو ہرگز ہرگز رد نہیں کیا جاسکتا ہے ورنہ ہر دور کے کثیر تعداد اہل اللہ و مومنین کی تکذیب لازم آتی ہے۔ ہزاروں مومنین کا کذب پر اتفاق ممکن نہیں ہے۔

لہ تاریخ کے باب میں قومی روایات کو میرے نزدیک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ ۱۲

یہی روایات ہمارے لئے اور ہر ذوالعین وذوالعقل کے لئے سند ہے کہ حضرت مخدوم قدس سرہٗ العزیز کے گنبد کے اندر حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند روحانی اور خلیفہ وسجادہ نشین حضرت عبدالرزاق نورالعین کا مزار ہے۔ اس کے آگے مزید تحقیق و تصدیق کی ایک صورت یہ ہے کہ منکرین میں اگر کوئی صاحب کشف ہے تو وہ اس غلام اشرفی کے ساتھ آستانہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ پر چلے اور حضرت مخدوم اور حضرت نورالعین سے دریافت کر لیا جائے آپ بزرگ کون ہیں اور اگر وہ اس نعمت لازوال سے محروم ہے نور باطن نہیں رکھتا ہے تو بیحد افسوس کا مقام ہے کہ مدعی حق پر ہونے کا اور دل تاریک، واعجبا، پھر ایسی صورت میں کور باطن سے کوئی گلہ نہیں ہے۔

انشاء اللہ المولی الکریم بشرط صحت وحیات آئندہ خاندان کے کچھ اور بزرگوں کے حالات اور حیات اشرفی کے اندر مزید تفصیل پیش کی جائے گی اور حضرت نورالعین کی شخصیت پر مزید تحقیقی روشنی ڈالی جائے گی۔ خاص کر پیر و مرشد سرکار کلاں علیہ الرحمۃ پر مفصل کام کا ارادہ ہے اللہ ہمیں کامیابی نصیب کرے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ بطفیل سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور بوسیلہ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

گدائے اشرفی

محمد طیب الدین اشرفی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت باسعادت و سلسلۂ نسب

آپ کا اسم گرامی سید محمد علی حسین اشرف، کنیت ابو احمد خاندانی لقب شاہ، پیر اور خطاب اعلیٰحضرت، تخلص اشرفی (المعروف بہ اشرفی میاں) آپ کی ولادت باسعادت ۲۲ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ بروز دوشنبہ صبح صادق کے وقت ہوئی، آپ سادات نجیب الطرفین ہیں۔ پدری سلسلۂ نسب آپ کا حسنی ہے آپ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں اسی لئے جیلانی کہلاتے ہیں۔

سلسلۂ نسب کی تفصیل یوں ہے

حاجی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین ابن حاجی سید شاہ سعادت علی ابن سید شاہ قلندر بخش ابن سید شاہ تراب اشرف ابن سید شاہ محمد نواز اشرف ابن سید شاہ جمال الدین ابن سید شاہ عزیز الرحمٰن ابن سید شاہ محمد عثمان ابن سید شاہ ابو الفتح ابن سید شاہ محمد ابن سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ حسن خلف اکبر سید عبد الرزاق نور العین ابن سید عبد الغفور حسن جیلانی ابن سید ابو العباس احمد جیلانی ابن حضرت سید بدر الدین حسن ابن حضرت سید علاؤ الدین علی ابن حضرت سید شمس الدین محمد ابن حضرت سید سیف الدین یحییٰ ابن حضرت سید ظہیر الدین احمد ابن حضرت سید ابو نصر محمد ابن حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر ابن قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبد الرزاق خلف اکبر حضور غوث الثقلین ابو محمد سید محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہٗ العزیز ابن ابی صالح موسیٰ جنگی دوست ابن حضرت سید عبد اللہ جیلی ابن حضرت سید یحییٰ ابن حضرت

سید محمد ابن حضرت سید داؤد ابن حضرت سید موسیٰ ابن حضرت سید عبداللہ ابن حضرت سید موسیٰ الجون ابن حضرت سید عبداللہ محض ابن حضرت سید حسن المثنیٰ رضی اللہ عنہ ابن حضرت سید المکرم سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن اسد اللہ الغالب امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم زوج حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا بنت سید عالم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ بارک وسلم دائما ابدا۔

تعلیم وتربیت

علم وعرفان ہمیشہ آپ کے خاندان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اسی لئے نورانی ماحول میں آپ کی تعلیم وتربیت ہوئی۔ جب آپ کی عمر مبارک چار سال چار ماہ چار دن کی ہوئی تو معمول خاندانی کے مطابق عارف کامل عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ گل محمد قادری خلیل آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو مکتب کشائی کیلئے مدعو کیا گیا اور مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کی بسم اللہ کرائی۔ اور اسی وقت یہ پیشین گوئی فرمائی کہ اس بچے کی پیشانی سے نور ولایت ظاہر ہے یہ اپنے وقت کا بڑا ولی ہوگا اس کے بعد آپ کی تعلیم مولانا امانت علی کچھوچھوی کے پاس شروع ہوئی اور مولانا نے آپ کو فارسی کی درسی کتابیں پڑھائیں پھر مولانا سلامت علی گورکھپوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا قادر بخش کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تعلیم کی تکمیل ہوئی۔

بیعت وخلافت اور تعلیم سلوک

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے راہ طریقت میں قدم رکھا اور منازل سلوک طے کرنے کی جانب متوجہ ہوئے بچپن سے آپ کے سینے میں عشق الٰہی کی چنگاری لگی ہوئی تھی معرفت حق کی تشنگی روز بروز بڑھتی ہی رہی آداب سلوک کے تحت علوم شرعیہ کی تحصیل کے بعد آپ اپنے برادر

بزرگ شیخ المشائخ عالم ربانی واقف اسرار و رموز الٰہی حاجی الحرمین حضرت سید شاہ ابو محمد اشرف حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ النورانی کے دست حق پرست پر بیعت کی اور خلافت و اجازت خاندانی حاصل فرمائی اور آپ کے زیر سایہ منازل سلوک طے فرمایا۔

تکمیل سلوک کیلئے حسب ارشاد ارواحِ بزرگاں مکمل ایک سال آستانۂ عالیہ اشرفیہ پر اصول مشائخ کے مطابق چلہ کشی کی (حضرت کا چلّہ خانہ حضرت راجو کے مزار کے متصل جنوب میں ہے جس میں اب سید شفیع اشرف کا مزار ہے۔)

اور بحمدہ تعالیٰ بفیض حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ العزیز اور بتوجہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ آپ نے منازل عرفان و ایقان طے فرمایا۔

اور اپنے مورث اعلیٰ اپنے آقا حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ النورانی کے فضل و کمال کے مظہر اتم بن کر نکلا اسی وقت سے آپ کی ذات بابرکات سے آثار و انوار جہانگیری ظاہر ہونے لگے۔ آپ کو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عشق تھا کہ اپنے انا کو انائے مخدوم میں گم کر ڈالا اور فنا فی الاشرف ہو گئے۔ آپ نے اپنی اسی فنائیت کو اپنے اس شعر کے اندر یوں ظاہر فرمایا ہے ؎

چہ گویم اشرفیم یا اشرفیم　　　　مپرس ایں سرّ پنہانی خدا را

اشرف میں گم ہو کر جب آسمان ولایت پر طلوع ہوئے تو اس آفتاب ولایت کی نورانی کرنوں سے عرب و عجم کا ذرہ ذرہ چمک اٹھا اور کثیر تعداد عوام و خواص علماء و مشائخ زمانہ نے آپ سے اکتساب فیض کیا، عرفان و ایقان کی دولت لازوال سے مالا مال ہوئے جیسا کہ آگے تفصیل آرہی ہے۔

مشائخ زمانہ سے اکتساب فیض

آپ اپنے شیخ جن کو علاوہ خاندان اشرفیہ کے تمام ہم زمانہ مشائخ سے ظاہری و باطنی فیض حاصل تھا، کے زیر سایہ تکمیل سلوک کے بعد خاندان اور دیگر ہم زمانہ بزرگوں سے اکتساب فیض کیا۔

آپ نے اپنے پیر و مرشد علیہ الرحمہ سے علاوہ سلسلۂ اشرفیہ چشتیہ و اشرفیہ قادریہ کے سلسلہ چشتیہ مودودیہ، سلسلۂ اویسیہ، اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ، ابوالعلائیہ منعمیہ کی سند اجازت وخلافت پائی۔ ہم ان سلاسل کو ترتیب وار افادۂ ناظرین کیلئے ذکر کر رہے ہیں۔

شجرہ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ اشرفیہ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

الٰہی بحرمت سید عالم نور مجسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ امین الدین ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصرالدین ابویوسف چشتی رحمۃ اللہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سید قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سلطان المشائخ سید محمد نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت عثمان اخی سراج الحق والدین آئینہ ہند اودھی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ علاؤالحق والدین گنج نبات ابن اسعد لاہوری خالدی پنڈوی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت غوث العالم محبوب یزدانی تارک المملکۃ مخدوم سلطان اوحدالدین میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نورالعین سجادہ نشین اشرفی الجیلانی اولاد محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید حسن قتال سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید جعفر عرف لاڈ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی سید چراغ جہاں رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید محمود شمس الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید راجو رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید فتح اللہ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید محمد مراد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید توکل علی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید داؤد علی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ نیاز اشرف رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید ابو محمد اشرف حسین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

دوم سلسلۂ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ جو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے مرشد برحق سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملا ہے وہ سلسلۂ قادریہ ہے جس میں خانوادۂ اشرفیہ میں طالب کیا جاتا ہے اور بیعت بھی لیجاتی ہے

شجرۂ عالیہ قادریہ جلالیہ اشرفیہ

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۃ

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم نور مجسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابوالحسن سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت ابوسعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ علی حداد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ علی افلح رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ قطب الیمین ابوالغیث ابن جمیل رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ فاضل ابن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عبید غیثی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت مخدوم سلطان
اوحد الدین سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نور العین سجادہ نشین اشرفی الجیلانی اولاد محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید حسن خلف اکبر سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید محمد اشرف عرف شاہ شہید سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید محمد سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید حسن ثانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عبدالرسول سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید نور اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید ہدایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عنایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید نذر اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید محمد نواز سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید صفت اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید قلندر بخش سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت سید شاہ منصب علی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدومی سید ابو محمد اشرف حسین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت مخدومی سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

اور دوسرا سلسلہ قادریہ، حضرت سید عبدالرزاق نور العین کے والد گرامی سید عبدالغفور حسن جیلی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کو ملا اُن سے حضرت نور العین کو ملا۔

اور تیسرا سلسلۂ قادریہ حضرت نور العین کو اپنے والد بزرگوار سید عبدالغفور حسن جیلی سے ملا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام

علیٰ رسولہ محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین ٥

اعلیٰحضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدومی سید ابو محمد اشرف حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اس سلسلۂ قادریہ میں خلافت اپنے والد بزرگوار حضرت سید سعادت علی رحمۃ اللہ علیہ سے ربیع الاول ۱۲۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں ملی۔ انہوں نے اپنے ماموں اور مرشد مولانا سید امام اشرف جائسی رحمۃ اللہ علیہ سے پایا۔ اور انہوں نے اپنے والد و مرشد سید مخدوم بہانیاں بہانگشت سجادہ نشین جائس رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید ذوالفقار اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید حبیب اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید کرم اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید محب اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید ولی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید شاہ جلال ثانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید شاہ مبارک سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید شاہ جلال سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید شاہ حاجی قتال سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد بندگی سید شاہ حاجی احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ سے (صاحب ولایت جائس اور خلف چہارم حضرت نور العین) اور وہ اپنے والد حاجی الحرمین سید عبدالرزاق نور العین سے اور وہ اپنے ماموں اور شیخ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ حضرت سید شاہ عبدالغفور حسن جیلی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔

یہی سلسلۂ قادریہ حضرت نور العین سے دوسرے واسطہ سے بھی حضرت سید شاہ ابو محمد اشرف حسین رحمۃ اللہ علیہ کو ملا۔ وہ اس طرح ہے کہ حضرت سید شاہ ابو محمد اشرف حسین رحمۃ اللہ

علیہ چشتیہ وقادریہ میں بیعت تو اپنے نانا حضرت سید شاہ نیاز اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئے
لیکن سلسلۂ قادریہ میں خلافت اپنے چچا حضرت سید شاہ منصب اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے
حاصل کیا۔ اور وہ اپنے والد سید قلندر بخش سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ ابن سید تراب اشرف ابن
سید محمد نواز اشرف رحمۃ اللہ علیہما۔ اور وہ اپنے چچا سید شاہ صفت اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ
علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید محمد نواز اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے مرشد
اور برادر بزرگ سید شاہ نذر اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور وہ اپنے والد سید محمد
غوث رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید
عزیز الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید ابو الفتح
رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید محمد سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید محمد
اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ وہ اپنے والد سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت نور العین
سجادہ نشین آستانۂ روح آباد رحمۃ اللہ علیہ۔

نیز یہ سلسلہ حضرت سید شاہ نذر اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پیر و مرشد حضرت سید
عنایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔ اور ان کو اپنے والد سید ہدایت اللہ سجادہ نشین رحمۃ
اللہ علیہ سے۔ اور ان کو اپنے والد سید نور اللہ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور ان کو اپنے والد سید
عبد الرسول سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو اپنے والد سید حسین ثانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ
علیہ سے اور ان کو اپنے والد سید شاہ محمد سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو اپنے والد سید محمد اشرف
سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو اپنے والد سید شاہ حسن خلف اکبر حضرت نور العین سجادہ
نشین آستانۂ روح آباد رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور ان کو اپنے والد حاجی سید عبد الرزاق نور العین
سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور ان کو اپنے والد سید عبد الغفور حسن جیلی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ
سے۔ اور ان کو اپنے والد سید شاہ علاؤ الدین علی شریف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور ان کو
اپنے والد سید شمس الدین محمد شریف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے

اوران کو اپنے والد سید شاہ سیف الدین یحییٰ سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے۔
اوران کو اپنے والد سید شاہ ظہیر احمد شریف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے
اوران کو اپنے والد سید شاہ ابی نصر محی الدین سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے
اوران کو اپنے والد سید شاہ ابی صالح ثانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے
اوران کو اپنے والد سید شاہ ابوبکر عبدالرزاق خلف اکبر غوث الاعظم سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ سے
ان کو اپنے والد حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سیدنا و مولانا ابومحمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے۔
ان کو اپنے والد سید ابوصالح موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد سید ابی عبداللہ جیلی رضی اللہ عنہ سے۔
ان کو اپنے والد حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت سید شمس الدین محمد رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت سید ابوبکر داؤد رضی اللہ عنہ سے۔
ان کو اپنے والد حضرت سید موسیٰ ثانی رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت سید عبداللہ محض رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت سید محمد معروف حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے
ان کو اپنے والد حضرت اسد اللہ الغالب امیرالمومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم
ان کو حضور سید العالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

شجرہ سلسلہ چشتیہ مودودیہ

حضور سید عالم نور مجسم رحمۃ اللعالمین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم
حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سلطان ابراھیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید احمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید محی الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سید ابی احمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید قطب الدین ثانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید عبد العلی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ بھیکن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید ابو ناصر رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید جان محمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید غریب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید محمد ارتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید محمد بخش اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید صفدر حسن رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ ابو محمد اشرف حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

شجرہ سلسلۂ اویسیہ

حضرت خاتم المرسلین حبیب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت سید العاشقین خیر التابعین خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ
حضرت غوث العالم محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر رضی اللہ عنہ
حضرت حاجی الحرمین سید شاہ ابو محمد اشرف حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ النورانی
حضرت محبوب ربانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی قدس سرہٗ النورانی

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ ابو العلائیہ منعمیہ

حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ جمیع الانبیاء وآلہ وصحبہ و اولیاء امتہ اجمعین۔ از دل پاک
بدل پاک امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ بو علی فارمدی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک

بدل پاک حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ عارف ریوگیری رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ محمود رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ سید امیر کلال رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ عبدالحق رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ محمد یحییٰ رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ عبداللہ رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ ابوالعلیٰ رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ دوست محمد رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ فرہاد رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ اسد رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ منعم پاک رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ حسن علی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک

حاشیہ ۱؎ ناظرین پر یہ بات مخفی نہ رہے کہ حضرت غوث العالم مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رضی اللہ عنہ کو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ عنہ نے سلسلۂ نقشبندیہ میں خلافت عطا فرمائی ہے۔ اور یہ سلسلہ بھی خاندان میں جاری ہے۔ ۱۲

بدل پاک حضرت خواجہ یحییٰ علی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ اشرف علی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ جمال علی رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ امین احمد سجادہ نشین بہار شریف رضی اللہ عنہ رسید از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ سید ابو محمد اشرف حسین رضی اللہ عنہ رسید۔ از دل پاک
بدل پاک حضرت خواجہ سید ابو احمد محمد علی حسین الاشرفی الجیلانی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ اشرفیہ رضی اللہ عنہ رسید۔

○

اور شغل وجودی اور بعض اذکار مخصوصہ خاندان اشرفیہ کے مشہور بزرگ وصاحب فضل وکمال حضرت سید شاہ عماد الدین اشرف الاشرفی الجیلانی عرف لکڑ شاہ کچھوچھوی قدس سرہٗ العزیز سے حاصل کیا۔

اور حضرت مولانا شاہ امیر کابلی قدس سرہٗ العزیز سے مقام بلیا میں سلسلۂ منوریہ معمریہ میں مجاز و ماذون ہوئے۔ اور قلب مذکور کے ذکر خفی قلبی کی تعلیم پائی۔

یہ سلسلہ چار واسطوں سے حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔
یعنی حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو
حضرت مولانا شاہ امیر کابلی بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور ان کو
حضرت شاہ ملا آخون رامپوری قدس سرہ العزیز سے۔ اور ان کو
حضرت شاہ منور الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو
حضرت شاہ دولہ[1] قدس سرہ العزیز سے اور ان کو
حضرت غوث الثقلین سید ابو محمد محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے۔

○

اور اویسیہ اشرفیہ کی اجازت اور اس کی تعلیم۔ حضرت سید شاہ محمد حسن غازیپوری سے
رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اور ان کو
حضرت شاہ باسط علی قدس سرہ العزیز سے اور ان کو
حضرت مولانا شاہ عبد العلیم غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور ان کو
حضرت ابو الغوث گرم دیوان قدس سرہ العزیز سے اور ان کو
حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز سے اور ان کو
حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے

○

اور حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ العزیز سجادہ نشین مارہرہ شریف ضلع ایٹہ نے

حاشیہ [1] حضرت شاہ منور الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو (جنکی عمر ۵۰۰ سو برس ہوئی) بیعت اور خلافت حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ہے حضرت شاہ دولہ بارگاہ غوث میں حضرت شاہ منور کو لے گئے اسلئے اپنے نام کے آگے نام حضرت شاہ دولہ کا شجرہ میں لکھا حضرت نے فرمایا کہ دولہ کون ہے عرض کیا جس نے حضور تک مجھ کو قدمبوسی کیلئے پہونچایا۔ سبحان اللہ کیا ادب ہے۔ ۱۲

آپ کو شغل تلاوت وجود، شغل اسم ذات، شغل جام جہاں نما، شغل ہفت دورہ، شغل خفی قلبی، شغل دونیم اور دیگر اشغال ومراقبات کی تعلیم وتلقین فرمائی۔ اور عمل شجرہ اوراد خمسہ، حرز یمانی حزب البحر، دعائے حیدری، دعائے بشمخ اور حرز دجانہ، دعائے برھتی، چہل اسماء، سی وسہ آیات ... حزب قصیدہ بردہ، قصیدہ غوثیہ، درود اکبر اور عمل سورہ جن، عمل سورہ مزمل وسورہ یٰس اور صلوٰۃ الختام کی اجازت بخشی، اور حسب ذیل سلاسل میں خلافت واجازت عطا فرمائی۔ حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ آپ کی ذات ستودہ صفات سے اتنا متاثر ہوئے کہ عطاء خلافت واجازت کا سلسلہ آپ پر ختم کر دیا آپ کے بعد پھر کسی اور کو انہوں نے نہیں دیا۔

نقل سندِ خلافت مع سلاسلِ خمسہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

چوں صاحبزادہ سید ابو احمد علی حسین اشرفی الجیلانی سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف از اولاد امجاد غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ قادری چشتی اجازت سلاسل خمسہ قادریہ وچشتیہ ونقشبندیہ وسہروردیہ ومداریہ، از فقیر خواستند لہٰذا فقیر صاحبزادہ مذکور را بہ سلاسل موصوفہ مجاز وماذون ساختہ صاحبزادہ مذکور را لازم کہ اعمال واخلاق خود را موافق طریقۂ انیقہ اسلاف کرام مہذب وآراستہ ساختہ ہر کسے کہ ارادہ بیعت ظاہر نماید او را داخل سلسلہ سازند واز اذکار واشغال واوراد خاندانی بقدر استعدادش مامور نمایند والمسئول من اللہ سبحانہ الاستعانۃ

علیٰ جادۃ اکابر تلک الطریق شکر اللہ مساعیہم الجمیل

فقیر آل رسول احمد خادم سجادہ برکاتی

تحریر تاریخ یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۶ھ

۱۲۳۶ احمدلی
آل رسول

عـه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ طیبہ قادریہ برکاتیہ

(۱) حضرت رحمۃ للعالمین نور مجسم سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

(۲) حضرت امیر المومنین امام الواصلین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

(۳) حضرت سید الشہداء امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) حضرت سید العارفین امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) حضرت سید السالکین امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حاشیہ عـه تاریخ وفات حضرت شاہ آل رسول احمد قدس سرہ العزیز ۱۸ر ذوالحجہ سنہ ۱۲۹۶ھ ہے۔

ترجمہ:- جب صاحبزادہ سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی قادری چشتی سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف جو غوث الصمدانی محبوب سبحانی حضرت شیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی کی اولاد امجاد سے ہیں فقیر سے سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور مداریہ کی اجازت کے خواستگار ہوئے، لہٰذا فقیر نے صاحبزادہ موصوف کو سلاسل مذکورہ میں مجاز و ماذون بنایا۔

صاحبزادہ مذکورہ پر لازم ہے کہ اپنے اعمال اور اخلاق بزرگوں کے روشن طریقہ کے موافق نکھاریں سنواریں اور جو کوئی بیعت کا ارادہ ظاہر کرے اسکو سلسلہ میں داخل کریں اور خاندانی اذکار و اشغال اور وظائف میں سے اس کی صلاحیت کے مطابق پڑھنے کا حکم دیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے سوال ہے اور اسی سے بزرگوں کے اس طریقہ پر قائم رہنے کی مدد چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ انکی اچھی کوششیں قبول فرمائے (آمین)

(۶) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) حضرت عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) حضرت ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) حضرت ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ (۱۴) حضرت ابوسعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۶) حضرت سید ابوبکر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) حضرت سید ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) حضرت سید محی الدین ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) حضرت سید علی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۰) حضرت سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) حضرت سید حسن رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) حضرت سید احمد جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) حضرت شیخ بہاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) حضرت شیخ عارف ہنکاری رحمۃ اللہ

(۲۶) حضرت ضیاء الدین عرف قاضی ضیاء رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) حضرت شیخ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) حضرت سید احمد کالپی رحمۃ اللہ علیہ (۲۹) حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ
(۳۰) حضرت سید شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ (۳۱) حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
(۳۲) حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ (۳۳) حضرت سید شاہ آل رسول رحمۃ اللہ علیہ
(۳۴) حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ
(۳۵) حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ
(۳۶) حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

○

سلسلۂ طیبہ نقشبندیہ ابوالعلائیہ برکاتیہ

حضور رحمت عالم نور مجسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
حضرت امیرالمومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
حضرت سیدنا سلمان فارسی رحمۃ اللہ عنہ
حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد عثمان مغربی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ابوالمعظم معلاں ترک طوسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ابوالقاسم خرقانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد عارف ریوگیری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ عزیزان رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ بابا محمد سماسی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید امیر کلاں رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ محمد یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید شاہ ابو العلیٰ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید شاہ محمد کالپوی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید شاہ احمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ آل احمد ملقب اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ
حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

○

سلسلہ طیبہ مداریہ برکاتیہ

حضور سید عالم فخر آدم و بنی آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم — حضرت شیخ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبد الاول رحمۃ اللہ علیہ — حضرت شیخ عبد اللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شاہ بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ — حضرت سید شاہ اجمل بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید مبارک رحمۃ اللہ علیہ — حضرت سید جلال عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ — حضرت شیخ قیام الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ جمال اولیا رحمۃ اللہ علیہ — حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ — حضرت سید شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ — حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ — حضرت سید شاہ آل احمد ملقب بہ اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حاشیہ۔ ؎۱ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت شاہ بدیع الدین مدار رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی اور دونوں بزرگوں نے اپنے اپنے سلسلے کی اجازت وخلافت ایک دوسرے کو دی ہے۔ ۱۲

شجرۂ طیبہ چشتیہ برکاتیہ

حضور سید عالم نور مجسم معدن الجود والکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ہبیرۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ اسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ — حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سید راجو رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شیخ سارنگ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شیخ مینا رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شیخ سعد بگری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ شاہ صفی رحمۃ اللہ علیہ　　حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سید شاہ عبد الجلیل ابن سید شاہ عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہما

حضرت خواجہ سید شاہ اویس ابن سید شاہ عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہما

حضرت سید شاہ برکت اللہ ابن سید شاہ اویس رحمۃ اللہ علیہما

حضرت سید شاہ آل محمد ابن سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہما

حضرت سید شاہ آل احمد الملقب بہ اچھے میاں ابن سید شاہ حمزہ ابن سید شاہ آل محمد رحمہم اللہ تعالیٰ

حضرت سید شاہ آل برکات ابن سید شاہ حمزہ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱)

شجرۂ طیبہ سہروردیہ برکاتیہ

حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ　　حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ　　حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ　　حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ　　حضرت خواجہ ابو احمد اسود دری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد المعروف بہ عمویہ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ وجیہ الدین ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شیخ رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مخدوم سید جلال الدین بخاری جہانیاں جہانگشت رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ سید راجو رحمۃ اللہ علیہ (۲۰) حضرت خواجہ شیخ سارنگ رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شیخ مینا رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ شیخ بگھری رحمۃ اللہ علیہ
حضرت خواجہ شاہ صفی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ عبد الواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ اویس رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ آل احمد رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

اور آپ کو حضرت شیخ طریقت شاہ احمد حسین شاہ جہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ فخریہ میں متعدد سلاسل کی سند خلافت و اجازت ملی۔ جو درج ذیل ہے۔

نقل خلافت نامہ سلسلۂ فخریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الکونین رسول الثقلین سیدنا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

اما بعد! ھذا مثال علی طریقۃ الخمسۃ النظامیۃ کہ از وسائل حضرت معشوق الٰہی حضرت یحییٰ مدنی وفانی فی اللہ حضرت کلیم اللہ جہاں آبادی وسراج الواصلین حضرت نظام الدین اورنگ آبادی ومحبوب رب العلمین حضرت مولانا فخر الدین ومولانا سبحان علی ومولانا ابو اللیث ومولانا محمد سرفراز علی وحضرت مولانا ومرشدنا شاہ غلام امام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

بہ نام ہیچ کارہ احمد حسین شاہ جہانپوری رسید وبہ شاہ علی حسین کچھوچھوی دادم وسپردم حق تعالیٰ یوما فیوما ترقی سلسلہ از ذات صاحب موصوف کناد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔

العبد احمد حسین شاہ جہانپوری حسینی نظامی فخری نظری

تاریخ ۲۷ ذی قعدہ یوم چہار شنبہ
بمقام شاہجہاں پور

احمد حسین شاہجہاں پوری
سنہ ۱۲۷۰ھ

ملہ

حاشیہ۔ ملہ ترجمہ:۔ یہ مثال خلافت نظامیہ پانچ طریقہ پر ہے جو حضرت معشوق الٰہی حضرت یحییٰ مدنی اور فانی فی اللہ حضرت کلیم اللہ جہاں آبادی اور سراج الواصلین حضرت نظام الدین اورنگ آبادی اور محبوب العلمین حضرت مولانا فخر الدین اور سبحان علی اور مولانا ابو اللیث اور مولانا محمد سرفراز علی اور حضرت مولانا ومرشدنا شاہ غلام امام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلے سے مجھ حقیر احمد حسین شاہجہانپوری کو پہونچا ہے اور شاہ علی حسین کچھوچھوی کے سپرد کر دیا ہے اللہ تعالیٰ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور انکی اولاد کے وسیلے سے سلسلے کی ترقی فرمائے۔ (آمین)

شجرۂ سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ فخریہ منظوم، یہاں درج کیا جاتا ہے اس لئے کہ نثری شکل میں مجھے یہ شجرہ بہت تلاش کے باوجود بھی نہیں مل سکا۔

شجرۂ منظوم

سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ فخریہ

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین۔

یارب بمحمد فخر رسل بعلی ولی شہ دیں مدد ے
بہر حسن و عبدالواحد بفضیل سراج یقیں مدد ے

پئے ابراہیم بن ادہم بحذیفہ و شاہ امین الدین
پئے ممشاد و اسحٰق احمد بمحمد نیک تریں مدد ے

پئے بویوسف ہم قطب الدین بشریف و ہم عثمان معین
پئے قطب و فرید و نظام الدین بہ نصیر و کمال الدین مدد ے

بسراج و علم الحق والدین بہر محمود و جمال و حسن
بمحمد و ہم یحییٰ مدنی بکلیم و نظام الدین مدد ے

بشہ فخر و سجان علی بوالیث و سرفراز کامل
بغلام امام و شہ احمد بر اشرفی مسکیں مدد ے

(بحوالہ تحائف اشرفی صفحہ ۸۹-۹۰)

شجرہ سلسلہ عالیہ قادریہ فخریہ

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم
الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوالحسن ہنکاری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ ابوسعید مبارک المخزومی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سید عبدالقادر الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ عمار البدسی رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ نجم الحق والدین الکبریٰ رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ رضی الدین المعروف بعلی لالا رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ شیخ فخر الدین المعروف بالکبیر رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت قطب الاقطاب سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابواسحاق الخملانی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سید السادات سید محمد نور الحسن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد علی نور الحسن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد عنایت نور الحسن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ مظہر اللہ احمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت فرد الجمیعۃ عظیمۃ المدینۃ الشریفہ شیخ یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ المتخلق باخلاق اللہ المتصف باوصاف اللہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت سراج الواصلین فخر العاشقین شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت محبوب رب العلمین محب الٰہی مولانا محمد فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا مولوی ابواللیث فخری الاظہری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین عالم اسرار خفی و جلی مولانا محمد سرفراز علی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت فخر الانام شاہ غلام امام رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ المشائخ مرشدی حافظ احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بعجز و نیاز عاصی المعاصی فقیر سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی عاقبت بخیر گردانی

○

شجرہ سلسلہ نقشبندیہ فخریہ

الحمد للہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین۔

(۱) الٰہی بحرمت حضرت سید الکونین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

(۲) الٰہی بحرمت محرم اسرار رسول امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۳) الٰہی بحرمت شیدائے رسول حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

(۴) الٰہی بحرمت حضرت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم

(۵) الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ

(۶) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ

(۹) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۱) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد عارف ریوگیری رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۳) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۴) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۵) الٰہی بحرمت قطب الاقطاب حضرت خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

(۱۶) الٰہی بحرمت قطب الاقطاب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ

(۱۷) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۸) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد قاضی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰) الٰہی بحرمت حضرت خواجگی احمد المشہور مخدوم اعظم رحمۃ اللہ علیہ

(۲۱) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد المشہور خواجہ کلاں رحمۃ اللہ علیہ

(۲۲) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو محمد ہاشم رحمۃ اللہ علیہ

(۲۳) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد سنگین رحمۃ اللہ علیہ

(۲۴) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ میر محرم متوکل رحمۃ اللہ علیہ

(۲۵) الٰہی بحرمت حضرت قطب الاقطاب خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۶) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۷) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

(۲۸) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ

(۲۹) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ

(۳۰) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا سرفراز علی رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حاجی شاہ غلام امام رحمۃ اللہ علیہ

(۳۲) الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا حافظ احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

(۳۳) الٰہی بحرمت بعجز و نیاز سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرفی الجیلانی عاقبت ایں مسکین بخیر گرداں یا مجیب السائلین ٥

شجرہ سلسلۂ عالیہ سہروردیہ فخریہ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین الیٰ یوم الدین ہ

الٰہی بحرمت حضرت سید عالم نور مجسم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم

الٰہی بحرمت حضرت امام الواصلین سید العارفین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سری السقطی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ احمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ رحیم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ صدر الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ شیخ رکن الدین قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین حلیم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ رکن الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ الاسلام سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ صدر الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ برہان الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ موسیٰ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ نصر اللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ بہاء الدین ملقب بہ علیم سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ (۲۹) الٰہی بحرمت حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت معشوق الٰہی شیخ یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت قدوۃ السالکین شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت مولانا سرفراز علی رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حاجی شاہ محمد امام رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت حضرت حافظ مولانا احمد حسین شاہ جہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ
الٰہی بحرمت جمیع خواجگان ایں فقیر سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی را کہ انجام بخیر گرداں (آمین)

اور حضرت راج سوندھی رحمۃ اللہ علیہ ضلع گورگانواں سے خاندان قادریہ اور خاندان زاہدیہ کی خلافت و اجازت حاصل کی۔

اور سلطان الاذکار، شغل محمودا اور دیگر اشغال مخصوصہ کی تعلیم سے مشرف ہوئے اور سلسلۂ شطاریہ میں حرز یمانی کی اجازت حضرت سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔

اور حضرت مولانا سید شاہ عبد القدیر خلیفہ و مجاز حضرت سید علی سجادہ نشین بغداد سے مکہ معظمہ میں حرز یمانی کی اجازت مع اشارات ظاہری و باطنی حاصل کی۔

حضرت مولانا سید شاہ نوازش رسول رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین بیتھو شریف جو حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی بہن حضرت بی بی صائمہ رحمۃ اللہ علیہا کی اولاد سے تھے۔ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو خاندان اشرفیہ میں دعائے سیفی کی اجازت عطا فرمائی۔ خود اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے صحائف اشرفی میں بیان فرمایا کہ

جب فقیر جامع رسالہ ھٰذا (صحائف اشرفی) مقام بیتھو شریف پہونچا (بیتھو ضلع گیا بہار میں واقع ہے) اور برادر سجادہ کے مکان پر قیام پذیر ہوا۔ اسی وقت مولانا نوازش رسول (رحمۃ اللہ علیہ) تشریف لائے۔ اور فرمایا کیوں صاحب آپ ہمارے مکان پر کیوں نہیں ٹھہرے میں نے گستاخانہ عرض کیا کہ حضور میں نے اثنائے راہ میں جا بجا سنا کہ مولانا کے گھر جو کوئی مہمان ہوتا ہے تو وہ در دولت پر ٹھہرا رہے اور خود مولانا کھڑکی سے نکل کر کئی منزل دور پہونچ گئے۔ یا تو وہ مہمان بشکل دربان درِ دولت پر قیام کئے پڑا رہے یا مایوس ہو کر چلا جاتے۔ آپ نے فرمایا کوئی عظیم الشان مہمان اگر اس فقیر کے خانہ پر آئے تو یہ ممکن ہے کہ میں اس کو چھوڑ کر کہیں باہر چلا جاؤں؟

آپ کو ہمارے گھر مہمان ہونا پڑے گا، مجھے کیا عذر ہوتا۔ بموجب ارشاد آپ کے

آستانہ فیض کاشانہ میں حاضر ہوا۔ آپ نے پہلے ہی اپنے مکان کو فرش و فروش سے آراستہ کر رکھا تھا۔ عصر کے وقت فرمایا کہ چلئے ہمارے جدّ مخدوم شاہ درویش کے مزار پر کہ اس وقت کوئی نہ تھا۔ آگے آگے مولانا پیچھے پیچھے یہ خاکسار چلا۔ راستہ میں مجھ کو یہ خیال گذرا کہ دعائے سیفی کی اجازت خاندان اشرفیہ کی اگر مولانا مجھ کو عنایت کریں تو بہتر ہوگا۔ کیوں کہ کچھوچھہ شریف میں اب اجازت دعائے سیفی کا جاری نہیں۔ مولانا کو میرا خیال اپنے کشف باطنی سے معلوم ہوگیا۔ فرمایا کہ کیوں صاحب اگر کوئی ابجد کا پڑھنے والا کہے کہ ہدایہ کا سبق ہم کو پڑھا دو تو کیا استاد پڑھائے گا۔ اور کیا شاگرد سمجھے گا۔ اس وقت اس خاکسار کے دل میں یہ خیال گذرا کہ اگر آپ اجازت نہ دیں گے تو میں اپنے جد کی مزار پر آپ کی شکایت کروں گا اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ بعد زیارتِ مزار جب مولانا مکان پر آئے تو آپ نے ضیافت میں بڑا انتظام کیا۔ انواع واقسام کے نمکین اور میٹھے کھانے پیش کئے۔ تہجد کے وقت بعد ادائے نماز تہجد حضرت میرے پاس تشریف لائے۔ فرمایا کہ میاں صاحبزادے میں آپ کے سامنے ذکر واشغال خاندانِ اشرفیہ کی صحت چاہتا ہوں چنانچہ خود مشغول ہو گئے اور فرمایا کہ برزخ سے یہ مراد ہے اور ذات وصفات شد ومد سے یہ مراد ہے ذرا آپ میرے سامنے کیجئے تو جانوں کہ اللہ تعالیٰ نے اشغال کے ساتھ مناسبتِ ازلی اس فقیر کو عطا کی تھی تو اس خادم نے بھی اسی طرح ادا کیا، فرمایا یہی طریقہ آپ کے جد حضرت محبوب یزدانی کا تھا۔ اور پھر فرمایا کہ دعائے سیفی کی اجازت بخوشی آپ کو دیتا ہوں۔ کون ٹھکانہ اگر آپ مزار مبارک پر جا کر میری شکایت کر دیں۔ یہ دن کے مکاشفہ کا جواب رات کو دیا۔

اور حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبد العزیز دہلوی عرف آخون صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دہلی میں حسب اجازت روحانیہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ۔ حرز یمانی حزب البحر، دعائے بشتمخ، دعائے حیدری اور دیگر اعمال مخصوصہ کی اجازت ہوئی۔

اور اپنے پیر و مرشد برادر بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت مولانا ابو الاحیاء محمد نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرنگی محلی لکھنوی سے دلائل الخیرات کی اجازت ملی۔

اور حضرت سید شاہ عبد الغنی بنبھوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد رضوان مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا عبد الحق هندی رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مکی سے اپنے پیر و مرشد علیہ الرحمۃ کے وسیلہ سے دلائل الخیرات کی اجازت حاصل ہوئی۔

علاوہ ازیں اور بے شمار نعمتیں اور برکتیں مختلف واسطوں سے آپ کو حاصل ہوئیں آپ کی ذات والا صفات جملہ مشائخ کبار و اکابر دیار و امصار کی نعمتوں اور سلاسل کثیرہ کی برکتوں کا خزینہ تھی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

نیز ایک مستند روایت یہ ہے کہ آپ کو براہ راست سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حزب البحر کی اجازت ہے۔ اور ایک نعمت عظیمہ بھی آپ کو بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے مدینہ منورہ کے دوران قیام میں آپ ایک مرتبہ جالی اقدس کے قریب مواجہ اقدس میں مراقب تھے، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ پر توجہ خاص فرمائی، حجاب اٹھا حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم قریب تشریف لائے، اور اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر کلاہ مبارک رکھ دی، آپ جب مراقبہ سے فارغ ہوئے تو یہ نعمت متبرکہ آپ کے سر اقدس پر موجود تھی جو آج کچھوچھہ مقدسہ میں موجود ہے اور دیگر تبرکات کے ساتھ اس کلاہ مبارک کی زیارت کرائی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں جب ۱۳۲۹ھ میں زیارت حرمین کیلئے تشریف لے گئے تو دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کیلئے بھی آپ نے سفر فرمایا اور اس سفر میں خاندانی بزرگوں سے نعمتیں ملیں۔ آپ خود تحریر فرماتے ہیں۔

۱۳۳۱ھ میں ماہ ربیع الثانی میں حماۃ شریف بشوق زیارت اپنے جد اعلیٰ سید ابوالعباس احمد جیلانی قدس سرہ جو حضرت نور العین کے حقیقی دادا تھے حاضر ہوا۔ تو حضرت سیدی مرشدی سید صالح آفندی رحمۃ اللہ علیہ بعطائے تاج و مثال خلافت سے اس فقیر کو مشرف فرمایا اور اسی سفر میں سید عبد الجبار آفندی حموی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سلسلہ عالیہ قادریہ کی جس میں آپ سے لے کر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تک سلسلہ بیعت (عن ابیہ) آبائی طور سے چلا آیا ہے۔ خلافت عطا فرمائی

اگرچہ آپ کو سلاسل کثیرہ کی اجازت، خلافت اور بے شمار نعمتیں صاحب فضل وکمال مشائخ زمانہ سے حاصل ہوئیں لیکن آپ پر مشائخ چشت اہل بہشت کا رنگ غالب رہا اور آپ اپنے آقا حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے رنگ میں غرق رہے۔ جس طرح حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر اولیاء زمانہ سے فیض ملا لیکن آپ پر بزرگان چشت اہل بہشت ہی کا رنگ غالب رہا۔ ایک موقع پر آپ نے فرمایا اگرچہ مجھے کثیر اولیاء کرام سے فیض ملا لیکن میں بزرگان چشت اہل بہشت کا پروردہ ہوں۔

آپ کی شخصیت کے بارے میں ہم عصر علماء ومشائخ کی رائے

آپ کے ہم عصر علماء ومشائخ میں حضرت سید شاہ وارث علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ دیوہ شریف، امام اہل سنت حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف۔ حضرت مولانا شاہ سید آل رسول رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین مارہرہ شریف حضرت مولانا شاہ سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن محدث گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین رحمۃ اللہ علیہ رامپوری۔ حضرت مولانا لطف اللہ علیگڈھی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا حافظ شاہ احمد حسین فخری شاہجہاں پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا شاہ امیر کابلی بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید شاہ محمد حسن غازیپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شاہ راج سوندھوی رحمۃ اللہ علیہ ضلع گورگانواں پنجاب۔ حضرت سید شاہ سعادت علی محقق احمد پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا سید شاہ عبدالقدیر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا سید شاہ نوازش رسول سجادہ نشین بیتھوی رحمۃ اللہ

علیہ۔ حضرت شاہ مقبول احمد حافظ عبدالعزیز دہلوی عرف آخوں صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا نذیر لکھنوی۔ حضرت مولانا بشیر لکھنوی، حضرت مولانا ابوالاحیاء محمد نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرنگی محل لکھنؤ، حضرت سید شاہ عبدالغنی بیتھوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت سید شاہ رضوان مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا عبدالحق ہندی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا شاہ احمد احسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا شاہ سلامت اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا عبدالرشید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا سید شاہ مہر علی رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف، حضرت مولانا سید شاہ جماعت علی نقشبندی محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ علی پور سیدان حضرت مولانا شاہ حافظ نجم الدین مونگیری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا شاہ عبدالمقتدر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا صوفی محمد حسین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا سید شاہ گل محمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا سید شاہ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ آگرہ۔

علاوہ ازیں کثیر علماء و مشائخ ہیں جن کا ذکر طوالت کے خوف سے نہیں کیا۔ جملہ ہم عصر علماء و مشائخ کا آپ کی ولایت پر اتفاق تھا۔ اجماع تھا۔

حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالرشید خانصاحب ناگپوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جملہ ہمعصر علماء و مشائخ بلا امتیاز آپ کو اپنا پیشوا اور مقتداء مانتے تھے۔

حضرت مولانا شاہ غلام حسین پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا شاہ فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ محدث گنج مرادآبادی کی ولایت کا ایک عالم معترف ہے (بلکہ اس دور کے علماء و مشائخ کا اجماع ہے) انہوں نے جب آپ کی زبان مبارک سے مثنوی مولانا روم علیہ الرحمہ سنی تو فرمایا کہ جس طرح حضرت شمس تبریز کی پُرفیض صحبت نے مولانا روم کو جلا کر کندن بنا دیا تھا صاحبزادہ صاحب مجھے ایسا لگتا ہے کہ بہت سے علماء کا دل آپ کی محبت میں جل کر محبت کی بُو پھیلائے گا اور آپ کا یہ رنگین لباس علماء کے دل کو رنگ دے گا، یہ سن کر اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ قدمبوسی کو جھکے تو فوراً حضرت مولانا علیہ الرحمہ نے قدم سمیٹ لیا

اور آپ کو گلے لگا لیا۔

صاحب تجرید و تفرید حضرت حاجی سید وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اللہ کا ولی فرمایا ہے۔ جب کبھی حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ دیوہ شریف تشریف لاتے حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ میلاد شریف کا ضرور اہتمام کرتے۔ اور آپ کی تقریر کرواتے۔ آپ کا انداز بیان بڑا ہی شیریں اور اثر انگیز تھا خصوصاً مثنوی رومی علیہ الرحمۃ جب پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا لوگوں کا دل آواز کے ساتھ ہی کھنچ کر آپ کے ہاتھوں میں آگیا ہو۔ دیوہ شریف کے دوران قیام میں حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ آپ کے پیچھے نماز ادا کرتے۔ چنانچہ یہ بات مشہور ہے کہ جب اعلیحضرت اشرفی میاں علیہ الرحمۃ دیوہ تشریف لاتے تو حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہمارے امام صاحب آگئے ہیں۔ اب ہماری جماعت ہوگی۔ ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحب نے اعلیحضرت اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد فرمایا ایسا امام ہو تو میں بھی جماعت سے نماز پڑھا کروں۔ کوچہ و بازار میں نماز کی حالت میں سیر کرنے والے امام کی اقتداء ہم سے نہیں ہوتی

حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت وارث علی شاہ علیہ الرحمۃ دونوں بزرگوں کے درمیان بڑا خاص اور گہرا تعلق تھا۔ جب حضرت حاجی وارث علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا اس کے بعد ایک مرتبہ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ دیوہ شریف تشریف لے گئے اور وارثی احرام پوش فقراء نے اجتماعی طور پر آپ سے درخواست کی حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ نے تو کسی کو خلافت نہیں عطا فرمائی۔ اب اس سلسلہ کا اجراء کیسے ہوگا۔ یہ سن کر آپ حضرت حاجی صاحب علیہ الرحمۃ کے مزار پر مراقب ہوئے تھوڑی دیر بعد فرمایا جاؤ دنیا کی سیر کرو اور لوگوں سے بیعت لو حاجی صاحب کا فیض جاری ہوگا بیعت درست ہوگی۔

حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز بہت کم وعظ کی مجلسوں میں جایا کرتے تھے مگر آپ کے وعظ میں پورے اہتمام سے شرکت فرماتے تھے اور اپنے ملنے والوں سے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا سید ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی ان

لوگوں میں ہیں جن کا وعظ میں سنتا ہوں حضرت کا وعظ شریعت مطہرہ کے موافق اور اس
پوری پابندی کے ساتھ ہوتا ہے۔

پیر حاجی عبد الغفور بخش اللہ شاہ اشرفی برہانپوری جو اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ
علیہ کے خلیفہ تھے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تقریباً دس سال سفر و حضر میں ر
اور آپ کی خدمت کرتے رہے۔ انہوں نے مجھ سے اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان فرمایا کہ اکثر میں
اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ کے غسل و وضو کا انتظام کرتا تھا۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بوقت غسل
باریک ململ کی بنیائن زیب تن رہا کرتے تھے۔ میں ایک مرتبہ آپ کو نہلا رہا تھا اور جسم مبارک کو
اپنے ہاتھوں سے رگڑ کر دھو رہا تھا کہ میری نظر آپ کے سینۂ مبارک پر پڑی جس پر صاف لاالٰہ الااللہ محمد رسو
اللہ لکھا ہوا تھا اور پشت پر پنجہ کا بالکل واضح نشان دونوں شانوں کے درمیان تھا۔ اسی وقت اعلیٰحضرت
علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ بابو عبد الغفور فقیر کی زندگی تک اس کا کسی سے اظہار نہ کرنا ورنہ گونگے ہو جاؤ گے

روحانی فضل و کمال کے ساتھ ساتھ پروردگار عالم نے آپ کو بے مثال حسن و جمال سے بھی
نوازا تھا۔ آپ بے حد حسین و جمیل تھے۔ اور انوار باطنی نے ظاہری حسن و جمال کے اندر بے پناہ نکھ
پیدا کر دیا تھا جو از حد جاذب نظر تھا۔ جس کی نظر آپ کے چہرۂ انور پر پڑ جاتی وہ وہیں مبہوت ہو جاتا
آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔

کثیر تعداد میں مشرکین و نصاریٰ نے آپ کی صورت زیبا کو دیکھ کر اسلام قبول کیا آپ کی
صورت مبارکہ کے بارے میں جملہ اہل کشف کا اتفاق ہے کہ آپ ہم شبیہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ہیں
متعدد روایتیں اس کی مُصَدِّق ہیں۔

چنانچہ مدّاح نبی حضرت مولانا ضیاء القادری کا بیان ہے کہ جامع مسجد شاہجہانی
درگاہ اجمیر شریف میں حضرت مولانا عبد الماجد بدایونی کا وعظ ہو رہا تھا اور نقیب الاولیاء حضرت
پیر علامہ سید شاہ محمد ابراہیم صاحب سجادہ نشین آستانۂ عالیہ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ بغداد شریف
اور اعلیٰحضرت محبوب ربانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی تخت پر رونق افروز تھے۔ مولا

عبدالماجد بدایونی نے دوران تقریر مجمع کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے خواجہ کے بھکاریو! یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت تمہارے سامنے غوثِ اعظم کی جیتی جاگتی منہ بولتی تصویر (حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے) موجود ہے اور بغداد شریف کے سجادہ نشین بھی تشریف فرما ہیں۔

مولانا عبدالحمید سالم میاں سجادہ نشین بدایوں نے فرمایا کہ ہمارے دادا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اجمیر میں دیکھا اور وہاں سے حضرت کو بدایوں ساتھ لے آئے اور لوگوں سے فرمایا کہ آپ ہم شبیہ غوث اعظم ہیں جن کو شبیہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ دیکھنے کی تمنا ہے وہ آپ کو دیکھے!

حضرت مولانا سید شاہ رفاقت حسین اشرفی کانپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ صاحب مقامات مشائخ کا اس بات پر اتفاق تھا کہ آپ اپنے جد اعلیٰ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے بالکل ہم شکل تھے۔

حضرت مولانا سید غلام علی بھیک نیرنگ اشرفی انبالوی آپ کے ہم شبیہ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ ہونے کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ اس نامہ سیاہ نے جب حضرت کی صورت زیبا کو دیکھا اور غور کیا تو واقعی ؎

یہی نقشہ ہے یہی رنگ ہے ساماں ہے یہی ؛؛ یہ جو صورت ہے تری صورتِ جاناں ہے یہی

ایک ثقہ روایت یہ ہے کہ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کے روضۂ اقدس کے اندر سے حاضری دیکر باہر نکل رہے تھے اور حضرت سیدنا امام اہلسنت مولانا احمد رضا علیہ الرحمۃ حاضری کے قصد سے روضہ کی جانب جا رہے تھے اچانک امام اہلسنت کی نظر آپ کے چہرۂ انور پر پڑی اور بے ساختہ یہ شعر آپ کی زبان پر جاری ہوگیا ؎

اشرفی اے رُخت آئینۂ حسنِ خوباں ؛؛ اے نظر کردہ و پروردۂ سہ محبوباں

اعلیحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے اس بے ساختہ شعر پر حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے جو تضمین کی ہے موقع و محل کے لحاظ سے تضمین شامل کر دینا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں تاکہ شعر اور زیادہ نکھر کر آپ کے سامنے آجائے ۔ ملاحظہ فرمائیے ؎

بہ نگہ داشتہ ام روئے بسے مطلوباں — دیدہ ام وجہ کشش در نظر مرغوباں
ذات پاکت شدہ بہر ہمہ عطر و لوباں — اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

اے زہے مظہر اخلاق حبیب رحماں — اے زہے منظر نور شہ غوث جیلاں
اے خوشا زیب دہ جادہ شاہ سمناں — اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

سیرت پاک کہ خلق نبوی کا ساماں — صورت خوب کہ ہم صورت غوث جیلاں
آپ کی ذات کہ اک ثانی شاہ سمناں — اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

مورے داتا مورے مہراج گورو مورے سیاں — جگ کا دیکھا مد اکھا اور ہے بتیاں تو نہاں
تورے مہا کا بکھانت ہیں رضا شیخ جہاں — اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

کیا بیاں تیرا کرے سید آشفتہ بیاں — تر زباں اند بمدحت چو نعیم دوراں
تورا مکھ دیکھ کے اس بولے رضا شیخ جہاں — اشرفی اے رخت آئینہ حسن خوباں
اے نظر کردہ و پروردہ سہ محبوباں

سفر حج و دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت اور بزرگوں سے استفاضہ

مشائخ صوفیہ کے نزدیک طالب حق کیلئے سفر، سلوک الی اللہ کا ایک اہم رکن کی حیثیت رکھتا ہے، بعض نے شیخ کی خدمت میں مقیم رہ کر سلوک طے کیا پھر سفر کیا اور بعض سیاحت کے بعد تکمیل سلوک کیا اور بعض سیر و سیاحت کے دوران تکمیل کو پہونچے، چنانچہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز نے لطائف اشرفی میں اس پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے کہ سفر بجائے خود مجاہدہ و ریاضت ہے، نفس کو رام کرنے کا موثر ذریعہ ہے، حدیث ہے السفر قطعۃ من السقر سفر جہنم کا ایک ٹکڑا ہے۔ جہاں سفر مجاہدہ ہے وہیں اس مجاہدہ میں مشاہدہ بھی ہے۔ سالک پر سفر کے دوران مقامات سلوک کے بہت سے اسرار کھلتے ہیں۔ اور سالک اسرار ربانی کا مشاہدہ کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آستانہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ پر چلہ کشی کی اور اپنے پیر و مرشد کی نگرانی میں منازل سلوک طے کیا پھر سیاحی کی۔ سفر کے دوران بہت سے مقامات متبرکہ سے آپ مستفیض ہوئے۔

سب سے پہلا سفر حج آپ کا ۱۲۹۳ھ میں ہوا اسی سفر میں دربار رسالت سے آپ کو نعمت حاصل ہوئی

دوسرا سفر حج آپ نے ۱۳۲۳ھ میں کیا اس سفر میں زیارت حرمین شریفین سے پہلے دیگر مقامات مقدسہ کا سفر کیا۔ اسی سفر میں آپ کو مشائخ حرمین شریفین سے کثیر نعمتیں ملیں۔ اس سفر کے مفصل حالات آپ نے خود قلمبند کروائے ہیں جو افادۂ ناظرین کیلئے بعینہٖ درج کیا جارہا ہے

فقیر اشرفی جامع صحائف اشرفی ۱۳۲۳ھ میں بشوق زیارت عتبات عالیہ حضرات اکابرین عراق بمبئی سے کراچی بندر اور مسقط و بوشہر اور بحرین و بندر فوہ اور بندر محمرہ کے سامنے سے گذرتا ہوا دریائے دجلہ کے کنارے اُتر کر مقام علی میں فروکش ہوا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں جنگ جمل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خیمہ زن ہوئے تھے۔ یہاں ایک مسجد نمازیوں سے آباد دیکھی۔ اس کی پشت پر ایک مکان زیارت خانہ جہاں حضرت کا خیمہ نصب ہوا تھا بنا ہے زائرین وہاں جاکر اس زمین کو بوسہ دیتے ہیں اور یہاں سے دو تین کوس (ایک کوس دو میل کا ہوتا ہے) کے فاصلہ بصرہ جدید آباد ہے۔ اور بصرہ قدیم بالکل ویران پڑا ہے۔ صرف جامع علی جس میں بزمانہ سابق سات مینار اذان کے تھے اب اس مسجد شکستہ میں ایک مینار باقی رہ گیا ہے اس مسجد سے آدھے میل کے فاصلہ پر ایک احاطہ کے اندر مسقف قبر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی ہے بصرہ جدید سے یہ بصرہ دو تین کوس کے فاصلہ پر ہوگا اور بصرہ ویرانہ سے دو کوس کے فاصلہ پر جنوب کی سمت میں ایک قریہ زبیر کے نام سے مشہور ہے یہاں جامع مسجد کے ایک گوشہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ جمعہ کی نماز فقیر نے اس مسجد میں پڑھی۔ اس قصبہ کے تقریباً تین سو آدمی مسجد میں جمع تھے۔ اول اذان کے بعد سب سورۂ کہف اور سورۂ مریم کی تلاوت بآواز بلند بصری لہجہ میں کرتے تھے۔ یہ لہجہ بھی ایسا سادہ اور دل پسند تھا کہ قلب کو عجیب لطف حاصل ہوتا تھا۔ اس آبادی کے باہر حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا مزار ایک قبہ میں ہے آپ کے مزار کے پائیں امام المعبرین امام محمد ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ اور اس قبرستان میں حضرت شیخ زین العابدین رضی اللہ عنہ کا مزار کا قبہ ہے۔ اور یہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ اور نقیب اشراف بصرہ حضرت سید رجب آفندی ہیں جو حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ کے اکثر اجداد کرام اسی قریہ زبیریہ میں آسودہ ہیں۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کے بعد آپ کی شان میں فقیر نے بطور غزل یہ اشعار لکھے۔ (نمونتہً چند اشعار درج ہیں)

غزل

شاہ باعــزوشاں حسن بصری　　آسماں آستاں حسن بصری
مرشد مرشداں حسن بصری　　قبلۂ انس وجاں حسن بصری
ان ہیں ظاہر ہے شان مرتضوی　　ہیں علی کے نشاں حسن بصری
اشرفی کیلئے ہر عــالم میں
بحر فیض رواں حسن بصری

بندر فوہ سے بندر بصرہ تک دورویہ دریائے دجلہ کے کنارے باغات نخلستان ہیں۔ اس قدر کثرت سے کھجوریں پیدا ہوتی ہیں کہ ملک یورپ اور امریکہ کے جہازات یہاں سے کھجوریں لاد کرلے جاتے ہیں۔

بغداد

فقیر اشرفی جب بصرہ سے چھوٹے جہاز پر سوار ہوکر بغداد شریف کیلئے روانہ ہوا تو راستہ میں لب دریا اللہ کے نبی حضرت عزیر علیہ السلام کے قبۂ مزار کی زیارت کی قبہ شریف کے گرد دومنزلہ بالاخانہ میں قوم یہود مع اہل وعیال کثرت سے رہتے ہیں۔ اس سے دور آگے بڑھ کر بندر عمارہ ملتا ہے۔ یہاں سے دس کوس کے فاصلہ پر حضرت سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار زیارت گاہ خلائق ہے۔ اور بغداد شریف سے سات کوس کے قریب بندر سیرہ ملتا ہے یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر شہر مدائن نظر آتا ہے۔ جہاں نوشیرواں کا تخت گاہ تھا۔ محل نوشیرواں کی وہ دیوار جو زمین سے سوگز اونچی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے شق ہوگئی تھی اب تک

اور شہر بغداد کے دو کوس کے فاصلہ پر مغرب کی طرف جہاں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا مزار ہے قصبہ معظم کے نام سے مشہور ہے آپ کے آستانہ پر ایک مدرسہ ہے جہاں دور دور کے طلباء فیوض علمی حاصل کرتے ہیں۔ اسی قصبہ میں خواجہ حبیب عجمی، حضرت حسن نوال اور شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور دیگر مزارات متبرکہ واقع ہیں۔ قصبہ معظم سے دریائے دجلہ کشتیوں کے پل سے عبور کرنے کے بعد ایک کوس کے فاصلہ پر کاظمین شریفین ہے۔ پورا گنبد تانبہ کے کلس پر سونا چڑھا ہوا ہے سنہرا مفرق نظر آتا ہے دو گنبد اسی طرح کے ہیں۔ ایک گنبد میں حضرت امام موسیٰ کاظم علی جدہ وعلیہ السلام کا مزار ہے۔ اور دوسرے میں آپ کے پوتے حضرت امام تقی علی جدہ وعلیہ السلام کا مزار ہے۔ صحن روضہ میں دو چھوٹے قبے بنے ہیں۔ ایک میں حضرت سید ابراہیم ابن موسیٰ کاظم علی جدہ وعلیہ السلام کا مزار ہے۔ اور دوسرے میں سید اسمٰعیل ابن موسیٰ کاظم علی جدہ وعلیہ السلام کا مزار ہے۔ یہ دونوں صاحبزادے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں، تلمذ اعظمی کے سبب سے اہل تشیع آپ کے مزار کی زیارت نہیں کرتے ہیں

اور امام ابو یوسف کا مزار اس حرم سے باہر ایک قبہ میں ہے اور اس قبہ کے متصل مسجد واقع ہے آپ کے مزار کے قبہ پر لکھا ہے العلماء ورثۃ الانبیاء فقیر نے مزارات متبرکہ کاظمین شریفین کی زیارت کے بعد اشعار التجائیہ پیش کیا۔

کاظمین شریفین سے سُرّمن راجاتے ہوئے ایک ویران شہر جس کا نام اروا تھا۔ وہاں راستہ کے قریب حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ آپ اکثر عتبات عالیہ پر حاضر ہوئے تھے اسی مقام پر آپ کا انتقال ہوا اور یہیں مزار بنا۔

مقام سامرہ میں ایک قبہ کے اندر امام علی نقی اور امام حسن عسکری علی جدہما وعلیہما السلام کے مزارات زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ آپ کے روضہ کے احاطہ حرم کے باہر مغرب کی جانب جامع عسکریہ کے نام سے ایک مشہور مسجد ہے اس مسجد کی بیچ کی دیوار تقریباً پانچ گز چوڑی ہے۔ اس دیوار کے نیچے تہ خانہ ہے اس میں ایک زینہ سے اتر کر ایک ہشت پہل کوٹھری ملتی ہے اس کے اندر شرقاً وغرباً قریب سات گز لمبا دالان ہے اس دالان کی دیوار میں عمدہ عمدہ فارسی اشعار اہلبیت کے مناقب میں لکھے ہوئے ہیں

اے نورِ نظر سلطان اُمم غوث اعظم شاہ جیلاں
سرچشمۂ فیض و بحر کرم غوث اعظم شاہ جیلاں

اے حیدر شیر نر کے پسر اے بنت رسول کے لخت جگر
واقف ہے شرف سے ترے عالم غوث اعظم شاہ جیلاں

اے راحت جان حسین و حسن ہے تازہ تجھی سے علی کا چمن
دنیا میں ہے جنت تیرا حرم غوث اعظم شاہ جیلاں

ہر فضل و کمال میں ہو یکتا اور بذل و نوال میں ہے تھا
کیا کوئی کرے اوصاف رقم غوث اعظم شاہ جیلاں

شیئاً للہ شیئاً للہ ہے اشرفی مسکین کی صدا
دیدیجئے کچھ از راہ کرم غوث اعظم شاہ جیلاں

شہر بغداد کے بیچ میں دریائے دجلہ رواں ہے آدھا شہر سمت شمال جہاں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا آستانہ ہے یہاں سے تھوڑے فاصلہ پر سمت مغرب میں حضرت شیخ الفی کا مزار زیارت گاہ ہے (حضرت شیخ ہر شب میں ہزار رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اس لئے الفی سے مشہور ہیں) اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ کے جنوب میں کچھ فاصلہ پر امام مرجان کا قبہ ہے۔

اور دریائے دجلہ کے اس پار دوسرے حصہ میں شہر کے اندر حضرت یوشع علیہ السلام کا مزار زیارت گاہ ہے۔ اور حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ آپ کے قبہ کے سامنے لکھا ہے السلام علیک یا مفتی الثقلین۔ اور وہیں حضرت ابوبکر شبلی اور حضرت معروف کرخی اور حضرت بہلول دانا اور حضرت حسین بن منصور حلاج اور حضرت بی بی زبیدہ خاتون وغیرہا کے مزارات کثیرہ ہیں۔

موجود ہے۔ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مزار بھی اسی مقام پر ہے۔

شہر بغداد میں حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک مثل مدینہ منورہ آپ کا قبہ بھی مسجد کے گوشہ میں زیارت گاہ خلائق ہے۔ مسجد کی پشت پر جنوب کی سمت ایک مختصر قبرستان جنت البقیع کے نام سے مشہور ہے۔ روضہ مبارک کے صحن کے گرد ہر طرف عالیشان عمارت ہے نیچے درویشوں کے قیام کیلئے حجرے بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کے اوپر صاحبزادگان اولاد حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کی نشستگاہ کیلئے بالاخانہ کمال خوبی سے آراستہ ہیں۔ شہر بغداد کے باہر شمال کی جانب حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا قبہ ہے زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ کے روضۂ مبارک کے صحن میں کنواں ہے اس کے پانی سے غسل کر کے بیمار اچھے ہوتے ہیں۔ وہیں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں جو قریات دیہات خرید کئے تھے وہ ابتک آپ کی اولاد کے قبضے میں ہیں۔ عموماً آپ کے خاندان میں سب عالم اور مفتی دیکھے گئے خاص کر سید عبدالرحمٰن نقیب الاشراف علوم ظاہری و باطنی میں عدیم النظیر دیکھے گئے۔ اور آپ کے بھائی سید سلیمان کے پوتے سید ابراہیم ہیں جن کے قصر میں ایک قطعہ میں لکھا ہے۔ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلًا۔ یہ فقیر چالیس روز تک آپ ہی کا مہمان تھا۔ آپ کی ذات بھی زیور علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ پائی گئی۔ یہ سب حضرات حضرت سید عبدالعزیز ابن غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ اولاد سید عبدالرزاق ابن غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے صرف ایک صاحب سید مصطفیٰ ملے تھے۔ جن کے قبضہ میں کنجی قبہ مبارک حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی ہمیشہ رہتی ہے۔ آپ بھی علوم ظاہری و باطنی سے آراستہ وحالا عالی دیکھے گئے۔

میرے فرزندان مولوی محمد یوسف فقیہ شافعی اور عبدالرزاق فقیہ ساکنان قصبہ بھیمڑی ہمراہ تھے اس فقیر نے آستانۂ مبارک حضرت محبوب سبحانی کی حاضری کے ایام میں یہ قصیدۂ التجائیہ لکھ کر مزار فائز الانوار پر عرض کیا تھا۔

اسی دالان کے مشرقی حصے میں ایک مربع کوٹھری ہے اس کے بیچ میں ایک تنگ و تاریک غار ہے۔ جس کا منہ تنور سے کچھ بڑا ہے۔

سامرہ شہر پناہ سے باہر شمال کی جانب بنی عباس کے زمانے کی ایک جامع مسجد شکستہ ویران پڑی ہے۔ سید طٰہٰ مزور جب اس فقیر کو وہاں لے گئے تو اس مسجد کے مینار پر فقیر کے ساتھ خود بھی چڑھے مینار اس قدر بلند تھا کہ میرے پیر کانپنے لگے میں اسی مقام پر بیٹھ گیا اور سید طٰہٰ سے کہنے لگا کہ اب آگے جانے کی میری ہمت نہیں ہے۔ یہ مینار اتنا بلند ہے کہ کئی کوس سے نظر آتا ہے۔ وہاں سے شہر سُرَّ مَن رأ۔ جس میں شاہان بنی عباس کے چودہ تخت گاہ نظر آتے ہیں۔ دریائے فرات سے اس شہر کے نیچے سے ایک نہر لائے تھے جس سے اہل شہر سیراب ہوتے تھے۔ مگر اب اس شہر کو امیر تیمور نے سیسہ پلا کر بند کر دیا تاکہ یہ شہر ویران ہو جائے۔ جس شہر کے سلاطین ائمۂ اہلبیت کے مخالف تھے ایسے شہر کا آباد رہنا بادشاہ کو پسند نہیں آیا چنانچہ اس شہر میں انسان تو کیا حیوان بھی پانی نہ ہونے کی وجہ سے نہیں رہتے۔

سید طٰہٰ صاحب نے مینار پر سے قصر ہارون دکھلایا اور ایک بلند مکان جس کا نام قصر عاشق تھا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ہارون رشید کی لڑکی کسی عاشق تھی اس لئے یہ بلند مکان بنایا تھا کہ اپنے گھر سے نظارہ جمال معشوق کیا کرے۔ اور ایک مٹی کا ٹیلہ جو زمین سے سو گز بلند دکھائی دیا سید صاحب نے بتایا کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نے اپنے سواران لشکر کو حکم دیا کہ جس کا گھوڑا ایک دن میں جس قدر اناج کھاتا ہے اسی مقدار مٹی ہر سوار لشکر اس جگہ ڈال دے۔ سینکڑوں برسات گذر چکیں ہیں لیکن ابھی تک وہ ٹیلہ اتنا بلند ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے سواران لشکر کتنے تھے جس کے گھوڑوں کی ایک دن کی خوراک کے برابر اتنا بڑا مٹی کا ٹیلہ ہے۔ اسی مینار کی بلندی سے سُرَّ مَن رأ کے جنوب میں ایک پہاڑ کو بتایا جس کا نام گونٹر ہے۔ اس کے بارے میں بتایا کہ یہی مقام اصحاب کہف ہے جو عوام کی نظر سے پوشیدہ ہے اور وہاں جانے میں اس قدر خوف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی ادھر نہیں جاتا ہے

فقیر نے سامرہ شریف کی زیارت کے بعد امام نقی عسکری کی بارگاہ میں چند التجائیہ اشعار

پیش کیا۔ بغداد شریف سے کربلائے معلّٰی گھوڑا گاڑی سے جانا ہوتا ہے۔ راستہ میں دریائے فرات کے کنارے ایک بستی ہے جس کا نام مصیّب ہے اس بستی سے ایک میل کے فاصلہ پر دو سبز قبّوں میں حضرت امام مسلم علی جدّہ وعلیہ السلام کے دونوں صاحبزادوں کے سر مبارک کا مزار ہے۔ اور کربلائے معلّٰی سے تین فرسخ پورب شہید کربلا حضرت عون کا مزار ہے۔ آپ کربلائے معلّٰی سے لڑتے ہوئے تین فرسخ تک پورب چلے آئے۔ اور وہیں شہادت پائی۔

کربلائے معلّٰی ایک بڑا شہر ہے اس کی آبادی وسیع ہے وسط شہر میں حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کا قبہ مبارک ہے۔ جو بالکل مفرق سنہرا ہے۔ آپ کی ضریح مبارک کے پائیں دو چھوٹی ضریحوں میں آپ کے صاحبزادگان حضرت علی اکبر اور حضرت علی اصغر کے مزار ہیں قبہ کے اندر گوشۂ مشرق وجنوب کی سمت میں ایک کوٹھری کے اندر گنج شہیداں ہے جس میں اٹھارہ بنی ہاشم مدفون ہیں۔ کوٹھری کا دروازہ مقفل رہتا ہے زیارت خاص کے وقت کھلتا ہے جنوب کی دالان میں جس کو رواق کہتے ہیں صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حبیب ابن مظاہر رضی اللہ عنہ کا مزار ہے جو حضرت امام حسین علی جدہ وعلیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ اس مقام پر ایک منبر رکھا رہتا ہے، اکثر اہل ایران فارسی زبان میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہیں۔ اسی رواق کے مغرب وجنوب گوشہ میں ایک گنبد کے اندر چند زینے نیچے اترنے کے بعد حضرت امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کا مشہد ہے جہاں شمر ملعون نے آپ کا سر مبارک تن اقدس سے جدا کیا تھا۔ حضرت امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کے مقام مشہد سے تین سو قدم کے فاصلے پر خیمہ گاہ اہلبیت کے مقام کی زیارت ہے۔ کربلائے معلّٰی سے تین فرسخ پچھم کی جانب حضرت حر کا مزار ہے جو لڑتے لڑتے دشمنوں کو بھگاتے ہوئے وہاں پر شہید ہو گئے۔ حضرت امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کے قبہ مبارک سے مشرق کی جانب آدھے میل کے فاصلہ پر نہر علقمہ کے کنارے حضرت عباس جرار علمبردار لشکر امام عالیمقام رضی اللہ عنہ کا مزار چینی قبہ کے اندر ہے۔ اب کسی بادشاہ نے کربلائے معلّٰی شہر کے باہر دریائے فرات سے ایک نہر کھود کر جاری کی ہے جس سے اہل شہر پانی

پیتے ہیں۔ عموماً ہر شخص کے مکان میں کنواں ہے مگر پانی کھارا ہے۔

فقیر نے ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ میں کربلائے معلّٰی میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کے بعد یہ اشعار حسرت آمیز عرض کئے۔ (تبرکاً چند اشعار درج ذیل ہیں) ؎

؎

رہبر سالکاں نگاہِ حسین　　راہ دین است شاہراہِ حسین
شامیان جفا شعار بظلم　　نہ نمودند عز و جاہِ حسین
اے خدا حب اہلبیت بدل　　کالحجر نقش کن بجاہِ حسین
اشرفی جملہ مدعا یابی
بر تو افتد اگر نگاہ حسین

کربلائے معلّٰی سے ایک دن میں گھوڑا گاڑی نجف اشرف پہونچاتی ہے۔ اثناء راہ میں ایک جگہ کفل کے نام سے مشہور ہے یہاں یہود کثرت سے آباد ہیں اس آبادی کے درمیان میں حضرت ذو الکفل علیہ السلام کے مزار کا قبہ اور مسجد اور اس کا مینار نظر آتا ہے۔

نجف اشرف کے آدھے راستے پر راستہ سے ہٹ کر کچھ فاصلہ پر تل نمرود ایک اونچا مینار ہے اس کے اندر سے اوپر چڑھنے کیلئے ایک زینہ بنا ہے۔ نمرود مردود جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا یہ ظاہر کیا کہ میں اس راستہ سے آسمان پر جاتا ہوں اور خدائی کرتا ہوں حق تعالیٰ کے حکم سے ایک مچھر نے اس کا کام تمام کیا اس کی نشانی ابتک تل نمرود موجود ہے۔

کربلائے معلّٰی سے شاہ نجف تک اکثر ریگستان اور میدان ہے دو چار کوس جب نجف اشرف باقی رہ جاتا ہے اور حضرت مولائے کائنات کا قبہ مع مینار سنہرا نظر آتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک آفتاب آسمان پر طلوع ہوا ہے اور دوسرا زمین پر روشن ہے۔ آستانہ نجف اشرف کے گرد شہر پناہ ہے اور شہر پناہ کے متعدد دروازے ہیں۔ شہر کے وسط میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا حرم قبہ ہے اس کے صحن کے وسط میں حضور کا گنبد مع رواق ہے۔ یعنی گنبد

کے چاروں طرف وسیع دالان بنا ہوا ہے۔ مزار مبارک پر فولادی ضریح رکھی ہوئی ہے۔ قبر شریف پر ایک ڈھال ایک تلوار رکھی رہتی ہے۔ اور قبہ کے اندر ایک قندیل میں ایک تاج جو جواہرات سے مکلل ہے شاہ عباس صفوی کا نذر کیا رکھا ہے۔ اور مولائے کائنات کی ضریح مبارک کے اوپر ایک قندیل جواہرات سے جڑی ہوئی ہے جس کی قیمت کا بڑے بڑے جوہری اندازہ نہ کر سکے ضریح مبارک میں ایک چھوٹا سا دروازہ بنا ہوا ہے یہ دروازہ خاص زیارت کے وقت کھلتا ہے۔ روزانہ عموماً زائرین ضریح مبارک کی جالی سے زیارت کرتے ہیں۔ یہ مینار اور قبہ عالیجاہ امیر تیمور کا بنوایا ہوا ہے۔ پورے قبہ کے اوپر سونے کی اینٹیں لگائی گئیں ہیں۔ اور دونوں مینارے بھی سنہرے ہیں۔ روضہ مبارک کے احاطہ سے متصل ایک مسجد جامع علویہ کے نام سے ہے جس کا دروازہ حرم کے اندر کی جانب مقفل رہتا ہے وہ دروازہ جمعہ کے دن کھلتا ہے۔ یہودیوں کی روایت کے مطابق جہاں حضرت کا مزار ہے وہ پہلے سے ہی حضرت نوح علیہ السلام اور دیگر انبیا علیہم السلام کا مدفن ہے۔ اور نجف کی وادی میں ایک قبہ کے اندر حضرت صالح اور ہود علیہم السلام کے مزارات زیارت گاہ خاص و عام ہیں۔ فقیر نے حیدر کرار کی جناب میں بطور غزل اپنا حال عرض کیا ہے ؎

کھڑا ہوں مشکل کشا کے در پہ کہ میری مشکل کشائی کیجئے
اسیر ہوں دام نفس بد میں حضور جلدی رہائی کیجئے

(پوری غزل صحائف اشرفی میں ملاحظہ کیجئے)

نجف اشرف سے دو فرسخ کے فاصلہ پر مسجد کوفہ ہے راستہ میں حضرت مولی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے خلیفہ حضرت کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ کے قبہ کی زیارت سے مشرف ہوا شہر کوفہ کو امیر تیمور نے کھدوا کر پھینکوا دیا اور بالکل ویران کر دیا امیر تیمور کا کہنا تھا کہ جہاں خاندان نبوت کا خون بہایا گیا ہے میں ایسے شہر کو آباد دیکھنا نہیں چاہتا۔ کوفہ میں صرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا مکان خلافت باقی ہے اور مسجد کی پشت پر ایک نیل گوں قبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی میت کے

ـسل کی جگہ ہے اس مسجد کے اندر بارہ زیارت گاہیں ہیں۔

اول محراب مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقام مشہد ہے اس محراب کے اوپر لوہے کی جالی لگا دی گئی ہے۔ لوگ جالی کے اندر ہاتھ ڈال کر بوسہ دیتے ہیں۔

اس محراب کے پچھم حضرت نوح علیہ السلام کا مقام عبادت ہے اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے مقام کی زیارت ہے۔ اور اس کے پورب مقام حضرت جبرئیل علیہ السلام ہے۔

اس کے پورب مقام حضرت آدم علیہ السلام کی زیارت ہے اور اس سے پورب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے مقام کی زیارت ہے۔ اور مقام حضرت جبرئیل علیہ السلام سے شمال کی جانب ایک چبوترہ مع محراب بنا ہوا ہے اس پر قد آدم سنگ مرمر کا ایک گول ستون ہے اس پر کندہ ہے مقام محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس ستون سے شمال کی جانب صحن میں ایک گول غار ہے وہاں ایک پتھر پر یہ کندہ ہے۔ مقام سفینۂ نوح علیہ السلام (شاید اس مقام پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی تیار کی گئی ہوگی)

اس غار کے پورب مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اس کے شمال میں مقام حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت ہے۔ اس کے پورب مقام زیارت حضرات حسنین علی جدہما وعلیہما السلام ہے۔ اس مسجد کے صحن میں ایک دروازہ مشرق کے رخ پر ہے اس دروازے کے باہر جنوب کی طرف حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا قبہ ہے اور اس سے شمال کی طرف حضرت ہانی بن عروہ رضی اللہ عنہ کا قبہ ہے۔ اور یہاں سے مشرق کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر دریائے فرات ہے لب دریا کچھ آبادی بھی ہے۔

مصر

یہ ایک عظیم الشان شہر ہے۔ شہر کے اہل پیشہ کے غوغا کی آواز بہت دور تک پہنچتی ہے کوہ بے ستون جس کو فرہاد نے شیریں کے عشق میں کھودا تھا اس کے آلہ کوہ کنی انار کی لکڑی کا تھا

کہا جاتا ہے کہ فرہاد تو پہاڑ کھودتے کھودتے مرگیا مگر اس کے آلہ کوہ کنی کے درخت سے انار کا درخت پیدا ہوا بعض پھل میں انار کے دانے خون آلود ہوتے ہیں اور بعض پھل معمولی انار کی طرح ہوتے ہیں

فقیر اشرفی جامع صحائف اشرفی، حلب، حمص، دمشق، بیت المقدس، وغیرہ کے سفر کے بعد جب بندر بوسعید جس کو اب پورٹ سعید کہتے ہیں پہونچا وہاں سے ریل گاڑی سے دارالسلطنت مصر شہر قاہرہ میں پہونچے تو ڈاکٹر نور محمد پنجابی جو ہمارے فرزند در نجف حاجی بیت الشرف مولانا ابوالمحمود سید احمد اشرف کے مرید ہیں ان سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے موٹر کرایہ کر کے عجائب مقامات مصر اور صحابہ کرام و اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت سے مشرف کرایا۔ بیچ شہر میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر سلاطین مصر کا پرانا قلعہ تھا اس کے وسط میں ایک رفیع الشان جامع مسجد بنی ہوئی ہے۔ مسجد کے ایک گوشہ میں محمد علی پاشاہ کا مزار ہے اس مسجد کے فصیل پر سے سارا شہر نظر آتا ہے۔ اتنا بڑا شہر ہے کہ کنارے تک نگاہ نہیں پہنچتی ہے۔ اس قلعہ کے اندر عالیشان شاہی مکانات ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہیں۔ مشرق کی جانب اسی قلعہ میں وہ کنواں ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام قید تھے۔ اس میں اتنی وسعت ہے کہ سو آدمی رہ سکتے ہیں۔ اس کنواں کی صورت یہ ہے کہ اس کی گولائی میں مدوّر زینہ پانی تک بنا ہوا ہے اس کے وسط میں ایک گول دالان ہے جس میں حضرت یوسف علیہ السلام قید کئے گئے تھے۔ اس دالان میں ایک قبر بھی ہے کہتے ہیں کہ یہ مزار حضرت یوسف علیہ السلام کے ہمراہی کا ہے۔ پہاڑ پر یہ کنواں اتنا گہرا ہے کہ اگر اوپر سے پانی کی طرف جھک کر دیکھا جائے تو ایک سفید نگینہ کی طرح چمکتا نظر آتا ہے۔ کنواں کے پانی تک ان زینوں سے پہونچنا کمزور آدمی کا کام نہیں۔

وسط شہر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی ایک وسیع جامع مسجد ہے مگر غیر آباد ہے۔ اس مسجد کے گوشہ میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ دریائے نیل کے قریب سیدنا عبدالرحمٰن یعنی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ اور آپ کے صاحبزادے سیدنا یحییٰ رضی اللہ عنہ کا مزار ہے۔ اور محلہ سیدنا حسین علی جدہ و علیہ السلام میں ایک عالیشان عمارت کے اندر

مدفن سر امام علی جدہ و علیہ السلام کی زیارت ہے۔

فقیر نے جب شرف زیارت حاصل کیا تو دیکھا کربلائے معلّٰی کی طرح رات دن زائرین طواف کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ کتب سیَر و تواریخ سے ثابت نہیں ہے مگر عوام میں یہ روایت مشہور ہے کہ خلفاء بنی عباس میں سے ایک خلیفہ نے جب یزید کے خزانہ پر قبضہ کیا تو وہاں یہ سر مقدس اس کو ملا۔ شاہ مصر کے جانب سے اس آستانہ پر رات دن لنگر جاری رہتا ہے۔

ایک محلہ بنام ستی زینب مشہور ہے۔ وہاں حضرت بی بی زینب کے مزار کی عمارت سنگ مرمر کی ہے اور استنبولی قالین کے فرش اور شیشہ کے آلات سے آراستہ و پیراستہ ہے (یہ بی بی شاید ائمہ عشرہ میں سے کسی امام کی صاحبزادی ہوں گی کیونکہ بی بی زینب خواہر امام حسین علی جدہ و علیہ السلام کے مزار کی زیارت دمشق سے چار کوس کے فاصلہ پر قریۂ زینب میں حاصل کی تھی)

شہر مصر میں اکثر امام زادوں اور امام زادیوں کے مزارات ہیں۔ چنانچہ محلہ کرکول میں حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے مزار سے مشہور ہے۔ حالانکہ آپ کا مزار مدینہ منورہ میں قبہ اہلبیت میں ہے ممکن ہے آپ کے کسی صاحبزادے کا مزار ہو۔ اسی مزار کے پاس سیدنا زید شہید کا مزار بھی ہے۔ اور حضرت بی بی سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار کی عمارت مصر میں بھی ہے اور فقیر نے دمشق کے تہہ خانۂ قبرستان میں حضرت کلثوم خواہر امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس زیارت کی ہے۔

مصر میں حضرت سیدتنا رقیہ بنت علی رضی اللہ عنہ کے مزار اور سیدنا محمد مرتضیٰ ابن علی جعفر بن سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار اور حضرت سیدتنا عاتقہ بنت عبدالمطلب عمّہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار اور سیدتنا نفیسہ بنت سید حسن الانوار ابن سیدنا زید ابن سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہم کے مزار کی زیارت کی۔ یہاں ایک اندھا یہودی آیا تھا اس کی آنکھ روشن ہوگئی اور وہ مسلمان ہوگیا۔ یہ مقام فیض ہے اکثر اندھے یہاں آکر اچھے ہوجاتے ہیں۔

حضرت امام لیث بن سعد یافعی اور ان کے فرزند سیدنا شعیب رضی اللہ عنہ اور حضرت

امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مزارات کی زیارت کی۔ حضرت امام شافعی کے قبہ میں ملکہ شمس بنت سلطان العادل اور محمد الکامل خلف سلطان العادل اور سلطان عبد الحکیم کے مزارات ہیں۔ اور اسی قبہ کے قریب اولاد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہم کا قبہ ہے اور حضرت بی بی عائشہ بنت حضرت امام جعفر صادق و علی جدہما علیہما السلام کا مزار ہے۔

ایک پہاڑ میں تقریباً چار سو گز اندر ایک تہ خانہ ہے جس میں حضرت کنکوس سلطان ترکی عرف عبد اللہ مغاورے کا مزار ہے۔ اس شہر میں ایک مدرسہ جامع ازہر کے نام سے مشہور ہے۔ جس میں دس ہزار (10000) طلبا کو تعلیم دی جاتی ہے۔ علوم دینیہ خصوصاً علم قرأت کی ایسی تعلیم دیجاتی ہے جس کی نظیر روئے زمین پر نہیں ہے۔ سات سو سے زائد علماء مختلف علوم و فنون کا درس دیتے ہیں۔ اس مدرسہ کا قدیم کتب خانہ ہر علم کی کتابوں سے بھرا ہوا ہے۔ دینی تعلیم میں یہ مدرسہ دنیا میں اپنی نظیر نہیں رکھتا ہے۔

شہر کے کنارے دریائے نیل رواں ہے دریا پر پل بندھا ہوا ہے دریا کے پار دامن کوہ میں سات اہرام مصری تھے ان میں سے دو اہرام کو انگریزوں نے کھدوایا اس کے اندر سیکڑوں سنگ سماق کے تابوت میں نعشیں نکلیں وہ نعشیں تابوت کے ساتھ عجائب خانہ میں لاکر رکھی گئی ہیں۔ انہیں میں سے ایک عورت کی نعش جے پور کے عجائب گھر میں آئی ہے۔ فقیر عجائب خانہ مصر میں اس فرعون کی نعش تک نہیں پہونچا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔

یہ شہر نہایت وسیع اور خوش قطع آباد ہے۔ بارہ ہزار یومیہ کا صرف سگریٹ یہاں بکتا ہے اور بارہ ہزار روپیہ ٹرام کا کرایہ آتا ہے۔ یہاں سے تین گھنٹے کے راستے پر ریل کے ذریعہ شہداء بہنسا کی زیارت گاہ ہے۔ اس مقام پر حاضر ہو کر اکثر اولیاء کرام نے فیض حاصل کیا ہے۔ شہر سے دو شاخیں ریل کی گئیں ہیں ایک مقام نہر سوئز کو گئی ہے اور دوسری پورٹ سعید کو گئی ہے۔ یہاں اکثر مشائخ صاحب خانقاہ سلسلہ شاذلیہ اور سلسلہ رفاعیہ اور سلسلہ سمانیہ

پائے گئے ہیں۔

اسکندریہ جہاں آئینہ سکندری ہے اس کا واقعہ یہ ہے کہ سکندر نے تیس گز کا آئینہ بنایا تھا اور ایک بلند مینار پر اس کو لگایا تھا قوم فرنگی راتوں کو اور دن میں کشتی پر سوار ہو کر دریائے نیل کے راستے سے شہر میں آکر ڈاکہ مارتے تھے۔ اس آئینہ کے لگانے سے ان کی کشتیوں کا عکس اس آئینہ میں نمودار ہوتا تھا اور اہل شہر اسلحے لے کر پہلے سے جنگ کے لئے تیار ہو جاتے تھے اور فرنگیوں کو مار بھگاتے تھے۔

حجاز

طائف یہاں کی آب و ہوا نہایت خوشگوار ہے شہر کے باہر ہر جانب کثیر باغات ہیں اور ایک باغ سے دوسرے باغ میں چشمہ جاری ہے۔ اس وقت یہاں سات نہریں جاری ہیں جن کا پانی سب باغوں میں پہنچتا ہے۔ اور اہل شہر اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بازار و قصبات کی طرح مختصر ہے۔ انگور و انار نیز ہر فصل میں میوہ جات کثرت سے ملتے ہیں۔ اول حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مزار ایک مسجد کے گوشۂ شمال میں واقع ہے اور اس قبہ کے اندر حضرت طیب اور حضرت قاسم رضی اللہ عنہما فرزندان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار سمت شمال واقع ہے۔ اور اسی قبہ کے اندر حضرت امام محمد حنیف ابن حضرت علی رضی اللہ عنہما اور حضرت عبدالرحمن اور حضرت عیسیٰ ابن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں اور زبیدہ خاتون کے بھائی کی قبر اور اس کے برابر میں شریف عون کی قبر ہے جو مسموم (زہر سے) شہید ہوئے ہیں۔ اور سید رشید پاشا کی قبر اور ایک قبر کسی درویش عالم طریقہ نقشبندیہ کی ہے ان کا نام مولانا سید ملک بخاری نقشبندی ہے قبہ مبارک طول و عرض دس گز ہے۔

دوسری زیارت حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کے مزار کی ہوئی جو طائف سے چھ میل کے فاصلہ پر موضع وحط جو دامن کوہ میں ہے اسی موضع کے کنارے مزار ہے۔ یہ صحابی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے عاشقوں میں تھے۔ اس زیارت کے بعد دامن جبلِ کورع میں مسجد زبیر کی زیارت کی۔ اس کے جنوب گوشہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی مبارک کا نشان ہے اس پہاڑ کے نیچے ایک پتھر معلق ہے جس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس کا نشان ہے۔ اس مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے کفار بنی ثقیف کے کئی سو آدمی پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے اور ایک بھاری پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر لڑھکایا جب وہ پتھر سر مبارک کے قریب پہونچا معلق ٹھہر گیا۔ ابتک وہ پتھر مثل سائبان بے ستون کے کھڑا ہے۔ جہاں تک سر مبارک سے مَس ہوا تھا وہ موم کی طرح نرم ہوگیا۔ اور سر مبارک کا نشان ابتک قائم ہے۔ فقیر اشرفی نے اس نشان مبارک سے اپنے سر کو مَس کیا۔ الحمد للہ علیٰ ھٰذہ النعمۃ الشریفۃ۔

اس کے بعد حضرت عدّاس رضی اللہ عنہ کے مسجد کی زیارت جس کے سامنے ایک چشمہ جاری ہے جو باغ کے اندر ہے یہ وہ صحابی رسول ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے غلبہ کے وقت اپنے باغ میں امن دی۔ یہ حضرت عدّاس ایک نصرانی کے غلام تھے جس کا نام ربیعہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پیاس سے نہایت پریشان ہیں انار اور انگور کا عرق نچوڑ کر پلایا۔ حضور نے فرمایا اے عداس تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ نینوا بستی کا رہنے والا ہوں حضور نے ارشاد فرمایا۔ وہ بستی حضرت یونس علیہ السلام کی پیدائش کی جگہ ہے۔ عداس کہنے لگے یہ حال حضور کو کیسے معلوم ہوا آپ نے فرمایا وہ بھی نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔

عداس نے کہا سوائے نبی کے کوئی نہیں جان سکتا ہے بیشک آپ نبی ہیں۔ اور وہ آپ پر ایمان لے آئے۔ اس کے بعد بیر تفلہ کی زیارت کی۔ یہ مقام طائف سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں ایک مسجد بنی ہے۔ اس کنواں کا پانی پہلے کھارا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن مبارک اس کنواں میں ڈال دیا پانی شیریں ہوگیا۔ جو ابتک شیریں ہے۔

اس کنویں کے گرد مختصر آبادی ہوگئی ہے۔

بیرون شہر طائف پہاڑ جبل الشاشہ کے نام سے مشہور ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اس پہاڑ کے اوپر چڑھ گئے تو عمامہ مبارک کھل گیا۔ دور سے کفار طائف دیکھ کر اس پہاڑ پر چڑھنے لگے کہ حضور پہاڑ پر ہیں۔ وہ جوں جوں اوپر چڑھتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ تشریف فرما تھے آپ کے معجزہ سے وہ پہاڑ وہاں اسی طرح دھیرے دھیرے شق ہوتا جاتا تھا جب کفار آپ کے قریب اوپر پہونچے تو آپ اسی شق شدہ پہاڑ سے نیچے اتر آئے چونکہ آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں تھے اس لئے آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہونچا سکتا تھا۔

مسجد ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قریب حضرت سعید بن عاص، حضرت عرفطہ حضرت عبداللہ ابن امیہ ابن مغیرہ اور حضرت عبداللہ ابن حارث ابن ربیعہ اور حضرت سائب حضرت ثابت ابن الجزع، حضرت جلیہ ابن عبداللہ، حضرت حارث ابن سہیل ابن صعصیہ اور حضرت ابن زید حضرت منذر ابن عبداللہ، حضرت قیم ابن ثابت ابن ثعلبہ حضرت ابن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مزارات کی زیارت کی۔ اور شہر طائف کے باہر حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت کی جنہوں نے حضرت امام المفسرین عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن مجید پڑھایا تھا۔ تاریخ طائف میں ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو وہ تصرف عطا فرمایا تھا کہ آپ کے مزار پر اکثر بیماریوں کو چارپائی پر اٹھا کر لاتے اور آپ کے تصرف سے وہ ایسے اچھے ہوجاتے کہ وہ اپنے پاؤں سے واپس چل کر جاتے۔

مکہ معظمہ زاداللہ شرفاً وتعظیماً کعبہ شریف کے حرم محترم میں مختلف اطراف میں اذان کیلئے سات مینار بنے ہوئے ہیں۔ بیچ میں خانہ کعبہ معظمہ ہے۔ گرد صحن دو دو تین درجے کے دالان بنے ہوئے ہیں۔ چودہ قندیل ہر محراب میں ایک ایک قندیل روشن ہوتی ہے۔ حطیم کے اندر میزاب رحمت کے نیچے حضرت ہاجرہ اُمّ اسمٰعیل علیہما السلام کا مزار ہے۔ اور رسالہ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے مضمون کے مطابق گوشہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ڈھائی سو (٢٥٠) انبیاء بنی اسرائیل

علیہم السلام کی قبریں ہیں۔ مصلّائے حنفی کے سامنے دالان حرم میں ایک سرخ ستون ہے کہتے ہیں
کہ اس ستون سے مل کر بارہ سال تک کامل حضرت غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ
عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے یہیں مسجد بنائی تھی جو طوفان نوح السلام میں
بے نشان ہو گئی تھی حجر اسود جو بہشت کا پتھر کعبہ کے گوشہ میں لگا ہوا تھا اس کو جبل ابوقبیس
میں اٹھا کر امانتاً رکھ دیا گیا تھا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسجد آدم یعنی کعبہ مکرمہ کی تعمیر کا حکم
بارگاہ الٰہی سے ملا آپ نے عرض کیا۔ خداوندا مسجد آدم علیہ السلام طوفان نوح علیہ السلام میں
بے نشان ہو گئی ہے میں کہاں پر کعبہ کی تعمیر کروں غیب سے ایک ابر کا ٹکڑا نمودار ہو کر سایہ فگن
ہوا حکم ہوا کہ جہاں تک اس کا سایہ ہے وہیں تک عمارت کعبہ بناؤ۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام معماری کا کام کرتے تھے دیوار چنتے تھے اور ان کے صاحبزادے
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر اور مصالحہ پہونچاتے۔ ایک پتھر کعبۃ اللہ کے دروازہ کے سامنے
مقام ابراہیم میں رکھا ہوا ہے۔ جس پر آپ کے قدم مبارک کا نشان ہے۔ اسی پتھر پر کھڑے ہو کر
دیوار کعبہ کے پتھر چنتے جاتے۔ جب بلندی کا کام ہوتا تو وہ پتھر خود بخود بلند ہو جاتا۔ اور پستی
کے کام میں وہی پتھر نیچے ہو جاتا۔ جبل ابوقبیس پر مسجد کے اندر جہاں سے حجر اسود نکالا گیا۔ اس کا
نشان ابتک موجود ہے۔ جبل ابوقبیس کے آدھے راستہ میں ایک مسجد عبادتگاہ حضرت غوث اعظم
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ابتک موجود ہے۔

حدود کعبۃ اللہ میں داخل ہونے کے چالیس دروازے ہیں صحن کعبہ میں یہ وسعت
ہے کہ لاکھوں آدمی وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ایک دروازہ باب الصفا ہے وہاں سے نکل
کر صفا پہاڑ کے نیچے سعی کی نیت کر کے مروہ پہاڑ تک سات مرتبہ کلمات طیبات پڑھتے ہوئے
جاتے ہیں اور درمیان میلین اخضرین دوڑ کر چلتے ہیں۔ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان
تقریباً چار سو قدم کا فاصلہ ہوگا۔

صلی اللہ علیہ وسلم حیرت سے دیوار میں کہنی ٹیک کر کھڑے ہوگئے بحکم خدا سے دوسری مقابل کی دیوار میں پتھر سے ایک زبان نکلی اور بزبان فصیح عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم شریف میں سب لوگ آپ کا انتظار کر رہے ہیں تشریف لیجائیے یہ شیطان ہے دھوکا دیتا ہے۔

ابتک کہنی مبارک کا نشان دیوار میں موجود ہے اور سامنے کی دیوار میں جو پتھر نے کلام کیا تھا اس میں لگائے کی زبان سی ابتک موجود ہے۔

اور جبل بوقبیس پر مقام معجزہ شق القمر کی زیارت ہوتی ہے اور جبل نور پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت گاہ کی زیارت ہے اور جبل ثور پر اس غار کی زیارت ہوتی ہے۔ جہاں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہجرت کے وقت تشریف فرما تھے۔ بیرون شہر مکہ معظمہ قبرستان جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا اور بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے قبے ہیں۔ اور حضرت عبدالمطلب اور ابوطالب اور حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے قبے ہیں اور بہت سے مقابر متبرکہ ہیں۔ اور منیٰ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کا مقام ہے یہ پتھریلی زمین ہے۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی والدہ بی بی ہاجرہ اس مقام سے قریب ایک پہاڑ کے درہ میں بیٹھی ہوئی دعا مانگ رہی تھیں کہ اے خدا میرے بیٹے اسمٰعیل کو ثابت قدم رکھنا نہایت خوشی سے تیری راہ میں قربان ہوجائیں اور یہ قربانی تیری بارگاہ میں قبول ہوجائے اس مقام کی بھی زیارت ہوتی ہے۔ اور منیٰ میں مسجد کوثر ہے جہاں سورۂ اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَر نازل ہوئی ہے۔ یہاں حجاج کرام حاضر ہوکر دوگانہ نفل ادا کرتے ہیں اور منیٰ سے متصل دامن کوہ میں واقع ایک زیارت گاہ ہے جہاں سورۂ وَالْمُرْسَلٰت نازل ہوئی وہاں ایک چھوٹی سی مسجد ہے۔ اور مقام منیٰ میں ایک مسجد عظیم الشان مسجد خیف ہے جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے۔ حجاج کرام عرفات جاتے ہوئے منیٰ میں قیام کے وقت اور واپسی میں

حق تعالیٰ نے حجر اسود میں سلب گناہ کی قوت بخشی ہے جو کوئی اس کے سامنے سے گذر جاتا ہے۔ ایسا ہو جاتا ہے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ اس مقدس مکان کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہوا امن میں ہو گیا۔ صحیح خبر سے ثابت ہے کہ جو کوئی سات مرتبہ طواف بیت اللہ کرتا ہے اس کو دو رکعت نفل کا ثواب ملتا ہے مگر یہ دو رکعت نفل ایسی ہے کہ طواف کرنے والے کے نامۂ اعمال میں دو لاکھ رکعت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جو کوئی ایک روپیہ خیرات کرے وہ لاکھ روپئے کا ثواب پائے جو کوئی ایک نیکی کرے لاکھ نیکی اس کے نامۂ اعمال میں درج ہوں۔ اور اسی طرح جو کوئی ایک گناہ کرے اس کے نامۂ اعمال میں لاکھ گناہ لکھا جاتا ہے۔

بابِ کعبہ کے سامنے چاہ زم زم ہے اس کا پانی اگر بھوک کی حالت میں پیوے تو بھوک جاتی رہتی ہے اور پیاس کی حالت میں پیوے تو پیاس بجھ جاتی ہے اور جس حاجت اور جس مراد کی غرض سے چاہ زمزم پر کھڑا ہو کر پیوے اور کعبہ شریف پر نظر رکھے اللہ تعالیٰ وہ مراد پوری کرتا۔ شہر کے اندر مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مولد مرتضیٰ علی رضی اللہ عنہ اور مولد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور جناب سیدہ کی چکی کی زیارت ہوتی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے لیکن آپ کی والدہ ماجدہ نے خانۂ کعبہ سے ان کو اٹھا کر جس جگہ لا کر رکھا اور آپ کی ناف کاٹی اور غسل دیا وہ جگہ مولد علی رضی اللہ عنہ کہلاتی ہے اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکان جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے وہاں زیارت کیلئے جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تشریف فرما تھے اور ابھی اٹھ کہیں چلے گئے ہیں۔

ایک گلی میں آپ کے معجزہ کا نشان یوں ظاہر ہے کہ آپ اپنے دولت خانہ فیض کاشانہ سے حرم شریف میں نماز ادا کرنے تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ابلیس لعین ملا اس نے کہا آپ حرم میں نماز پڑھنے جا رہے ہیں اور سب لوگ انتظار کرتے کرتے نماز پڑھ کر چلے گئے۔ حضور اکرم

منیٰ میں تین دن ٹھہرتے اور قربانیاں کرتے ہیں اور اسی مسجد میں پانچوں وقت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ آٹھویں ذی الحجہ کو تمام حجاج منیٰ میں آکر ٹھہرتے ہیں۔ نویں ذی الحجہ کو بعد نماز فجر وادی عرفات کو روانہ ہوتے ہیں، جہاں بہشت سے نکلنے کے بعد حضرت بابا آدم اور اماں حوا علیہما السلام کی ملاقات ہوئی اس میدان عرفات میں مسجد آدم علیہ السلام جو مسجد نمرہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں ایک اذان دو اقامت کے ساتھ جمع تقدیم ظہر اور عصر ایک ساتھ یکے بعد دیگرے باجماعت پڑھی جاتی ہے اس کے بعد قاضی خطیب منبر پر کھڑے ہوکر خطبہ حمد الٰہی و نعت رسول کے بعد فضائل و مسائل حج بیان کرتے ہیں۔ خطبہ کے بعد قاضی اونٹنی پر سوار ہوکر جبل عرفات تک جاکر ایک مسطح مقام پر حزب الاعظم کی ساتویں منزل پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد قاضی لبیک کہتے ہیں اور ایک شخص اونٹنی کے سامنے جھنڈی ہلا دیتا ہے۔ تمام حجاج لبیک کہتے ہیں اور اپنا اپنا رومال ہلا دیتے ہیں اس میدان عرفات میں جو کوئی ۹ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے پہونچ جاتا ہے حاجی ہوجاتا ہے غروب آفتاب کے بعد قاضی پہاڑ سے اترتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

فَتَرَقُوْا یَا جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ

اسی وقت حاجیوں کا قافلہ مشعر الحرام میں جس کو مزدلفہ کہتے ہیں جو منیٰ اور عرفات کے درمیان ہے پہونچ کر جمع تاخیر یعنی نماز مغرب و عشاء ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ یکے بعد دیگرے باجماعت ادا کرتے ہیں صبح کو بعد نماز فجر خطیب پشت مسجد الحرام رو بقبلہ ہوکر منبر پر خطبہ دیتے ہیں حمد و نعت کے بعد مسائل حج بیان کرتے ہیں اس بعد کہتے ہیں۔

فَتَرَقُوْا یَا جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ

اونٹ پر سوار تیار رہتے ہیں اسی وقت روانہ ہوجاتے ہیں رات کو تمام حجاج اونچاس[۴۹] کنکریاں اپنی اپنی چادر احرام کے گوشہ میں باندھ لیتے ہیں جو مقام منیٰ میں پہونچکر تین دن دسویں، گیارہویں، بارہویں تک جمرۃ الاولیٰ، جمرۃ الوسطیٰ، جمرۃ الاخریٰ

ہے جیسے دولہا آرام فرماتا ہو اور اس قدر روحی فیض ہے جیسے باران رحمت کا نزول ہوتا ہے
اور اس مقام سے شمال کی جانب کچھ دور آگے بڑھ کر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان
مبارک کے شہادت کا مقام ہے اور نصف میل کے قریب شمال کی جانب پہاڑ کے اوپر جہاں
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں جاکر جلوس فرمایا تھا اس مقام کی زیارت ہے اور
اسی صحراء میں شہداء احد کے مزارات ہیں۔ اور اس مقام سے مغرب کی جانب سیدنا علی عریفی ابن
سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما کا مزار ہے۔

مدینہ منورہ سے شمال اور مشرق گوشہ میں مسجد عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہے اور بئیر رومہ
ہے جس کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی سے خرید کر اہل اسلام کیلئے وقف کر دیا
تھا۔ اور اس خدمت کے صلہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح جنت کی خوشخبری سنائی
کہ تم نے اس کنواں کو نہیں خریدا بلکہ جنت مول لیا ہے اور اس مقام سے تھوڑے فاصلے پر جنوب
کی جانب مسجد قبلتین ہے۔ اور مدینہ منورہ کے دکھن کی جانب مسجد قبا ہے جہاں اول رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ اس مسجد سے حضور کو کعبۃ اللہ بے حجاب نظر آتی تھا اس مسجد
میں جو کوئی دو رکعت نفل ادا کرے اسے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اسی مسجد سے متصل حضرت سیدتنا
فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی جگہ اور قیام حسنین رضی اللہ عنہما کا مقام ہے۔ اور بیر تفلہ جس میں
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ڈال دیا تو کھارا پانی میٹھا ہو گیا۔ اور مسجد بنی نجار
جس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ اور مسجد نبوی کی پشت پر حضرات عشرہ مبشرہ
رضی اللہ عنہم کی نشست گاہ ہے۔ جس کو دار الشوریٰ کہتے ہیں۔ اور مسجد عالی سے مشرق اور جنوب
کی جانب مسجد نبوی کی پشت میں حضرت عثمان ذو النورین کی مشہد ہے اور شہر کے اندر دیوار
فصیل کے متصل باب البقیع کے قریب سیدنا اسمٰعیل عارج ابن سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہما
کا قبہ ہے جو حضرت محبوب یزدانی سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے مورث اعلیٰ ہیں۔
باب البقیع کے باہر شہر پناہ سے باہر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ

بنت عبدالمطلب کا مزار ہے۔ جنت البقیع میں اکثر صحابہ واہل بیت کے مزارات ہیں اور جنت البقیع کے کنارہ پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قبہ ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی قبر کے درمیان جو قبرستان کا احاطہ ہے وہی جنت البقیع مانا جاتا ہے اسی احاطہ کے اندر قبہ اہلبیت میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ اس قبہ کے اندر سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا مزار بھی ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کا مدفن بھی ہے۔ قبۂ اہلبیت کے پائیں ایک بادشاہ کا مزار ہے۔ اس قبر کے ایک پتھر پر یہ کندہ ہے۔

ویقولون خمسة سادسهم كلبهم

اس قبہ کے دکھن جانب قبہ بیت الحزن ہے جہاں جناب سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحلت کے بعد آپ کی مفارقت میں جاکر رویا کرتی تھیں اسی احاطہ کے اندر قبۂ اولاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قبۂ بنات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور اسی میں قبۂ ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قبۂ عقیل برادر علی رضی اللہ عنہما ہے۔ اور حضرت امام نافع شیخ القراء اور امام مالک اور بارہ صحابی اور شہداء بقیع رضی اللہ عنہم کے مزارات ہیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار کے متصل حضرت قطب الدین شیخ یحییٰ مدنی شیخ طریقت چشتیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے۔ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مزار کے مشرق ایک شاہراہ کے بعد نخلستان ہے۔ اس میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا مزار ہے

مدائن صالح

مدینہ منورہ سے چل کر ریل کے راستہ میں ایک اسٹیشن مدائن صالح ملتا ہے جہاں کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا تھا۔ ان لوگوں نے مکان پہاڑوں میں

کھود کھود کر بنائے تھے جب اس قوم پر ناقۃ اللہ کے قتل کے سبب خدا کا قہر نازل ہوا اور ملائکہ نے اونچی چوٹی کے پہاڑوں کو کفار پر گرایا تو نہ ان کا مکان باقی رہا نہ مکین رہے۔ ابتک کچھ نہ کچھ علامتیں اس مقام پر نظر آتی ہیں۔ ریل مقامات تبوک و باغِ فدک ہوتی ہوئی معان جنکشن کو جاتی ہے۔ ایک ریل دمشق تک اور دوسری بندر حیفا تک جاتی ہے۔ گاذرون اس مقام پر کثیر اولیاء کرام دفن ہیں۔ یہاں کے عجائبات سے یہ ہے کہ حضرت خواجہ ابو اسحاق گاذرونی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حجرۂ تاریک میں جو چراغ روشن کیا تھا تا حیات آپ کے روشن رہا اور بعد رحلت اس حجرہ میں آپ کا مزار ہوا۔

اس چراغ کو حضرت محبوب یزدانی مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی جب مزار کی زیارت کو تشریف لے گئے تو بچشم خود روشن دیکھا اور فرماتے تھے یہ چراغ تا قیامت روشن رہے گا۔

تیسرا سفر حج و زیارت مقامات مقدسہ

تیسرا سفر حج آپ نے ۱۳۲۹ھ میں کیا اور زیارت حرمین شریفین کے بعد پھر آپ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔ چنانچہ آپ صحائف صفحہ ۱۶۱ میں فرماتے ہیں

فقیر غلام بارگاہ اشرفی ابو احمد المدعو محمد علی حسین سنہ ۱۳۳۰ھ میں جب جامع دمشق میں حاضر ہوا۔ تو محراب حنفی کے متصل ایک ضریح سیدنا یحیٰی علیہ السلام کے مزار کا دیکھا اور دیگر مزارات انبیاء علیہم السلام اب مخفی ہیں اس مسجد کے شمالی دروازے پر سلطان صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ فاتح بیت المقدس کا مقبرہ مع ان کے وزیر کے زیارت گاہ انام ہے۔ سلطان روم کی جانب سے ہمیشہ لنگر جاری رہتا ہے۔

پہاڑ کے اوپر حضرت ذوالکفل علیہ السلام کے مزار کا قبہ ہے حضرت ذوالکفل علیہ السلام

کے مزار میں اختلاف ہے ۔چنانچہ فقیر نے جب عراق کا سفر کیا تھا تو کربلائے معلّیٰ اور نجف اشرف کے درمیان ایک موضع جو کفل کے نام سے موسوم ہے وہاں آپ کا قبۂ مزار مبارک ہے ۔ وہاں کثرت سے یہود آباد ہیں ۔ العلم عند اللہ ۔

دمشق میں دامن کوہ میں محلہ صالحیہ کے اندر حضرت شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہٗ کا مزار واقع ہے ۔یہاں بھی سلطان کی جانب سے لنگر جاری رہتا ہے ۔ایک محلہ کردیہ میں حضرت سید ایوب کردی کا قبہ ہے جو سات سو برس کے شہید ہیں ۔ بایاں قدم آپ کا قبر کے باہر نکلا ہوا نظر آتا ہے ۔یہ قبر زمین کے اوپر سے نعش مبارک کے گرد ایک گز اونچی دیوار ہے اس مزار میں تختہ نہیں ہے دھنکی ہوئی روئی اوپر تک بھری ہے ۔فقیر نے بچشم خود دیکھا ہے ۔پائے مبارک مع انگشتاں ظاہر ہے جیسے کسی لاغر کا پاؤں ہوتا ہے ۔اس مزار کے گرد اکثر اہل حاجت کی عرضیاں مختلف زبانوں میں لکھی ہوئی لٹکی ہیں ۔

حق ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ

آپ کے مزار کے قریب آپ کے بھائی حضرت سید صالح کردی کا مزار ہے اسی طرح بلا تختہ روئی کے پردہ میں ہے ۔ان کے اعضا ظاہر نہیں ہوتے ۔اسی پہاڑ پر چہل ابدال کا مقام ہے اور محلہ میدان میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا جن کے حق میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔

صُهَيْبٌ مِّنَّا وَاِنْ كَانَ رُوْمِيًّا وَبِلَالٌ مِّنَّا وَاِنْ كَانَ حَبْشِيًّا

دمشق کے قدیم قبرستان میں حضرت حبشی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ ابن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں ۔اور اسی قبرستان کے احاطہ میں بہتّر ۷۲ سر شہدائے کربلا کا مدفن ہے ۔اسی احاطہ میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن امام زین العابدین رضی اللہ عنہما اور حضرت بی بی کلثوم خواہر امام حسین علیٰ جدّہٖ وعلیہ السلام اور حضرت بی بی سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزارات ہیں اور سلاطین بنی اُمیّہ کا مدفن بھی ہے ۔اور حضرت ام المومنین

ام حبیبہ وام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مزارات بھی اسی قبرستان میں ہے۔

دمشق سے چار کوس کے فاصلے پر قریۂ زینب ہے۔ وہاں حضرت بی بی زینب رضی اللہ عنہا کا روضۂ مبارک اور مسجد وحمام ہے۔ فقیر جب وہاں حاضر ہوا عجیب برکات وفیضان سے مشرف ہوا۔ شہر دمشق کو دنیا میں جنت کا نمونہ کہنا چاہئے۔ سات چشمے پانی کے پہاڑ سے جاری ہیں سکنائے شہر سے کسی کا گھر ایسا نہیں ہے جس کے اندر نہر نہ ہو۔ شہر کی صفائی ایسی کہ دنیا میں اور کہیں کم ہو گی۔ جس طرف نکلئے ایک نیا بازار اور نئی قسم کی عمارت نظر آتی ہے۔

اس شہر میں حضرت مولانا بدرالدین محدث جن کو حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالمواجہ حاصل ہوئی ہے تشریف فرما ہیں۔ جب فقیر آپ کی زیارت سے مشرف ہوا کمال اخلاق سے ملے اور دعوت ما حضر چائے بسکٹ دیگر تکلفات کے ساتھ پیش کئے۔ آپ کے سامنے جنگ طرابلس کا قصہ بیان ہو رہا تھا کہ ایک شخص بول اٹھا میں جنگ طرابلس میں جاکر شریک ہونا چاہتا ہوں فرمایا کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور کا زمانہ قریب ہے۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے پوچھا کب تک ظہور ہو گا؟ آپ نے فرمایا اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ۔ آپ کی خدمت میں دیار عرب وشام کے طلبا تکمیل حدیث کیلئے کثرت سے رہتے ہیں۔ جامع مسجد بنی امیہ میں ہر جمعہ کو آپ حدیث بیان فرماتے ہیں صحاح ستّہ کے حافظ تھے وعظ میں یہ خوبی کہ ائمۂ اربعہ کے مسائل مع دلائل بیان فرماتے تھے ہر مذہب اربعہ والے استفادہ کرتے تھے۔ اس شہر کے اندر تین سو جامع مسجد ہیں۔ اور سب میں بڑی مسجد جامع بنی امیہ ہے جس کو جامع یحییٰ بھی کہتے ہیں۔ آپ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین میں سے ایک نبی تھے جن کو یوحنا کہتے ہیں یہود نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا۔ آپ کا سر دمشق میں جس کا مدفن اندرون جامع مسجد مصلّٰی حنفی کے متصل ہے۔ اور آپ کا ہاتھ جامع مسجد بیروت میں مدفون ہے۔ اور دھڑ آپ کا بیروت کے کسی گاؤں میں ہے اس کا نام صدا ہے وہاں فقیر نہیں پہونچا

صحن مسجد سے مشرق کی جانب خزانہ یزید پلید کا مکان تھا۔ اور اس کے متصل جنوب

کی سمت یزید کا دربار تھا۔ اور اسی مکان میں شمال کی جانب ایک کوٹھری ہے جس کا طول وعرض تین گز سے زیادہ نہ ہوگا۔ اسی میں اسیران اہلبیت کو مقید کیا تھا۔ زمین سے آدھ گز اونچا خوبصورت مینار بنا ہوا ہے اس پر زردوزی کا غلاف پڑا ہوا رہتا ہے وہاں کے خدام سے معلوم ہوا کہ یزید نے اسی مقام مینار پر امام علیٰ جدّہ وعلیہ السلام کا سر مبارک یزید کے دربار میں سونے کے طشت میں رکھا گیا تھا اس لئے یہ مینار بنا دیا گیا ہے کہ کوئی اس مقام پر قدم نہ رکھے۔ بنی عباس کے دور میں کسی بادشاہ نے وہ سر مقدس یزید کے خزانہ سے اٹھا کر دار السلطنت مصر یعنی قاہرہ شہر میں لے جاکر دفن کیا۔ اور وہاں ایک عالیشان عمارت تعمیر کی اسی لئے شہر دمشق اور مصر دونوں مقام پر امام علیٰ جدّہ وعلیہ السلام کے سر مبارک کے مدفن کی زیارت ہوتی ہے۔ اس مکان میں ایک طاق بنا ہوا ہے جس پر زردوزی کا پردہ پڑا ہوا رہتا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک شب امام رضی اللہ عنہ کا سر مبارک اس طاق پر رکھا گیا تھا۔ اس لئے یہ بھی زیارت گاہ خاص وعام ہے اس مسجد کے جنوب ومشرق گوشہ پر ایک بلند مینار ہے جس کو مینار بیضہ کہتے ہیں صحیح خبروں سے معلوم ہوا کہ امام آخر الزماں مہدی علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ میں اسی مینار پر عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ مسجد کے اندر جابجا پہاڑ سے چشمہ نکالا گیا ہے کہیں کہیں حوض بھی ہے مسجد کے صحن میں بھی چشمہ جاری ہے۔ یہ مسجد اتنی وسیع ہے کہ صحن اور اندر مسجد ملاکر تقریباً پچاس ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔

بیرون شہر قبرستان جاتے ہوئے کسی شخص کے مکان کی دیوار کے نیچے کچھ اینٹ اور پتھر کا ڈھیر ہے جو کوئی ادھر سے جاتا ہے اس ڈھیر پر پتھر مارتا ہے دریافت سے معلوم ہوا کہ اس مقام پر یزید پلید کی قبر ہے جو آنے جانے والے ہمیشہ اس کو سنگسار کرتے ہیں۔ ہمارے ایک مرید نے پتھر نہیں مارا تو ایک شامی عرب نے اس خیال سے کہ شاید یہ خارجی ہے گھور کر غصہ سے دیکھا۔ فی الفور ہمارے مرید نے پانچ پتھر مارے اور اس فقیر نے بھی چند پتھر سے قبر کو سنگسار کیا۔

فقیر جب حامہ اور حلب سے واپس ہوکر شہر بیروت میں ٹھہرا جو کوہ لبنان کے

دامن میں آباد ہے جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام کے مزار کی زیارت سے مشرف ہوا۔

اس شہر میں مولانا اسمٰعیل نبہانی جن کا لقب حسّان ثانی ہے فضائل اور محامد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی کثیر کتابیں مصر، عرب، اور شام میں شائقین باخلاص پڑھتے ہیں

اس پہاڑ کے اوپر اس زمانے میں نصاریٰ کثرت سے آباد ہیں۔ گھوڑا گاڑی ٹرام گاڑی بیروت سے کوہ لبنان کے اوپر تک جاتی ہے۔ یہاں کے رہنے والے نہایت حسین اور صاحبِ جمال ہوتے ہیں۔ عوام اس پہاڑ کو پرستان کہتے ہیں۔ بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ مردان چہل ابدال کا مقام عالم کی سیاحی کے بعد یہاں ہی ہوا کرتا ہے۔

دمشق سے ریاق ہو کر حمص جانا ہوتا ہے۔ یہاں جامع مسجد میں حضرت سیف اللہ وسیف الرسول خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ضریح مبارک ہے۔ آپ کے سرہانے تلوار اور ڈھال لٹکی رہتی ہے۔ آپ کے مزار کے پاس حضرت عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ عنہ کی ضریح مبارک ہے اور اسی مسجد کے گوشۂ شمال ومشرق میں حضرت عبیداللہ بن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم کا مزار واقع ہے اور شہر کے اندر حضرت سیدنا سعد بن وقاص من العشرۃ المبشرہ اور حضرت عکاشہ اور حضرت وحشی اور حضرت ثوبان اور حضرت ذو الکلاع اور حضرت عمر بن معدیکرب اور سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہم کے مزارات مقدسہ ہیں۔ اور شہر کے باہر حضرت عمر بن عبدالعزیز اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے مزارات ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ حمص میں تقریباً تین سو ۳۰۰ صحابی شہداء کے مزارات ہیں اس شہر کی آبادی مدور (گولائی) ہے اسی ہزار آدمیوں سے آباد ہے بیس ہزار نصاریٰ دس ہزار نورباف ریشمی کپڑے بننے والے ہیں اور پچاس ہزار مختلف قوم مسلمانوں کی ہیں۔

اس شہر میں شیخ مصطفےٰ صافی صاحب طریقۂ نقشبندیہ کردیہ خالدیہ کے مرد عالم صاحب طریقت ہیں۔ ان کے پاس شیخ مولانا صالح صافی شافی نقشبندی اشرفی نے شام سے ایک خط روانہ کر دیا تھا۔ مولانا صالح صافی نے فقیر علی حسین اشرفی سے اجازت وخلافت حاصل کی

حمص کے آگے چند منزل شہر حامہ شریف ہے جس میں حضرت حام بن نوح علیہما السلام کا مزار ہے
حامہ میں حضرت سید سیف الدین یحییٰ کا مزار ہے جو اول بغداد سے ہجرت کر کے حامہ تشریف
لائے۔ اور حضرت سید شمس الدین محمد الگیلانی الحموی اور حضرت سید علاؤ الدین علی اور حضرت سید
بدرالدین حسن اور حضرت ابوالعباس احمد جیلانی حموی کے مزارات مقدسہ ہیں۔ سید ابوالعباس
احمد جیلانی حموی کے صاحبزادے سید عبدالغفور حسن جیلانی اور ان کے صاحبزادے سید عبدالرزاق
نورالعین قدس سرہٗ جانشین سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ ہوئے۔ یہ شجرہ قدیم حماۃ
شریف میں لکھا تھا۔ فقیر نے جا کر اس سے اپنا نسب نامہ ملایا اور سید عبدالجبار صاحب طریقت
خاندان قادریہ کی زبانی معلوم ہوا کہ سید عبدالغفور حسن جیلانی کی اولاد حیدرآباد دکن میں بھی
موجود ہے۔ یہ واضح نہیں ہو سکا کہ وہ حضرت نورالعین کی اولاد ہیں یا ان کے کسی بھائی کی اولاد
سے ہیں۔

اور اس شہر کے شمال کی طرف ایک پہاڑ پر امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا قبہ بنا ہوا ہے
یہ وہ مقام ہے جہاں اسیران اہلبیت مع سر شہداء نے شام کے راستہ میں ایک شب قیام کیا
تھا۔ اول سید صالح آفندی ابن سید مرتضیٰ آفندی نقیب الاشراف رزاقی القادری کی ملاقات
سے جب فقیر مشرف ہوا قبل ملازمت دل میں یہ خیال گذرا کہ اگر حضرت صالح آفندی مجھ کو
خرقۂ خلافت اور شجرۂ ارشاد سے مشرف فرماتے تو خوب تھا۔ ملاقات کے بعد بلا استفسار
شجرۂ بیعت ارشاد میں میرا نام لکھ کر عنایت کیا اور شب کو خلوت میں بعد تلقین خاندان قادریہ
ایک تاج خلافت میرے سر پر رکھا اور فرمایا وقتِ حلقۂ ذکر اس کو سر پر رکھ لیا کرنا اور ہنس کر
فرمایا قلب کے اندر ایک باریک سوراخ ہوتا ہے اس سے سب کچھ نظر آتا ہے۔ اس کے بعد حضرت
سید عبدالجبار شیخ طریقت حامہ شریف نے فقیر کو شجرۂ ارشاد آبائی عنایت کیا جس میں آپ کے
نام سے امام حسن علیٰ جدہٖ وعلیہ السلام تک برابر عن ابیہ سب کو اپنے باپ سے سلسلہ پہونچا ہے۔
اس سلسلہ کو سلسلۃ الذہب کہنا چاہئے۔

علاوہ ان دونوں حضرات کے آستانہ حامہ شریف میں کئی بزرگوار صاحب سلسلہ اور صاحب طریقت پائے گئے۔ ان حضرات کے قصر ایواں ایسے آراستہ ہیں جیسے والیان ملک کے مکان آراستہ ہوتے ہیں۔ ایک نہر پہاڑ سے ان حضرات کے مکانوں کے درمیان سے جاری ہے جس کی شاخیں ہر صاحبزادوں کے مکانوں کے درمیان سے جاری ہوتی ہیں۔ جَنّٰتٌ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ کی کیفیت نظر آتی ہے۔

حلب ایک عظیم الشان شہر ہے۔ قوم نصاریٰ اور یہود کثرت سے آباد ہیں اور مسلمانوں کی بھی آبادی بہت زیادہ ہے۔ جامع مسجد حلب میں حضرت زکریا علیہ السلام کا مزار ہے اور بروایت قوم یہود شہر کے باہر اور چند انبیاء بنی اسرائیل کے مزارات ہیں۔

بصرہ یہاں کے نخلستان میں عمدہ کھجوریں ہوتی ہیں۔ اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت حسن بصری اور شیخ زین العابدین رضی اللہ عنہم کے مزارات اسی مقام پر ہیں۔

چوتھا سفر حج

چوتھا سفر حج اس وقت کیا جب آپ کی عمر مبارک زیادہ ہو چکی تھی اور جسم اطہر کافی وزنی ہونے کے سبب سفر دشوار ہوتا تھا لیکن آپ نے یہ آخری سفر حج بھی نہایت اطمینان سے طے کیا اور جملہ ارکان حج بحسن و خوبی انجام دیا۔

آپ کا یہ آخری سفر ۱۳۵۴ھ میں ہوا۔

تقویٰ و پرہیزگاری اور معمولات کی پابندی

اللہ کے ولی کمالات نبی کے مظہر ہوتے ہیں ان کی زندگی نبی کی زندگی کا آئینہ ہوتی ہے

ولی کو دیکھنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ نبی کی شخصیت کیا ہے۔ بالفاظ دگر یوں کہنا چاہئے کہ ولی نبی کے ترجمان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے تحفظ کا اہتمام دونوں صورتوں سے کیا ہے۔ تحریری شکل میں آپ کی مکمل زندگی محفوظ ہے جو آج کتب احادیث کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ اور دوسری صورت ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو پیدا فرماتا رہا ہے جو عملی طور پر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آئینہ ہیں سنت رسول ان کی زندگی سے روز روشن کی طرح نمایاں ہے۔ اللہ کے انہیں منتخب بندوں میں اعلیٰحضرت محبوب ربانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ جن کی زندگی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کی آئینہ ہے اور آپ کمالات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظہر ہیں۔ آپ کی پوری زندگی شریعت مطہرہ کے مطابق گذری۔ کتاب وسنت پر سختی سے پابند رہے۔ سنت کی پابندی آپ کی عادت کریمہ بن گئی تھی۔ بلکہ مستحبات تک آپ نے ترک نہیں کیا۔ صاحب احتیاط ہونے کا یہ حال تھا کہ استنجا کیلئے اپنی زمین کی مٹی سے کلوخ کی ٹکیہ تیار کرواکے سفر میں ساتھ رکھتے۔ وضو کے وقت کفنی پہن کر وضو کرتے تاکہ غسالۂ وضو کا چھینٹا اس لباس پر نہ پڑے جو آپ کے زیب تن ہوتا۔ بارگاہ رب العلمین میں ادب کا یہ عالم تھا کہ گرمی یا سردی کی شدت میں بھی آپ کی زبان اقدس سے نہیں سنا گیا کہ بہت سخت گرمی یا سخت سردی ہے اسی طرح جسمانی تکلیف پر آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ بہت تکلیف ہو رہی ہے اس لئے کہ ہمیشہ آپ کی نظر قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللّٰهِ پر رہی اور یار کی جانب سے آئی ہوئی ہر چیز کو نعمت سمجھ کر خندہ پیشانی سے قبول کر لیا۔ ہرگز زبان مبارک سے ایسا جملہ نہ نکلا جس سے گلہ یا شکوہ کا مفہوم مترشح ہو۔

عقائد کے معاملے میں ہمیشہ آپ اتنے سخت رہے کہ خاندان کے بعض حضرات رفض یا وہابیت کی جانب جب مائل ہوئے تو اولاً ان کو عقائد حقہ سمجھایا جب افہام وتفہیم سے وہ راہ راست پر نہ آئے تو ہمیشہ کیلئے ان سے ترک تعلق کر لیا۔ کبھی لغزش شرعی آپ سے نہ ہوئی زبان

سے کبھی کوئی لفظ ایسا نہیں نکلا جس سے کسی کے دل کو ایذا یا تکلیف پہونچے یا کسی سننے والے کان کو مکروہ معلوم ہو، یا کوئی شرعی گرفت ہو۔

حضرت مولانا عبد الرشید خاں اشرفی ناگپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے معمولات سے متعلق فرمایا کہ آپ کے معمولات سے تھا کہ تہجد کے وقت بیدار ہوتے تہجد ادا کرتے اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو جاتا نماز فجر باجماعت ادا کرنے کے بعد اشراق تک اوراد و اشغال میں مشغول رہتے بعد اشراق ناشتہ تناول کرتے اس کے بعد حاضرین و طالبین حق کو تعلیم و تلقین فرماتے پھر دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد قیلولہ کرتے ظہر کے وقت بیدار ہو کر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اہل حاجت کی درخواست بغور سنتے اور ان کی حاجت روائی کرتے۔

اور بروایت پیر حاجی عبد الغفور اشرفی برہانپوری مرحوم، اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اکثر عصر کے بعد چھوٹے چھوٹے بچوں کو بلا کر اپنے پاس بٹھلاتے ان کی دلجوئی فرماتے یہاں تک کہ مغرب کا وقت قریب آجاتا اس وقت بچوں میں اپنے دست مبارک سے مٹھائی تقسیم فرماتے، پھر مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد اوابین پڑھتے اور عشاء تک وظائف میں مشغول رہتے عشاء ادا کرنے کے بعد کھانے تناول فرماتے۔

سفر میں جہاں کہیں نماز کا وقت ہوا فوراً نماز کی تیاری و ادائیگی میں مشغول ہو جاتے دیگر تمام ضرورتوں سے صرف نظر فرما لیتے۔

پیر حاجی عبد الغفور اشرفی برہانپوری مرحوم نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ برہانپور شہر سے روانہ ہوئے اسٹیشن پہونچے تو مغرب کا وقت ہو چکا تھا اور ادھر گاڑی کے آنے کا وقت بھی ہو چکا تھا آپ نے فرمایا کہ فقیر پہلے نماز ادا کرے گا پھر سفر کرے گا۔ گاڑی کا جی چاہے جائے، جی چاہے رُکے۔ آپ نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی اور اوابین و دیگر وظائف پورے فرمائے پھر گاڑی پر سوار ہوئے اور گاڑی اس وقت

تک رُکی رہی۔

اسی طرح ایک بار اورنگ آباد سے روانہ ہوئے مغرب کا وقت قریب تھا لوگوں نے عرض کیا حضور نماز کہاں ادا کی جائے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جہاں وقت ہوگا وہیں نماز پڑھی جائے گی۔ چنانچہ جب وقت ہوا آپ کار سے اترے نماز باجماعت ادا کی دیگر وظائف مکمل فرمائے اس کے بعد مالیگاؤں کیلئے روانہ ہوئے۔

آپ کی نماز بارگاہ رب میں عبد کامل کی حاضری کا نمونہ تھی۔ دھلی کے مشہور بزرگ حضرت شاہ عبدالعزیز اخوندجی کا دستور تھا کہ اپنے مریدوں سے تکمیل سلوک کے بعد امامت کراتے تھے اور خیالات کی یکسوئی کی پختگی کے بعد خلافت سے نوازتے تھے۔ جب اعلیحضرت اشرفی میاں ان کی خدمت میں پہونچے تو حضرت شاہ عبدالعزیز اخوندجی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حسب دستور آپ سے امامت کروائی پہلی ہی نماز کے بعد انہوں نے آپ کو مختلف سلاسل کی سند خلافت واجازت عطا فرمائی۔

جن معمولات و وظائف کے جو اوقات تھے سفر وحضر کہیں بھی اس میں فرق نہ آیا اور نہ کبھی کسی حال میں آداب شرعیہ آپ سے متروک ہوئے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ علیہ وسلم پر عمل کا کتنا اہتمام تھا۔ اس سے اندازہ لگائیں مولانا احمد یار خاں نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مرأۃ شرح مشکوٰۃ جلد دوم ص ۴۶۴، حدیث عن عبادۃ ابن الصامت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الکفن الحلۃ و خیر الاضحیۃ الکبش الاقرن کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے دادا پیر حضرت سید شاہ محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ عرف اشرفی میاں نے اپنی موت و کفن کیلئے یمنی حلّہ، طائف شریف کا شہد، آب زمزم اور خاک شفا محفوظ رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ نزع کے وقت یہ شہد یہ پانی اور خاک شفا ملا کر میرے منہ میں ٹپکایا جائے اور اس حلّہ یمنی میں مجھے کفن دیا جائے یہ اسی حدیث پر عمل تھا الحمدللہ کہ فقیر اس وقت حاضر تھا بلکہ

حضرت کو غسل میں نے دیا۔ اسی طرح کبش اقرن (سینگ والا مینڈھا) بھی حجانہ سے لاکر اپنے ساتھ رکھا پالا اور پھر بدست خود قربانی دی۔ مولانا سید شاہ غلام علی بھیک نیرنگ انبالوی تحریر فرماتے ہیں کہ اگرچہ آپ کے صفات و برکات غیر محدود و نامعدود ہیں لیکن بعض امور کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) آپ سے کبھی کوئی لغزش شرعی نہیں ہوئی (۲) آپ نے کبھی کسی کے دل کو آزار نہیں پہونچایا۔ (۳) آپ نے کبھی کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں فرمایا جو کانوں کو مکروہ معلوم ہو (۴) آپ نے کبھی کسی سائل کا سوال رد نہیں فرمایا (۵) آپ نے ہمیشہ دسترخوان وسیع رکھا (۶) آپ نے مذہب و مشرب میں ہمیشہ تقلید کو محبوب رکھا (۷) ارباب حاجت کی حاجت روائی آپ کا جبلی شعار ہے (۸) اعراس مشائخ چشت کی شرکت کو ہمیشہ مشاغل خاندانی کی طرح عزیز و محبوب رکھا (۹) آپ نے راہ سلوک و تقلید مشائخ میں مخلوق کے طعنے کی کبھی پرواہ نہ کی (۱۰) بھائی بندوں کی محبت مہمانوں کی عزت آپ کے خصائص سے ہے۔

خدمتِ دین و خلق

صحابۂ کرام کی نورانی جماعت کے بعد دین حق کی اشاعت میں اولیاء کرام کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان قدسی صفات ہستیوں نے زندگی کے ایک ایک لمحہ کو دین حق کی اشاعت میں صرف کیا شجر اسلام کی آبیاری میں کبھی کوتاہی نہیں کیا اپنے خون کے آخری قطرہ کو اسی کے بارآور کرنے میں صرف کر دیا پورے کرۂ ارض پر نور اسلام کی روشنی انہیں مقدس گروہ کی جد وجہد کا نتیجہ ہے۔ خانقاہ کے وجود میں آنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ لوگوں کی مکمل تربیت کرکے ان کو اس لائق بنایا جاتا تھا کہ ان کا سینہ نور مشکوٰۃ نبوت سے منور ہو جائے اور ان کا دل عشق الٰہی سے معمور ہو ان کا عمل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہو اور جب یہ لوگوں کے

سامنے دعوت الی اللہ کے لئے جائیں اور اللہ کے بندوں کو پیغام توحید و رسالت دین تو ان کے علم و عمل میں کامل یکسانیت ہو۔ اور لیکون الرسول شھید اعلیکم و تکونوا شھداء علی الناس کی عملی تفسیر ہوں۔ انہیں قدسی صفات ہستیوں میں سے قطب الارشاد حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں جن کی زندگی کا مقصد تبلیغ دین و اشاعت علم دین رہا اور پوری زندگی اسی کام میں گزاری۔ تاحیات آپ دین حق کی اشاعت کیلئے جدوجہد کرتے رہے آپ کے قلب مبارک میں بس ایک ہی تڑپ تھی کہ لوگ عقائد باطلہ اور ادیان باطلہ سے رُخ موڑ کر دین حق اور عقیدۂ اہلسنت کو اپنائیں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنا کر اس کو زندہ اور قائم رکھیں آپ کے اندر دین حق کی اشاعت کی کتنی تڑپ تھی آپ کے اس تاریخی خطبہ سے اندازہ لگائیں جو آپ نے مرادآباد کی سرزمین پر علماء و مشائخ کی عظیم الشان کانفرنس میں ۱۹۲۵ء دیا تھا۔

یہ خطبۂ صدارت جس کو اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے خود لکھوایا تھا۔ اور حضرت مولانا سید محمد اشرف محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے بحکم اعلیٰحضرت، کانفرنس کے پہلے اجلاس میں پڑھا تھا اختصار کے ساتھ ہدیۂ ناظرین ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

معاصر بزرگو! اور اے علم شریعت کے علمبردارو۔ اے پیارے سنی بھائیو اور میرے اشرفی عزیزو۔ میں اپنی تقریباً ہشتاد سالہ عمر کے جن مبارک ساعت میں آج پہونچا ہوں اس کو اگر میں نصف صدی مدت کی تمناؤں اور رات دن کی دعاؤں اور زاریوں کا نتیجہ کہوں تو بالکل بیجا نہ ہوگا۔ میرا اشارہ شاندار استقبالیہ جلوس کی جانب نہیں بلکہ میرا اشارہ اس کانفرنس کی طرف ہے جس میں تمام سنی انجمنیں منظم ہو گئیں ہیں اور ایک عظیم جماعت کی شکل میں عالم اسلام میں ابھری ہیں کہ عالم اسلام میں یہی ہماری واحد نمائندہ جماعت ہے اور اس کے اعلیٰ مقاصد میں

ہماری جملہ مصیبتوں کا دفعیہ ہے۔

آج کے اس اجلاس میں حاضرین جلسہ کون لوگ ہیں اس کا مختصر و سادہ جواب یہ ہے کہ سادات شیوخ، خواتین وغیرہ جو مذہبی طور پر سنی ہیں ان کا یہ مجمع ہے اور ان شرکا میں زیادہ حصہ ان لوگوں کا ہے جن کے آباء و اجداد بیرون ہند کے رہنے والے تھے، میں خود ان دور افتادہ لوگوں میں سے ہوں جن کا کرۂ ارض پر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اہلبیت کے گھر میں مسکن ہونا چاہئے تھا یا کم از کم جیلان و بغداد میں رہنا چاہئے تھا مگر آج ان اجداد کی قبروں سے دور اس تاریک ملک میں پڑا ہوں۔ اب آپ ذرا دل و دماغ پر زور دیجئے اور اس پر غور کیجئے کہ اپنا پیارا وطن محبوب گھر اپنا مقدس میراث آبائی نورانی گہوارہ ہم سے کیوں چھوٹا اور ایک اجنبی ملک میں خوشی کے ساتھ کیوں چلے آئے۔

اس سوال کو آپ جس قدر سوچیں گے اسی قدر آپ اپنے اعیان ثابتہ سے قریب ہوتے جائیں گے اور دمبدم سلوک کی ایک ایک منزل طے کرتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ حقیقی جواب تک پہونچنے پر آپ ان تجلیوں کا نظارہ کریں گے جن کے کشف و شہود کا نام خدا رسی اور ولایت ہے۔

ان توحید کے متوالوں شمع رسالت کے پروانوں حق پرستی کے دلدادوں خدائے قدس کے سوا کسی سے نہ ڈرنے والوں کی حیات کا مطمح نظر اور زندگی کا مقصد بجز حق سے ہٹ کر اعلان حق ہو گیا تھا، اور ان میں وہ اپنے آپ کو زیادہ کامیاب باور کرتا تھا۔ جو اعلان حق میں زیادہ حصہ حاصل کرتا تھا۔ چنانچہ یہی جذبہ تھا جو توحید کا نعرہ مکہ معظمہ کی گلیوں اور مدینۂ طیبہ کے کوچوں ہی میں چکر کھا کر نہیں رہ گیا بلکہ جزیرۃ العرب سے نکلا اور تمام ایشیا، افریقہ اور یورپ غرضکہ ربع مسکون میں پھیل گیا اور اسلامی تکبیر کی بازگشت یورپ کے ایوانوں اور افریقہ کے صحراؤں اور ایشیا کے پہاڑوں سے آنے لگی۔ ہر مغربی ہوا، برکات توحید ساتھ لاتی اور ہر مشرقی ہوا اس کا شاندار استقبال کرتی، انشا پردازوں کے قلم، کتابوں کی سطریں، علوم کی روشنیاں، عبادت کی شیرینیاں بلکہ سمندر کی موجیں پہاڑوں کی چوٹیاں، ریگستانوں کے ذرّے سواحل کے دلدل

بلکہ نیزے کی نوک تلوار کی باڑھ گھوڑوں کی ٹاپیں اور توپوں کی گرج کا واحد فرض یہ تھا کہ اعلان حق کی رفاقت کریں اور اسلامی صداقت کے اعتراف سے رطب اللسان رہیں۔

یہی اعلان حق کا جذبہ جس کے نشہ نے توحید ورسالت کے متوالوں سے گھر بار عزیز و یار سب کچھ چھڑایا اور دنیا نے دیکھا کہ حق پرستوں کا گروہ عرب سے نکل کر دنیا میں پھیل گیا، کیا تم نہیں پہچانتے جو عرب سے چشت آیا اور بڑھتے بڑھتے سرزمین ہند میں آکر اعلان حق کا فرض ادا کیا اور اپنی قوتِ صداقت سے بڑے بڑے نبرد آزماؤں کے زور بازو اور شجاعت کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔ جس پر دار الخیر اجمیر شریف کا تقدس قیامت تک گواہ رہے گا۔

درحقیقت اعلان حق کا نشہ وہ کیف نہیں ہے جس کی دنیا کی کوئی طاقت لے اتار سکے یہی وہ سرور تھا جس نے حضور غوث العالم محبوب یزدانی تارک السلطنت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کو سمنان کے آزاد تخت و تاج سے علیٰحدہ کر کے ہندوستان کے ایک دیہات کچھوچھہ شریف میں بٹھایا، آج مجھے جو غم کھائے جاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس مبارک بنیاد کے وقت میری عمر کا بڑا حصہ گذر چکا ہے اور ضعیفی و ناتوانی نے اس طرح مجھ کو گھیر لیا ہے کہ میں آپ کا عضو معطل ہو کر رہ گیا ہوں اور سخت شرمندہ ہوں اسلئے کہ اس مقدس تحریک کو کوئی نذر پیش کر کے حق سے سبکدوش نہیں ہو سکتا۔ ہاں میری اسی برس کی کمائی میں صرف دو چیزیں ہیں جن کی قیمت کا اندازہ اگر آپ میری نگاہ سے کریں گے تو ہفت اقلیم کی تاجداری ہیچ نظر آئے گی۔ یہ میری بڑی قیمتی کمائی ہے جس پر مجھ کو ناز ہے اور آخرت میں فخر ہوگا۔ جس کو میں نے کبھی اپنے سے جدا نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن آج اعلان حق کیلئے میں اپنی ساری کمائی نذر کر رہا ہوں، میرا اشارہ پہلے اپنے لخت جگر و نور العین مولانا ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی الجیلانی کی طرف ہے پھر اپنے نواسہ و جگر پارہ مولانا الحاج ابو المحامد سید محمد اشرف اشرفی جیلانی کی طرف ہے۔ ان دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے آج میں ان جگر کے ٹکڑوں کو نذر پیش کرتا ہوں کہ اعلان حق میں حیات کی آخری ساعت تک سنت و اہلسنت کی خدمت جو سپرد کی جائے اس میں میری تربیت و حقوق کا حق ادا کریں۔

امید ہے کہ آپ ایک متوکل درویش کی ناچیز نذر کو قبول فرما کر مجھے رب کی سرکار میں سرخرو فرمائیں گے۔ اور آپ یقین رکھیں کہ میری رات دن کی دعائیں آپ سے جدا نہ ہوں گی اور آپ کا درد میرے دل سے کبھی نہ جائے گا۔

اے پیارے پیارے سنیو! خدا کرے کہ تم غفلت کو ہٹاؤ ہوشیار ہو، اغیار کو پہچانو اپنی تنظیم کی قدر کرو، محبت واتحاد واتفاق کا تخم جماؤ، بڑھو، پھولو، پھلو اور تمہارے اقتدار کا پرچم زمین پر لہراتا رہے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!

وما ذالك على الله بعزيز وانه على كل شیء قدير

والصلوٰة والسلام على حبيبه البشير النذير واٰله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العٰلمين ؕ

آپ کے ہی دور میں شاتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پنڈت سردھانند نے لوگوں کو شدھی بنانے کی تحریک چلائی اس کی یہ تحریک بہت زیادہ زور پکڑ گئی اور جاہل مسلمان اس چکر میں آکر اسلام ترک کرکے شدھی ہونے لگے۔ تو آپ نے اس تحریک کے انسداد کے لئے اپنے محبوب مرید وخلیفہ مولانا میر سید غلام بھیک نیرنگ کو انجمن اسلام کے قیام کا حکم دیا۔ فرمایا۔ اور اس کے ذریعہ لوگوں میں اسلامی تعلیمات کو بڑے پیمانے پر پھیلایا گیا اور اس تحریک کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی اور بحمدہ تعالیٰ اس میں مکمل کامیابی حاصل ہوئی اسی تحریک کو ہمیشہ کیلئے کچل دینے کیلئے صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین اشرفی، اور مولانا سید غلام قطب الدین برہمچاری اشرفی اور مولانا مفتی عبد العزیز خان اشرفی نے آپ کے حکم سے راجپوتانہ میں بڑے سرگرم اور کامیاب دورے کئے اور شدھی تحریک کا مکمل سدباب کیا۔

تبلیغ واشاعت علوم دینیہ کی غرض سے آپ نے کچھوچھہ مقدسہ میں الجامعۃ الاشرفیہ قائم کیا۔ جس کے نگراں اور ناظم آپ کے فرزند ارجمند عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ ابو المحمود احمد

اشرف اشرفی جیلانی قدس سرہٗ العزیز اور شیخ الحدیث آپ کے نواسے حضرت علامہ سید شاہ ابوالمحامد محمد اشرف اشرفی جیلانی محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ تھے حضرت ناظم علیہ الرحمۃ اکثر فرمایا کرتے تھے اگر خدا نے حیات مستعار کے کچھ دن اور بڑھائے تو اس جامعہ کو ہندوستان کا ازہر بناؤں گا لیکن مرضیٔ رب کچھ اور تھی حضرت ناظم علیہ الرحمۃ ۱۳۴۳ھ میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

ان کے بعد اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے یہ انتظام اپنے نواسے حضرت محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور جامعہ کی خدمت کیلئے مشہور عالم دین حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان اشرفی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اسی جامعہ کے فیض یافتہ حضرت مولانا سید شاہ مظفر حسین اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی اور حضرت مولانا مفتی سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ علیہما الرحمۃ ہیں

اس کے علاوہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اشاعت دین حق کیلئے قصبہ مبارکپور ضلع اعظم گڈھ میں دار العلوم اشرفیہ کی عمارت باغ فردوس کی بنیاد رکھی، بنیاد کی اینٹ رکھتے وقت اللہ کے ولی بالخصوص محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ حافظ ملت مولانا شاہ عبدالعزیز اشرفی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بابو مدرسہ خوب ترقی کرے گا اس کے خلاف فتنہ تو بہت اٹھے گا لیکن سب ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو محفوظ رکھے گا۔

اور حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان اشرفی علیہ الرحمۃ کو حکم دیا کہ بیٹا ناگپور کی سنگلاخ زمین پر جا کر خدمت دین کے فرائض انجام دو۔ اللہ تعالیٰ معاون و مددگار رہے گا آپ کے حکم سے حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ ناگپور تشریف لے گئے اور حکم شیخ کی تعمیل میں پوری زندگی جد و جہد کیا۔ آج اسی جد و جہد کا ثمرہ جامعہ عربیہ ناگپور ہے۔ اور بہت سے دینی مدارس متعدد مقامات پر آپ نے قائم فرمائے اور کثرت سے تبلیغی دورے کرتے رہے۔ معمولات سے

فارغ ہو کر اپنی مجلس میں لوگوں کو دین کی جانب راغب کرنے کی غرض سے اولیاء کرام کے واقعات بکثرت بیان فرماتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور پند و نصائح بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھتے۔ تاکہ لوگوں کے دل میں محبت رسول، خوف خدا پیدا ہو اور اللہ کی جانب رجوع ہوں۔ آپ کی زبان مبارک میں رب العزت نے بیحد اثر عطار فرمایا تھا۔ جو لوگ آپ کی مجلس میں حاضر آتے اکثر آپ کی باتوں سے متاثر ہو کر آپ کے ہاتھوں پر تائب ہو جاتے۔ آپ کے مواعظ حسنہ ہی کا اثر تھا کہ کثیر تعداد میں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور دولت ایمان و عرفان سے مالا مال ہوئے۔

آپ کے خلیفہ ارشد حضرت مفتی عبدالرشید خان اشرفی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حضرت میں خدمت دین کا بے پناہ جذبہ تھا۔

جہاں تشریف لے جاتے وہاں کے لوگوں کو حق تعالیٰ کے فرمان اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات عالیہ پر عمل کرنے کی تاکید فرماتے۔ اور علم دین کی اشاعت کیلئے مدارس دینیہ قائم فرماتے۔ چنانچہ جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ شریف، دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور، مدرسہ اشرفیہ بھاگلپور، جامعہ نعیمیہ مرادآباد قائم فرمایا۔

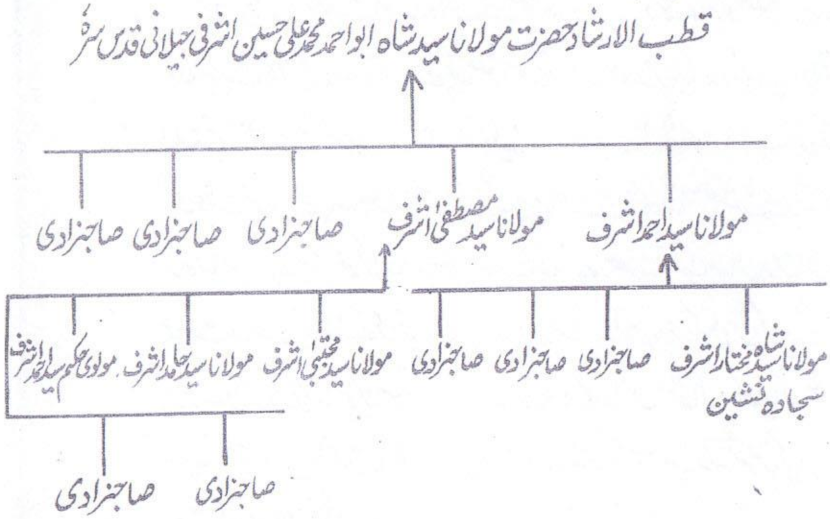
اسی طرح خدمت خلق کا بھرپور جذبہ آپ میں موجود تھا۔ خلق کی حاجت روائی آپ کا جبلی شعار تھا۔ کبھی کسی سائل کے سوال کو آپ نے رد نہیں فرمایا۔ آپ کی طبیعت میں جود و سخا بہت زیادہ تھا فتوحات کی کثرت تھی تمام فتوحات آپ مستحقین میں تقسیم فرمادیا کرتے تھے۔ خاندان کی بہت سی خواتین اور کچھوچھہ مقدسہ کی بہت سی بیوہ خواتین اور یتیم بچے بچیوں کی خبر گیری کرتے اور بعض کے ماہانہ وظائف بھی مقرر فرمادیئے تھے۔ گھر میں جب تک قیام پذیر ہوتے کھانا ہمیشہ باہر دروازے پر تناول فرماتے اس سے مقصد یہی ہوتا کہ دسترخوان پر لوگ زیادہ سے زیادہ شریک طعام ہوں۔ دسترخوان ہمیشہ آپ کا وسیع رہا اور کثرت سے لوگ شریک طعام رہے۔

○

نکاح و اولاد

اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دو نکاح ہوئے۔ زوجۂ اولیٰ حضرت سید شاہ حمایت اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی جو حضرت سید شاہ حسین سجادہ نشین کی ہمشیرہ ہیں ان سے حضرت مولانا سید شاہ ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک صاحبزادی ہیں صاحبزادی حضرت مولانا حکیم سید شاہ نذر اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہوئیں جن سے حضرت مولانا سید شاہ محمد اشرف اشرفی جیلانی محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

زوجۂ اولیٰ کی وفات کے بعد آپ نے دوسرا نکاح حضرت سید شاہ تجمل حسین اشرف رحمۃ اللہ علیہ صالحپور کی صاحبزادی سے کیا ان سے حضرت مولانا سید شاہ ابوالمجتبیٰ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور دو صاحبزادی ہوئیں۔ دونوں صاحبزادی حضرت سید شاہ یحییٰ اشرف رئیس مجھوا ضلع بستی کے دو صاحبزادے سے منسوب ہوئیں ان کی اولاد آج بھی وہاں آباد ہیں تفصیل آگے آرہی ہے۔



حضرت مولانا سید شاہ ابوالمحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید شاہ ابوالمجتبیٰ مصطفےٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا علیحدہ علیحدہ مختصر تذکرہ آرہا ہے۔

مریدین وخلفاء

آپ مجدد سلسلۂ اشرفیہ ہیں، حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ کے خلفاء نے سلسلۂ اشرفیہ کی اشاعت عرب وعجم میں کی، خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں نے بیرون ملک کا سفر ترک کر دیا بلکہ زیادہ تر صاحب فضل وکمال بزرگوں نے گوشۂ گمنامی کو شہرت پر ترجیح دی اور گوشہ نشینی اختیار کر لی جو طالب حق آستانہ تک پہنچ گیا اسے داخل سلسلہ فرما کر اس کی تربیت فرمائی، صدیوں تک اس طرح جمود طاری رہا یہاں تک کہ سنہ ۱۲۶۶ھ میں اعلیٰحضرت واقف اسرار ورموز وحدت و واحدیت واحدیت سید شاہ ابواحمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ فضل وکمال کے آفتاب بن کر عرب وعجم پر چمکے اور سلسلۂ عالیہ اشرفیہ کو شرق وغرب میں پھیلایا۔ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والوں کی صحیح تعداد تو پروردگار عالم کو معلوم ہے اور آپ نے اس کی کوئی فہرست بھی نہیں بنائی جس سے کچھ معلوم ہو سکے، اسی سلسلہ میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کر دوں۔

ایک مرتبہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کسی وقت ہم سفر تھے ایک جگہ قیام ہوا کچھ لوگ پیر جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے شاہ صاحب نے رجسٹر نکلوا کر ان سب کے نام درج فرمائے۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بھائی جماعت صاحب یہ بتائیے کل قیامت کے دن رجسٹر لے کر مریدین کو تلاش کرو گے، پیر وہ ہے جس کے خرقہ کے دامن میں جملہ مریدین موجود ہوں آپ نے عبا کا دامن اٹھا کر دکھایا کہ دیکھو شاہ صاحب نے دیکھا کہ آپ کے جملہ مریدین اس میں نظر آرہے ہیں، حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے عرض کیا یہ مقام آپ کو حاصل ہے میں اور میری بساط کیا ہے۔

اسی طرح حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کا اندازہ ایک اور واقعہ سے کیا جاسکتا ہے۔ ایک مرتبہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ مالیگاؤں میں ایک ہی جگہ قیام پذیر تھے۔ اسی درمیان ایک مجذوب برہنہ سامنے سے گذرا اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے ایک نگاہ اس پر ڈالی وہ فوراً وہاں سے بھاگا اور کہیں سے کپڑا لے کر پہنا اور حاضر خدمت ہوا۔ حضرت نے شاہ صاحب سے فرمایا پیر جماعت علی شاہ اس کو اس حال میں کیوں چھوڑ رکھا ہے اسے سنبھالو اور تربیت کرو شاہ صاحب نے عرض کیا حضور اب آپ کے حوالے ہے۔ حضور ہی اسے سنبھالیں اور تربیت فرمائیں۔ آپ نے اس کا جذب سلب فرمالیا۔ اور سلوک الی اللہ کی اسے تعلیم دی یہاں تک کہ وہ آپ کی زیر تربیت رہ کر درجۂ کمال کو پہونچا۔[۱] آپ کے مریدین کے سلسلے متعدد روایتیں جو مجھ تک پہونچی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کم و بیش آپ کے مریدوں کی تعداد تقریباً چالیس لاکھ تھی آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والوں اور اکتساب فیض کرنے والوں کا اندازہ حسب ذیل روایت سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت مولانا حکیم سید قطب اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ مقدسہ نے بیان فرمایا کہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ آخری حج سے واپس ہوئے تو اس قافلۂ اشرفی کا استقبال مغل سرائے جنکشن پر کیا گیا۔ سید قطب اشرف صاحب بھی استقبال کرنے والوں میں سے ہیں۔ بنارس اسٹیشن پر مریدوں نے عشائیہ دینے کا انتظام کیا، پلیٹ فارم نمبر ۳ پر فرش لگایا گیا۔ اس قافلۂ اشرفی میں کثیر علماء بھی شریک تھے۔ جب اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے تو اس وقت سے لوگوں کے ہجوم کا یہ عالم تھا کہ پروانوں کی طرح ٹوٹے پڑ رہے تھے اور جماعت در جماعت لوگ بیعت ہو رہے تھے ہر آنے والی ٹرین سے لوگ اُتر اُتر کر آتے اور بیعت ہوتے اور واپس ہو جاتے۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔ جس کی صحیح گنتی نہیں بتائی جاسکتی۔ اور یہ سلسلہ وہاں پر آپ جب تک قیام فرما تھے قائم رہا۔ اسی طرح آپ کے ہاتھ

حاشیہ [۱] مذکورہ دونوں واقعے کی روایت پیر حاجی عبد الغفور اشرفی عرف بخش اللہ شاہ جو اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور دس سال تک آپکی خدمت سفر و حضر میں کرتے رہے ہیں ان سے مجھ تک پہونچی ہے۔ ۱۲

پر اسلام لانے والے کافر و مشرک کی بھی کثیر تعداد ہے بہت سے جوگی مشرف باسلام ہو کر درجہ کمال کو پہونچے، آپ کے خلفاء کی تعداد تقریباً بیس ہزار بتائی جاتی ہے ان میں دو ہزار علماء و مشائخ نے سند مثال خلافت حاصل کیا۔ آپ کے خلفاء کے اسمائے گرامی جو مجھے مل سکے ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔

عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ ابو المحمود احمد اشرفی جیلانی قدس سرہ العزیز

حضرت مولانا سید شاہ ابو المجتبیٰ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی سید شاہ ابو المسعود محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید شاہ ابو الحسن محمد مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (بانی دار العلوم غوثیہ سربیلہ بہار)

حضرت مولانا سید شاہ معین اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (کچھوچھہ مقدسہ)

حضرت سید شاہ محمد اقبال اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید شاہ مرتضیٰ اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھہ مقدسہ

حضرت سید شاہ منصور حسین اشرف اشرفی جیلانی (کچھوچھہ مقدسہ)

حضرت سید شاہ نوازش حسین اشرف اشرفی جیلانی (کچھوچھہ مقدسہ)

حضرت مولانا حافظ و قاری حضرت سید شاہ عبد العزیز مدنی رحمۃ اللہ علیہ (مدینہ منورہ)

حضرت مولانا سید شاہ محمد علی حسین مدنی رحمۃ اللہ علیہ (مدینہ منورہ)

حضرت صدر الافاضل مولانا سید شاہ نعیم الدین اشرفی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (مرادآبادی)

حضرت مولانا شاہ آزاد صمدانی رحمۃ اللہ علیہ

خطیب العلماء حضرت مولانا نذیر احمد خجندی اشرفی المخاطب بہ شیر اللہ شاہ

مبلغ اسلام حضرت مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (میرٹھ)

حضرت مولانا شاہ محمد یوسف بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (بغداد)

حضرت مولانا شاہ قمر الدین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (آگرہ)

حضرت مولانا شاہ محمد یوسف فقیہ اشرفی المخاطب بہ صدیق اللہ شاہ (بھیونڈی)

حافظ ملت حضرت مولانا حافظ عبد العزیز اشرفی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور

حضرت مولانا شاہ محمد ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ (مدینہ منورہ)

حضرت مولانا سید شاہ محمد فاخر اشرفی الہ آبادی (دائرہ اجمل شاہ الہ آباد)

حضرت مولانا سید شاہ غلام علی بھیک میر نیرنگ اشرفی المخاطب بہ فقیر اللہ شاہ احمد (انبالہ)

حضرت مولانا مفتی سید شاہ عبد المجید اشرفی (آگرہ)

حضرت مولانا مفتی سید شاہ عبد الحفیظ اشرفی (آگرہ)

حضرت مولانا شاہ محمد عمر نعیمی اشرفی

حضرت مولانا شاہ محمد نثار احمد اشرفی (کانپور)

حضرت مولانا سید شاہ محمد غلام جیلانی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (میرٹھ)

حضرت مولانا سید شاہ محمد سلیمان اشرف رحمۃ اللہ علیہ (پھلواری بہار)

حضرت مولانا شاہ محمد یوسف انصاری اشرفی (بھیونڈی)

حضرت مولانا سید شاہ قطب الدین برہمچاری اشرفی

حضرت مولانا مفتی شاہ عبد العزیز خاں اشرفی (فتحپور ہنسوا)

حضرت مولانا مفتی عبد الرشید خاں اشرفی (بانی جامعہ عربیہ ناگپور)

حضرت مولانا مفتی سید شاہ رفاقت حسین اشرفی (کانپور)

حضرت مولانا مفتی شاہ حامد رضا (محلہ سوداگراں بریلی) کو ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ میں سلسلۂ قادریہ منوریہ میں مثال خلافت عطا فرمایا۔

حضرت مولانا سید شاہ قمر الدین اشرفی (اکبر آباد)

حضرت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن عباسی (دھام نگر اڑیسہ) سلسلۂ منوریہ

حضرت مولانا مفتی شاہ محمد اجمل المخاطب بہ جمال اللہ شاہ اشرفی (سنبھل مراد آباد

حضرت مولانا شاہ عارف اللہ اشرفی میرٹھی (راولپنڈی)

حضرت مولانا غلام محمد ترنم اشرفی (امرتسر

حضرت مولا سید شاہ ابوالبرکات احمد ابن مولانا سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)

حضرت مولانا سید شاہ محمد احمد ابن مولانا سید دیدار علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (لاہور)

حضرت مولانا شاہ نصیر الدین اشرفی (اسلام پور کشن گنج پورنیہ)

حضرت مولانا شاہ عبد الحکیم اشرفی (مالدہ بنگال)

حضرت مولانا مفتی شاہ محمد احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (گجرات)

حضرت مولانا سید شاہ غلام محمد اشرفی (افغانی)

حضرت مولانا شاہ محمد آل حسن اشرفی (سنبھل مراد آباد)

حضرت مولانا سید شاہ امیر الدین نقشبندی اشرفی

حضرت مولانا سید شاہ عبد القدیر بغدادی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا قاضی سید شاہ احسان الحق اشرفی (بہرائچ)

حضرت مولانا سید شاہ غلام علی اشرفی (خادم درگاہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ اجمیر مقدس)

حضرت مولانا حکیم سید شاہ اشفاق احمد اشرفی (دہلی)

حضرت سید شاہ احمد حلوانی ابن سید ابرار احمد رحمۃ اللہ علیہما (مدینہ منورہ)

حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد مدنی کردی (مدینہ منورہ)

حضرت شاہ علی بالحود مدنی (مدینہ منورہ)

حضرت سید شاہ عبد اللہ حسن یمنی

حضرت مولانا سید شاہ فضل حق اشرفی قصبہ گرامی عظیم آباد

حضرت حافظ شاہ عبد العزیز اشرفی عرفانی

حضرت مولانا سید شاہ امین اشرفی (بھیونڈی)

حضرت مولانا سید شاہ مرتضیٰ المخاطب اسد اللہ شاہ ابن سید رسول حسینی رحمۃ اللہ علیہ
اولاد سید حضرت محمد بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ (مکہ معظمہ)

حضرت مولانا قاضی ضیاء الاسلام ابن قاضی محمود علی المخاطب انوار اللہ شاہ (بریلی)

حضرت مولانا حکیم سید شاہ دانش علی اشرفی (مالدہ بنگال)

حضرت مولانا بادشاہ پیراں آئین گجرات

حضرت شاہ ملا مبین اشرفی (دہلی)

حضرت مولانا مفتی شاہ کمال الدین اشرفی (دہلی)

حضرت سید شاہ نعمت اشرف اشرفی جیلانی (جائس رائے بریلی)

حضرت مولانا شاہ احسن اللہ فصیحی اشرفی (غازیپوری)

حضرت سید شاہ محمد سلیم المخاطب سلیم اللہ شاہ اشرفی (محمد آباد)

حضرت مولانا شاہ خلیل احمد اشرفی (رہتک)

حضرت مولانا اعجاز حسین اشرفی المخاطب کرامت اللہ شاہ ابن مولانا محمد فضل رحمانی
(خانقاہ رحمانیہ بدایوں)

حضرت مولانا سید شاہ محمد حسین اولاد حضرت کرم دیوان المخاطب اکرام اللہ شاہ (ولی پور اعظم گڈھ)

حضرت مولانا مظہر حسین المخاطب صوفی ظہور اللہ شاہ (رائے بریلی)

قاضی شیخ محمد الاسلام عباسی اشرفی (بدایوں)

حضرت مولانا شاہ کرم علی ابن شیخ نور علی المخاطب عطاء اللہ شاہ اشرفی (چاٹگام)
شاگرد مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی)

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل مدیح اللہ شاہ اشرفی (سہارنپور)

حضرت مولانا محمد اکرام الحق انصاری اشرفی (گنگوہ سہارنپور)

حضرت مولانا محمد اسرائیل ابن مولانا محمد عبد السلام (مراد آباد)

حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن اشرفی (پٹنہ)

حضرت مولانا محمد رکن الدین ابن مولانا انوار الحق (سریپور)

حضرت مولانا عبید اللہ شاہ اشرفی (پشاور)

حضرت مولانا سید احمد الرحمٰن ابن سید اصحاب الدین (چاٹگام)

حضرت مولانا مفتی خلیل الرحمٰن ابن مفتی عبد الرحمٰن (دہرادون)

حضرت مولانا سید سعد اللہ شاہ اشرفی

حضرت مولانا اعجاز خاں اشرفی

حضرت مولانا عبد الاحد المخاطب واحد اللہ شاہ ابن حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی پیلی بھیت

حضرت مولانا احمد مختار صدیقی خلف مولانا محمد عبد الحکیم صدیقی (میرٹھ)

حضرت مولانا عبد الحکیم المخاطب حکیم اللہ شاہ صدر مدرس مدرسہ عالیہ حنفیہ قصور (شاہجہاں پور)

حضرت مولانا عبد الغنی ابن مولانا برکت اللہ (بوگراں ہزارہ)

حضرت مولانا مطیع الرحمٰن ابن محمد واصل (چاٹگام)

حضرت مولانا صالح صافی شافی صدیقی (محلہ سوق العباسیہ دمشق)

حضرت علامہ حکیم سید نذر اشرف ابن سید شاہ فضل حسین اشرف (کچھوچھہ مقدسہ)

حضرت مولانا عبد الحئی المخاطب کتاب اللہ شاہ ابن مولانا عبد اللطیف

برادر مولانا وصی احمد محدث سورتی (پیلی بھیت)

حضرت مولانا محمد اعجاز حسین المخاطب کرامت اللہ شاہ ابن مولانا مجتبیٰ حسین (بدایوں)

حضرت مولانا مفتی حکیم ابو الحسن المخاطب احسن اللہ شاہ ابن مولینا مفتی عبد الحئی (بریلی)

حضرت مولانا سید محمد میراں ابن سید عبد اللہ کوکنی شافعی (بھٹکل)

حضرت مولانا حافظ عبد العزیز المخاطب معز اللہ شاہ (بمبئی)

حضرت مولانا حافظ عبدالمجید المخاطب مشرف اللہ شاہ ابن محمد خان (بھیونڈی)

حضرت مولانا عبدالغنی ابن برکت اللہ المخاطب امیر اللہ شاہ (بھیونڈی)

حضرت مولانا سید محمد رضوان ابن مولانا سید عبدالسبحان المخاطب رضا اللہ شاہ (غازیپور)

حضرت مولانا حکیم سید آل حسن المخاطب احسن اللہ شاہ باڑوی (بجنور)

حضرت مولانا محمد اکبر علی المخاطب کبیر اللہ شاہ (سلہٹ)

حضرت حکیم سید محمد علی ابن سید ہادی علی (بدایوں)

جناب محمد خلیل الرحمٰن المخاطب بہ محب اللہ شاہ (بدایوں)

جناب محمد بدر خاں ابن دائر احمد خان (مرادآباد)

جناب سید عدا علی ابن سید مردان علی (بریلی)

جناب محمد یعقوب علی خان المخاطب عاشق اللہ شاہ اشرفی (بدایوں)

جناب شیخ محمد عوض ابن فدا حسین (بانس بریلی)

جناب ابواحمد علیم اللہ خاں اشرفی

جناب سید شاہ مظاہر حسین از اولاد شاہ حسن (بجنور)

جناب شرف الدین خاں اشرفی (سریپور)

جناب سید شاہ مبارک علی ابن سید سلامت علی (نواب پورہ الور)

جناب محمد ابراہیم خاں المخاطب خلیل اللہ شاہ اشرفی (گونڈہ)

جناب حاجی محمد ایوب حسن اشرفی (بدایوں)

جناب شیخ احید احمد المخاطب بہ احمد اللہ شاہ ابن شیخ عبدالعظیم (بدایوں)

جناب ڈاکٹر محمد سعید ابن حکیم محمد ہارون

جناب حاجی حافظ امیر حسین ابن حاجی غلام حسین (اصالت پورہ مرادآباد)

جناب محمد صابر حسین ابن مولوی خدا بخش افغانی (مرادآباد)

جناب حاجی محمد خلیل احمد صدیقی ابن حکیم مولوی محمد ابراہیم (کہنہ بریلی)

جناب حاجی سعید الدین المخاطب سعد اللہ شاہ (چاٹگام)

جناب جلیل اللہ شاہ ابن نصیر الرحمن (گورکھپور)

جناب خادم حسین المخاطب عبد اللہ شاہ اشرفی

جناب سید شمس الدین ابن سید نجم الدین (محلہ لودی کٹرہ پٹنہ)

جناب قاضی اقبال الدین احمد المخاطب بہ حاجی انوار اللہ شاہ (بھدلیوا لکھنؤ)

جناب ڈاکٹر سید محمود علی ابن سید کفایت الدین المخاطب محامد اللہ شاہ (ہاپوڑ میرٹھ)

جناب سید ضیاء الدین خلف سید محمد شاہ حسینی البخاری (کشمیر)

جناب سید محمد شاہ اشرفی (جلالپور)

جناب حکیم غلام محی الدین انصاری اشرفی (لاہور)

جناب سید عادل شاہ اشرفی (قصور لاہور)

جناب سید سجاد حسین المخاطب محب اللہ شاہ خلف سید فضل حسین (شیش گڑھ بریلی)

جناب شیخ ثناء اللہ ابن محمد نصیر الدین المخاطب صفت اللہ شاہ (بلتھرا روڈ بلیا)

جناب شیخ محمد حسین ابن شیخ محبوب علی المخاطب سر اللہ شاہ (بی بی پور اعظم گڈھ)

جناب سید فدا علی قادری رزاقی اشرفی المخاطب نثار اللہ شاہ (بانس بریلی)

جناب سید سراج احمد ابن سید داراب علی المخاطب رضاء اللہ شاہ (محلہ سوانی بریلی)

جناب نور محمد شاہ اشرفی (شیخوپورہ)

جناب باب اللہ بخش اشرفی (راولپنڈی صدر بازار)

جناب ماسٹر کریم بخش المخاطب کریم اللہ شاہ (دہلی)

جناب بابو گل محمد خان المخاطب سر اللہ شاہ (فیروزپور)

جناب مرزا محمد بشیر حسن ابن مرزا محمد امیر حسن المخاطب سیف اللہ شاہ (بجنور)

جناب میر عزیز اللہ حسین المخاطب عزیز اللہ شاہ ابن میر نعمت اللہ شاہ (بجنور)
جناب شیخ کریم اللہ المخاطب سبیل شاہ ابن سیف اللہ (بدایوں)
جناب حاجی علی حسین خاں اشرفی (شاہجہاں پور)
جناب سید ابرار حسین اشرفی ابن سید محمد حسین اشرفی (مرادآباد)
جناب سید شاہ مرتضیٰ حسین ابن سید شاہ تجمل حسین (صالحپور بستی)
جناب سید شاہ فضل ابن سید شاہ تجمل حسین (〃)
جناب سید شاہ انوار ابن سید شاہ غلام حضرت (بستی)
جناب سید شاہ غلام سرور المخاطب اظہار اللہ شاہ (〃)
جناب سید شاہ زبیر احمد ابن سید شاہ غلام سرور (〃)
جناب سید شاہ محمد اشرف ابن سید شاہ غلام سرور (〃)
جناب سید شاہ احسان علی المخاطب منت اللہ شاہ (فیض آباد)
جناب سید شاہ نواز حسین ابن سید شاہ علی حسین (فیض آباد)
جناب سید شاہ صفدر حسین ابن سید شاہ اشرف حسین (کچھوچھہ شریف)
جناب شیخ منن اشرفی (فیض آباد)
جناب شیخ تجمل حسین سلیمان اشرفی (بنارس)
جناب الٰہی بخش المخاطب اسرار اللہ شاہ (بارہ بنکی)
جناب عبدالرشید اشرفی (بھیونڈی)
حضرت مولانا عبداللہ شاہ خلف حضرت راج شاہ قدس سرہ (سونڈہ گوڑگاؤں)
جناب شیخ ممتاز احمد آرزو اشرفی (لکھنؤ)
جناب سید محمود خاں ابن مولوی محمد خاں المخاطب محمود اللہ شاہ (نیا شہر بریلی)
جناب سید عابد حسین اشرف ابن سید شاہ علی اشرف اشرفی المخاطب عابد اللہ شاہ (صالحپور بستی)

جناب سید اکبر علی ابن سید حسن علی المخاطب کبیر اللہ شاہ (صدر بازار بریلی)
جناب سید فضل حسین المخاطب فضل اللہ شاہ سجادہ نشین آستانہ حضرت سید احمد بدوانی قدس سرہ (بدایوں)
جناب سید علی ہمدم المخاطب ولی اللہ شاہ ابن سید مصطفیٰ علی وارثی (مراد آباد)
جناب محمد موسیٰ ابن شیر محمد (موضع قلندر مظفر نگر)
جناب قاضی قطب الحسن المخاطب نعمت اللہ شاہ ابن قاضی محمد حسن احسن اللہ شاہ (بریلی)
جناب سید امیر ابن سید حسن ابن سعد الحسن المخاطب سلیم اللہ شاہ (مونگیر)
جناب سید شاہ محمد عثمان اشرف ابن سید شاہ غفور اشرف المخاطب نور اللہ شاہ (اشرف چک مونگیر)
جناب سید شاہ محمد سمیع اشرف ابن سید شاہ ظہور اشرف المخاطب بشارت اللہ شاہ (اشرف چک مونگیر)
جناب سید شاہ ہادی حسن المخاطب ہدایت اللہ شاہ ابن سید محمود علی (بریلی)
جناب سید عبد الرؤف المخاطب رافت اللہ شاہ ابن سید عبد الرزاق (بلیا لکھمنیا مونگیر)
جناب حافظ سید شاہ محمد عبد العزیز ابن سید رضی الدین احمد (رائے گڑھ بلاسپور)
جناب خلیفہ زین العابدین قادری رفاعی صابری چشتی بانی و ناظم مدرسہ ہدایۃ الاسلام (کارواڑ)
جناب حکیم مرزا احمد المخاطب بہ حمید اللہ شاہ (بمبئی)
جناب حافظ سید عبد اللطیف ابن مولوی سید قاسم علی المخاطب لطیف اللہ شاہ (بھیونڈی)
جناب قاضی غلام محمد المخاطب محمد اللہ شاہ ابن قاضی محمد صالح (بھیونڈی)
جناب نور الحسن ابن محمد زماں المخاطب انوار اللہ شاہ (دہرہ دون)
جناب حاجی میاں المخاطب خلیفۃ اللہ شاہ ابن محمد رئیس کوکنی (نظام پورہ بھیونڈی)
جناب سید محمد امیر حسن ابن سید اسحاق حسین قادری (بجنور)
جناب منشی محمد احمد المخاطب عرفان اللہ شاہ (مراد آباد)
جناب شیخ عنایت نبی المخاطب عطار مصطفیٰ شاہ ابن مولا بخش (مراد آباد)

جناب عبدالشکور المخاطب شکر اللہ شاہ (بہار شریف)
جناب شیخ عبداللطیف المخاطب لطف اللہ شاہ (میمن سنگھ بنگال)
جناب مہربان علی ابن سعادت علی المخاطب عنایت اللہ شاہ مرید مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ (بنارس)
جناب شیخ اسد اللہ شاہ مرید مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ (نواکھالی بنگال)
جناب حاجی عبدالغفور بخش اللہ شاہ اشرفی (لوہار منڈی برہانپور)
جناب باب اللہ شاہ اشرفی (مالیگاؤں)
جناب حاجی محمد امین الدین امانت اللہ شاہ اشرفی (گھوڑ دوڑ مونگیر)
جناب حافظ محمد ابراہیم اشرفی (کامٹی)
جناب حاجی غلام حسین اشرفی (مبارکپور اعظم گڈھ)
جناب صوفی حسام الدین اشرفی (بہلام مونگیر)
جناب ڈاکٹر سید شاہ محمد صدیق اشرفی سجادہ نشین آستانہ علائیہ (پنڈوہ شریف بنگال)
جناب حافظ محمد صدیق اشرفی (شہزاد پور فیض آباد)
جناب اسرار اللہ شاہ اشرفی (بمبئی)
جناب عبداللہ شاہ اشرفی
جناب طالب اللہ شاہ اشرفی
جناب بندھو شاہ اشرفی (کلکتہ)
جناب رنگیلے شاہ اشرفی (مرزاپور)
جناب محمد یوسف خاں اشرفی (اندور)
جناب منشی علیم اللہ شاہ ہلالی (برہانپور)
جناب محمد یوسف شاہ اشرفی (مالیگاؤں)
جناب محمد اسحاق شاہ اشرفی (مالیگاؤں)

جناب مظہر اللہ شاہ اشرفی (پنجاب)
جناب کریم اللہ شاہ اشرفی
جناب حمید اللہ شاہ اشرفی (اکرنپور بجنور)
جناب اسد اللہ شاہ اشرفی (رتنا فیض آباد)
جناب نواب رستم علی خاں اشرفی (اکبرآباد)
جناب سید شاہ آل حسن اشرفی (ہاپوڑ)
جناب مجید اللہ شاہ اشرفی (مبارکپور)
جناب مجیب اللہ شاہ اشرفی (مبارکپور)
جناب حکیم سید مختار احمد اشرفی (دہلی)
جناب حکیم سید شاہ ارشاد حسین اشرفی (بجنور)
جناب محمد احمد اشرفی مہرکن (دہلی)
جناب جمال اللہ شاہ اشرفی (سیالکوٹ)
جناب صدیق اللہ شاہ اشرفی (بنارس)
جناب ڈاکٹر عنایت نبی اشرفی
حضرت مولانا حبیب الحسنین نظیر الحق ابو المجد حکیم شاہ محمد احمد امین المخاطب فرید اللہ شاہ خلیفہ خاص و نائب باختصاص بلکہ از اخص الخاص گشتند (سکندرپور)
حضرت مولانا محمد یونس اشرفی (سنبھل مراد آباد)
حضرت مولانا محمد افتخار الحق اشرفی (کوٹک پنجاب خانقاہ افتخاریہ کلکتہ)

کرامات

کَرَامَاتُ الْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ ، اولیاء اللہ سے جو کرامتوں کا صدور ہوتا ہے وہ حق اور سچ ہے اس پر ہر دور کے علماء کا اجماع رہا ہے۔ اللہ والوں سے کرامتوں کا ظہور ہمیشہ اظہار حق کیلئے ہی ہوتا رہا ہے ان کے اس اظہار میں اپنی خواہش و مرضی کا دخل نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے کہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ مرضیٔ الٰہی کے مطابق گذرتا ہے قولاً و فعلاً مرضیٔ الٰہی سے انحراف اپنے لئے سبب ہلاکت جانتے ہیں حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ راہ حق کے مسافر کیلئے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ترک ہلاکت و تباہی کا سبب ہے۔ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی کا ایک ایک لمحہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے گذرا۔ آپ کی ذات سے کثیر کرامتوں کا صدور ہوا۔ پورے طور پر اس کا احاطہ تو ممکن نہیں ہے ہاں جتنی روایتیں صحت کے ساتھ مل سکیں ہیں وہ پیش ناظرین ہیں۔

مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم سربیلہ نے مجھ سے بیان کیا کہ

○ —— حضرت مولانا مفتی سید عبد الحفیظ اشرفی رحمۃ اللہ علیہ آگرہ نے فرمایا کہ میرے گھر شادی تھی بارات آنے والی ہے محفل سجادی گئی، شامیانہ کے نیچے قالین وغیرہ بچھادی گئی ہر طرف قندیلیں روشن کردی گئیں اتنا میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں طوفانی بارش کا سماں ہے سب لوگ گھبرا گئے والد بزرگوار حضرت مولانا سید عبد المجید اشرفی علیہ الرحمۃ حضرت کی خدمت میں پہونچے اور اپنے پیر و مرشد سے عرض کیا حضور لاج بچائیے عزت جانے والی ہے سارا انتظام درہم برہم ہو جائے گا۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیسی پاگل پن کی

بات کرتے ہو مولانا گھٹا کہاں ہے آسمان میں تارے نظر آرہے ہیں۔ اوپر نظر اٹھا کر جو دیکھا تو واقعی آسمان صاف ہے ہر طرف تارے نظر آرہے ہیں۔ سب خوش ہو گئے۔ بارات آئی تمام کام بحُسن و خوبی انجام پا گئے تو حضرت نے ڈھائی تین بجے شب کے قریب ارشاد فرمایا۔ اے بابو جلدی جلدی سارا سامان بٹور لو۔ مشیت میں کسی کا دخل نہیں ہے۔ سب نے مل کر جلدی جلدی سارا سامان اٹھایا حضرت نے فرمایا بھیا سب چیز اٹھائی گئی لوگوں نے کہا ہاں، حضور! پھر آپ نے فرمایا کہ بابو چار مضبوط نوجوان کو بلاؤ فقیر کی چارپائی بھگا لے جائے۔ یہ سنتے ہی سارے لوگ چارپائی حضرت سمیت لے کر بھاگے جیسے ہی دالان میں چارپائی رکھا کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور لگاتار تین دن رات بارش ہوتی رہی۔

تیسرے دن لوگوں نے عرض کیا حضور دعا فرمائیں بارش رک جائے سخت حیرانی ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا سب لوگ بولو اُدھر جا، اُدھر جا، بدر بھٹ، بدر بھٹ۔ حسب الحکم لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا تھوڑی ہی دیر میں بادل چھٹ گیا اور دھوپ نکل آئی۔

○ ــــ حضرت حکیم سید قطب الدین اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا کہ ہماری عمر اس وقت تقریباً ۸ رسال رہی ہوگی۔ ایک مرتبہ ہم عمر چند بچے چھت پر کھیل رہے تھے کہ چھت پر سے ایک بچہ اچانک گر گیا ہم لوگ ڈر کر بھاگ کھڑے ہوئے اور گھروں میں جا کر چھپ گئے، لوگوں نے گرے ہوئے بچے کو اٹھایا دیکھا تو معلوم ہوا کہ بچہ دم توڑ چکا ہے شور ہو گیا کہ بچہ مر گیا ہم تمام بچے اور زیادہ گھبرا گئے کہ اب کسی کی خیر نہیں ہے۔ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بچے کو میرے پاس لاؤ، جب حضرت کے سامنے بچہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ کچھ تو اسے نہیں ہوا ہے لوگ بلاوجہ شور مچا رہے ہیں کہ بچہ مر گیا ہے، پھر بچے سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ بابو کیوں خاموش ہو سنتے نہیں ہو، اتنے میں اس کے جسم میں حرکت ہوئی اور وہ مسکراتا ہوا اٹھ بیٹھا۔

○ ــــ پیر و مرشد حضرت مولانا مفتی سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ، حضرت مولانا سید شاہ مظفر حسین اشرف اشرفی جیلانی کی ہمشیرہ کو

کوئی بچہ نہیں بچپا تھا۔ ان کی والدہ ماجدہ بہت متفکر رہتی تھیں۔ ایک مرتبہ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ ان کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت مظفر میاں کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ میاں بچی کو کوئی بچہ نہیں ٹھہرتا ہے آپ کچھ توجہ فرمائیے۔ یہ سُن کر اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بیٹھے رات دن عبادت میں مشغول ہیں ان سے کیوں نہیں کہتیں (اشارہ اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا سید شاہ محمد اشرف حسین رحمۃ اللہ علیہ کی جانب تھا) ان کی والدہ نے کہا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مشیت یہی ہے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ منشیت میں کسی کو دم مارنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے جواب میں اعلیحضرت نے فرمایا کہ اچھا تو لو، سنو، پہلا لڑکا غلام جیلانی، دوسرا لڑکا غلام سمنانی، تیسرا لڑکا غلام یزدانی۔ یعنی آپ نے تین بچے کی بشارت مع ان کے نام کے دیا۔ الحمدللہ کہ حسب بشارت تینوں بچے اسی نام سے آج موجود ہیں۔ سچ ہے کہ ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ؛ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

○ حکیم سید قطب الدین اشرف مدظلہ العالی نے فرمایا کہ حضرت کا قیام خانقاہ میں تھا آپ کے وصال کا وقت قریب آیا تو ایک دن آپ نے فرمایا میری قبر مولانا احمد اشرف علیہ الرحمۃ اور صاحبزادی (جو محدث اعظم ہند کی والدہ ماجدہ تھیں) کے درمیان بنائی جائے حالانکہ وہاں ایک قبر کا ہونا ممکن نہ تھا جگہ دیکھی گئی تو صرف ایک ہاتھ تھی پھر بھی آپ اصرار فرماتے رہے کہ وہیں بنے گی آپ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ علیہ الرحمۃ نے عرض کیا ابا آپ بھی کمال کرتے ہیں وہاں جگہ کہاں ہے جو قبر بنے گی اتنا سننے کے بعد آپ کا چہرۂ انور متغیر ہو گیا اور جلال بھرے انداز میں فرمایا۔ پیر مصطفیٰ زندگی بھر فقیر نے جس کے نام کا چرچا کیا ہے کیا وہ میرے لئے ایک قبر کی زمین کشادہ نہیں کر سکتا۔ صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین اشرفی علیہ الرحمۃ نے عرض کیا حضور بیشک وہیں قبر بنے گی۔ دوبارہ جگہ دیکھی گئی تو جگہ اتنی وسیع ہو چکی تھی جس سے ایک قبر کیلئے کافی ہو جائے

○ مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم نے بیان کیا،، برسات کا زمانہ تھا اور علاقہ سمری

بختیار پور میں ہر طرف سیلاب ہونے کے سبب بذریعہ کشتی آنے جانے کا سلسلہ تھا۔ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت سربیلہ سے بذریعہ کشتی پہلام کیلئے روانہ ہوئے تو جنوب کی جانب سے بہت زیادہ برسنے والا بادل اٹھا اور بوندا باندی بھی شروع ہو گئی حکیم نظام الدین اشرفی نے عرض کیا حضور گھنگور گھٹا ہے بارش کا سماں ہے آپ نے ارشاد فرمایا بھیا گھٹا ہے بڑھا نہیں ہے ندی کے ایک کنارے سے حضرت کی کشتی چلتی رہی اور دوسرے کنارے بارش ہوتی رہی کشتی پر سوار لوگ اطمینان سے پہلام پہونچ گئے بارش کا ذرا بھی اثر ان تک نہیں پہونچا۔

○ــــ حاجی محی الدین اشرفی اور ضیاء الدین فریدی اور چند دیگر پہلام کے لوگوں نے عرض کیا حضور اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مسجد کے قریب سے کوئی بزرگ پوری بستی میں گشت کرتے ہیں اور کبھی وبائے عام کے وقت بہت زیادہ دیکھے جاتے ہیں ایسے وقت میں لوگوں کی دستگیری بھی کرتے ہیں۔ ان کا مزار کہاں پر ہے نشان دہی کر دی جائے تو بہتر ہوگا۔ تاکہ اس کی پوری حفاظت ہو سکے حضرت نے فرمایا کہ بعد مغرب فقیر جب مسجد میں وظیفہ میں مشغول ہو اس وقت خبردار کوئی مسجد کے احاطہ میں قدم نہ رکھے۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ حضرت وظیفہ سے فارغ ہو کر مسجد میں ٹہل رہے تھے اور ان کے ساتھ ایک بزرگ بھی ٹہل رہے تھے عشاء تک یہ سلسلہ رہا جب عشاء کی اذان کا وقت ہوا وہ بزرگ غائب ہو گئے، اس کے بعد اذان کیلئے حضرت نے آواز دی اذان ہوئی نماز ادا کی گئی بعد نماز حضرت قیام گاہ پر تشریف لائے تو فرمایا کہ آپ لوگوں نے زیارت کر لیا۔ اب سن لیں کہ وہ بزرگ ظاہر نہ ہوں گے یہی مصلحت ہے ہاں مسجد سے جنوبی حصہ کی زمین پر کچھ نہ تعمیر کیا جائے۔ اور نہ گندگی وغیرہ کا کوئی سلسلہ ہو۔

○ــــ مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم سے محمد یعقوب بریلوی نے خود اپنا واقعہ آستانہ عالیہ اشرفیہ پر بیان کیا کہ میں شراب کا بڑا ہی رسیا تھا ہمہ وقت نشہ میں مست رہتا اور کوٹھا پر جانے کی بھی لت لگی ہوئی تھی یہاں تک کہ ایک طوائف کو نکاح کر کے گھر لے آیا میری پہلی بیوی بڑی پرہیزگار اور اعلیحضرت معدن رحمت رحمۃ اللہ علیہ کی مریدہ تھی اس کی صحبت میں یہ منکوحہ طوائف بھی پرہیزگار

ہوگئی اور اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ جب بریلی تشریف لائے تو یہ دونوں حضرت کی خدمت میں پہونچیں اور دوسری بیوی نے بھی حضرت کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ دونوں بیوی نے میرے بارے میں اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا حضور شوہر بڑا ہی ناکارہ ہر وقت شراب میں غرق رہتا ہے حضور توجہ خاص فرمادیں کہ اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ حضرت نے مجھے بلایا اور بہت سمجھایا۔ میں نے عرض کیا حضور میں شراب کے معاملے میں بہت مجبور ہوں نہیں چھوڑ پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک بات مان لو فقیر جب تک بریلی میں رہے اس وقت تک شراب نہ پیو، اور جس وقت ہماری طرح عبا، و تاج والے کو دیکھو اس وقت نہ پیو، میں نے عرض کیا حضور منظور ہے۔

حضرت سات دن بریلی میں قیام فرمانے کے بعد بدایوں تشریف لے گئے، پھر کیا تھا دوستوں کے ورغلانے میں آکر دوستوں کے ساتھ شراب خانہ میں پہونچا جونہی بوتل ہاتھ میں لے کر پینے کا ارادہ کیا، دیکھا سرکار روڈ پر کھڑے ہاتھ میں عصا لئے میری جانب غضب بھری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ میں وہاں سے بھاگا اور بیت الخلاء میں گھس کر دروازہ بند کرلیا اور پینے کا ارادہ کیا کہ باہر کسی کے کھانسنے کی آواز آئی اوپر نگاہ اٹھا کر دیکھا تو سرکار روشندان سے جھانک رہے ہیں۔ بس ایک ہیبت دل پر طاری ہوگئی اور اسی وقت شراب کی بوتل توڑ کر باہر نکل آیا۔ ایک ہفتہ بعد حضرت بدایوں سے بریلی تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ یعقوب کو بلاؤ حضرت کی طلبی پر فوراً بارگاہ میں حاضر ہوا حضرت نے فرمایا فقیر کو شراب خانہ، بیت الخلاء کہاں کہاں پھرایا دیکھو فقیر کی گردن میں خراش موجود ہے، سنتے ہی حضرت کے قدموں میں گر گیا اور صدق دل سے توبہ کرلی اور حضرت کے دست حق پرست پر بیعت کرلی۔

○ مولانا محمد آل حسن اشرفی سنبھلی نے بیان کیا کہ کچھوچھہ بازار کا ایک مالدار بنیا اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسے کوئی اولاد نہیں تھی اس کا نام گجیندر تھا، اس نے عرض کیا حضور آپ کے در سے دنیا مراد پاتی ہے، آپ دنیا کیلئے دعا،

کرتے ہیں ان کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔ سرکار کی بارگاہ میں آنے والا سوالی اپنا دامن مراد سے بھر کر لوٹتا ہے۔ سرکار ہم بھی سوالی ہیں۔ ہمارے حال پر بھی توجہ فرمائیے۔ مالک کے کرم سے دنیا کی دولت بہت کچھ ہے لیکن سرکار ہمارے گھر میں کوئی چراغ جلانے والا نہیں ہے دعاء فرمادیں کہ اللہ ہم کو بھی ایک لڑکا عطا فرمائے آپ نے خوش ہو کر اپنے اندازِ خاص میں فرمایا۔ جاؤ بھیّا ایک سال بعد تمہارے گھر میں بھجیندر پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے جملہ کو قبول فرمالیا اور ٹھیک سال بھر بعد اس بنیا کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام بھجیندر ہی رکھا گیا

○ ــــ جناب چودھری عبدالوحید اشرفی مرحوم منگل باڑی مالدہ کے واسطہ سے مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم نے بیان کیا کہ چودھری عبدالوحید نے بتایا کہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ علاؤالحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کی زیارت سے فارغ ہو کر مالدہ تشریف لائے اور ایک دن قیام کے بعد سعد اللہ پور جسے پیرانہ پیر کہتے ہیں حضرت شاہ اخی سراج عثمان آئینہ ہند رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضری کی تیاری فرمانے لگے اسی درمیان مالدہ کے ایک وہابی مولوی اسمٰعیل سے مولانا علیہ الرحمۃ کی بحث ہو گئی اس میں مولوی اسمٰعیل کو بڑی خفّت وندامت اٹھانی پڑی، مولوی اور اس کے گروہ والوں نے یہ طے کیا کہ جب یہ لوگ سعد اللہ پور آئیں ان کو مارا جائے، حضرت اپنے چند مریدوں کے ہمراہ سعد اللہ پور تشریف لے گئے مخالفین کثیر تعداد میں آستانہ کے گیٹ پر جمع تھے، سواری سے اتر کر حضرت نے فرمایا کہ اِلَّا اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سرکار کی بارگاہ میں چلو، حسب حکم سب لوگ ذکر کرتے ہوئے دشمنوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے آستانہ کے اندر تشریف لے گئے حاضری کے بعد پھر انہیں کے درمیان سے واپس ہوئے مخالفین پر ایسا سکتہ طاری ہوا کہ معلوم ہوتا تھا زمین نے ان کو جکڑ لیا ہوا۔ ان مخالفین میں جو حق کے جویا لوگ تھے بول پڑے بیشک حق حق ہے اور پھر حضرت کی خدمت میں آکر حضرت کے دست حق پر توبہ کر کے حلقہ بگوش میں شامل ہو گئے

مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم نے بیان کیا۔

○ جناب واعظ الحق چودھری پہلام سمری بختیار پور جب بھی اپنے پیر و مرشد اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو یہ عرض کرتے حضور سب کا پیر تو نزدیک ہے اور میرا پیر بہت دور ہے حضور ساری تمنا تو پوری ہوگئی ہے اب ایک ہی آرزو باقی ہے کہ میرے آقا میرے جنازہ کی نماز پڑھا دیتے حضرت جواب ارشاد فرماتے بابو ایک انا صد بیمار نہ جانے فقیر اس وقت کہاں رہتا ہے موت کی حالت کی کیا خبر، وقت گذرتا گیا، بالآخر چودھری صاحب کا وقت آگیا ان کا انتقال ہوگیا، لوگ کفن کیلئے سمری بختیار پور بازار گئے اچانک لوگوں کی نظر آپ پر پڑی دیکھا آپ پلیٹ فارم پر تشریف فرما ہیں۔ لوگ آپ کو دیکھ کر آپ کی جانب دوڑ پڑے قریب آئے تو حضرت نے فرمایا بابو واعظ الحق کا انتقال ہوگیا؟ لوگوں نے جواب دیا ہاں حضور انتقال ہوگیا پھر آپ نے فرمایا سواری کا انتظام کرو اور جلدی جاکر تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔ اور جنازہ قبرستان لاؤ۔ حسب فرمان جلد از جلد حکم کی تعمیل کی گئی حضرت قبرستان پہونچے نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کے بعد دعا فرمائی۔ پھر ان کے دروازے پر تشریف لائے ان کے بچوں کو دعائیں دیں، اور فوراً واپسی کا حکم فرمایا۔ لوگوں نے اصرار کیا کہ حضور کم از کم ایک دن رک جائیں۔ آپ نے فرمایا کلکتہ کا جلسہ چھوڑ کر آیا ہوں اور تمام علماء وہاں موجود ہیں اور عزیزی سید محمد سلمہ (محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کو اپنا قائم مقام بنا کر آیا ہوں آج مفتی نثار احمد کا بیان ہوگا اور کل فقیر کی تقریر پر جلسہ ختم ہوگا۔ میرا وہاں موجود رہنا بیحد ضروری ہے پھر آپ پہلام سے کلکتہ کیلئے روانہ ہوگئے۔

○ پیر حاجی عبد الغفور بخش اللہ اشرفی برہانپوری مرحوم نے بیان کیا ایک مرتبہ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ مالیگاؤں سے بذریعۂ کار اورنگ آباد، دولت آباد، خلد آباد کے آستانوں کی زیارت کیلئے روانہ ہوئے مذکورہ جگہوں میں آستانوں پر حاضری سے جب فارغ ہوئے تو واپسی کا پروگرام ہوا مغرب کا وقت قریب تھا لوگوں نے عرض کیا حضور مغرب کہاں ادا کی جائیگی آپ نے ارشاد فرمایا جہاں وقت ہوگا وہیں نماز مغرب ادا کرلی جائے گی۔ دوران سفر جب مغرب کا وقت ہوگیا گاڑی روک دی گئی سب لوگ اترے نماز ادا کی گئی اور آپ اپنے معمولات میں مشغول ہوگئے

کار میں کچھ خرابی کے سبب لوگ اسے درست کرنے میں لگ گئے۔ آپ معمولات سے فارغ ہوئے تو گاڑی درست ہو چکی تھی لیکن پٹرول ختم ہو چکا تھا، لوگوں نے عرض کیا حضور گاڑی میں تیل نہیں ہے تو آپ نے فرمایا ہرکین کا تیل ڈال دو گاڑی چلے گی حسب حکم تیل ڈال دیا گیا اگرچہ وہ تیل بھی کافی نہیں تھا لیکن گاڑی چل پڑی اور مالیگاؤں خانقاہ اشرفیہ تک بڑے سکون سے پہونچ گئی تو آپ نے فرمایا بھیا گاڑی بغیر کھاتے پیئے ہے اسے کھلائیے پلائیے دو تو پھر چلے گی، ویسے نہیں چلے گی۔

ایک مرتبہ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم دیوان سید شاہ صادق اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پہ حاضری کیلئے کچھوت روانہ ہوئے آپ کے ہمراہ جنت چودھری پہلام، حافظ عبدالماجد مبارکپور اور محمد فاروق اشرفی لال پور، حکیم محمد نظام الدین اشرفی سربلیہ تھے۔ حضرت جب آستانہ پر پہونچے اور مؤدبانہ سلام عرض کیا فوراً جواب آیا اس آواز کو جملہ حاضرین نے بھی سنا اور آستانہ کا قفل خود بخود کھل گیا حضرت اندر تشریف لے گئے اور تنہا دیر تک مراقب رہے۔ ؎۱

حاشیہ ؎۱ حضرت مخدوم سید شاہ محمد دیوان صادق اشرف ابن سید شاہ عبدالرحیم ابن سید شاہ راجو ابن حضرت سید شاہ حاجی چراغ جہاں رحمہم اللہ تعالیٰ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کے دور اقتدار میں جب جونپور سے ہمارے آباء و اجداد کا تیرہ[۱۳] یا چودہ[۱۴] خاندانوں پر مشتمل قافلہ منتقل ہو کر صوبہ بہار مونگیر و بھاگلپور وغیرہ مختلف خطوں میں آکر آباد ہوا، اسی وقت میں جونپور سے آئے ہوئے لوگوں میں کچھ حضرات کچھوچھہ مقدسہ حاضر ہوئے اور اپنے بزرگوں سے عرض کیا کہ ہماری ہدایت و رہنمائی کیلئے مخدوم زادوں میں سے ایک بزرگ چاہئے تاکہ ہم اور ہماری نسل ان سے استفاضہ کرتی رہے۔

اور حضور مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہماری وابستگی قائم و دائم رہے اس لئے کہ ہمارے آباء و اجداد حضرت مخدوم سے منسلک رہے اور اسی وقت سے ابتک ہماری نسبت خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں سے قائم ہے اور آئندہ بھی یہی نسبت قائم رہے منقطع نہ ہو اہل جونپور کی اس درخواست پر توجہ فرماتے ہوئے بزرگوں نے حضرت سید شاہ دیوان صادق اشرف رحمۃ اللہ علیہ کا اس کام کیلئے انتخاب فرمایا اور ان کو مونگیر صوبہ بہار جانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اہل جونپور حضرت کو مونگیر کے علاقہ سمری بختیار پور لیکر آئے۔

آپ کے چھ فرزند ہوئے ان میں سے تین لاولد رہے اور ایک نے مجرد زندگی اختیار کر لی اور باقی

بقیہ حاشیہ صفحہ پر

○ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ علاقہ ٹمری بختیار پور کے دورے پر تھے آپ حکیم عبدالواحد مرحوم کی دعوت پر مبارکپور (اسی علاقہ میں ایک بستی ہے) تشریف لے گئے حضرت ظہر کا وضو فرما رہے تھے ایک نیم جاں مریض کو حضرت کے سامنے لاکر کھڑا کر دیا گیا حضرت نے دریافت فرمایا کیا ہے تو مریض نے روتے ہوئے عرض کیا حضور ٹی، بی کا مریض ہوں حکیم صاحب نے کہدیا کہ اب تیرا مرض لاعلاج ہے۔ تیرا علاج ممکن نہیں ہے۔

حضرت نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اچھا بھیا اللہ جسکے رکھت ہے حکیم صاحب تو اسے مارت ہو: یہ کہہ کر آپ نے سامنے سے تھوڑا سا سبزہ اکھاڑ کر دیا اور فرمایا جاؤ اس کو پیس کر پی لو حسب ارشاد اس نے پی کیا اور بحمدہ تعالیٰ اس کا مرض جاتا رہا وہ بالکل تندرست ہو گیا صاحب اولاد ہوا طویل عمر پایا۔

○ جناب عبداللطیف سیفی اشرفی برہانپوری جو اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے مرید تھے، انہوں نے بیان کیا کہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ برہانپور تشریف لائے اسٹیشن سے لانے میں، میں حضرت کے ساتھ تھا۔ جب حضرت کی سواری شہر کے قریب پہونچی تو مولانا نذیر رحمۃ اللہ علیہ جن کا مزار شہر برہانپور کے دیوار شہر پناہ کے باہر ہے وہاں پر پہونچتے ہی حضرت نے فرمایا بھیا۔ مولانا نذیر، مولانا بشیر، اور شاہ وارث علی شاہ یہ لوگ ہمارے ہم جلیس تھے یہ لوگ چلے گئے۔ اب فقیر باقی رہ گیا ہے مزار کے قریب تانگہ رکوا کر اتر پڑے اور مولانا نذیر کے مزار پر فاتحہ خوانی کیلئے تشریف لائے اور ہم لوگ جالی کے اطراف الگ کھڑے رہے۔ بعد فاتحہ حضرت نے فرمایا کہ صاحب

حاشیہ۔ بقیہ صفحہ ۔ کا۔ دو سے نسل چلی انہیں دو کی اولاد ہیں اشرفچک، مخدوم چک (بستی پوپم) اور رسول آباد کے سادات ہیں

حضرت سید شاہ محمد دیوان صادق اشرف رحمۃ اللہ علیہ

↑

سید نور اللہ اشرف	سید فیض اللہ اشرف	سید نصیرالدین اشرف	سید علاؤالدین اشرف	سید برہان الدین اشرف	سید زین الدین اشرف
بچپن میں انتقال ہوگیا	لاولد	صاحب اولاد	مجرد	صاحب اولاد	لاولد

مزاز بیچین و مضطرب ہیں کہ ان کے بھائی مولانا بشیر علیل ہیں اور فلاں تاریخ تک وہ بھی دنیا چھوڑ رہے ہیں۔ پھر آپ تانگہ پر سوار ہوتے اور تانگہ شہر روانہ ہوگیا، اس وقت آپ کے خلیفہ منشی علیم اللہ بلال بھی موجود تھے انہوں نے یہ سن کر تاریخ نوٹ کرلی۔ بعد میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت کی بتائی ہوئی تاریخ کے دن مولانا بشیر کا لکھنؤ میں انتقال ہوگیا۔

○ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ کو آستانہ عالیہ اشرفیہ خانقاہ سرکار کلاں میں حضرت صدر الافاضل مولانا سید شاہ نعیم الدین اشرفی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ جب میں حضرت پیر و مرشد اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کو گیا تو دیکھا کہ اکابرین مکہ معظمہ (زاداللہ شرفاً) و مدینہ منورہ (زاداللہ شرفاً) اور بہت سے سالک و صاحب جذب سب کے سب حضرت پر نثار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ ان تمام کے جھرمٹ میں حضرت ہر جگہ ممتاز نظر آرہے ہیں۔ اور لوگوں کے اژدہام میں خواہ وہ حرم کعبہ ہو یا عرفات و مزدلفہ و منیٰ ہر جگہ آپ سب سے بلند نظر آرہے ہیں۔ اور بآسانی کسی بھی جگہ سے چہرۂ انور کی زیارت ہوجاتی ہے۔ حالانکہ شامی، رومی و مصری، ترکی والے بڑے قدآور لوگ موجود تھے لیکن آپ ان کے درمیان بھی سب سے ممتاز تھے۔ اور حسن و جمال میں آپ کے جیسا مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔

ہر جگہ آپ شمع کی صورت نظر آتے اور باقی سب پروانے، (فداہ ابی و امی) پھر جب یہ قافلۂ اشرفی مدینہ منورہ (زاداللہ شرفاً) پہونچا مدینہ منورہ کے دوران قیام گنبد خضراء کے سائے میں ایک مجذوب کو مراقب دیکھا اس کے جسم پر مرشد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دیا ہوا لباس تھا جب اس مجذوب کی نظر اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تیزی سے وہ آپ کی خدمت میں پہونچا قدمبوس ہوا۔ آپ نے اپنے جیب سے ایک ریال نکال کر دیا اس نے لے لیا اور بارگاہ شیخ میں عرض کیا حضور بیوی کو طلاق دیتا ہوں نہیں لیتی ہے حضور فرمادیں کہ طلاق لے لے آپ مسکرائے اور فرمائے گھبراؤ نہیں لے لے گی واپس قیام گاہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ یہ فقیر دنیا چھوڑنا چاہتا ہے اور دنیا اسے نہیں چھوڑ رہی ہے، مگر اب چھوڑ دے گی۔ دوسرے دن

اطلاع ملی کہ وہ آستانہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر وصال کر گیا، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

○ ــــ مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم نے بتایا کہ حضرت محدث اعظم ہند نے بتایا کہ ایک مرتبہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی خدامی میں بمبئی میں موجود تھا اور میرا خادم آدو خاں بھی موجود تھا۔ ایک پارسی جو حضرت کا معتقد تھا اس کی پانچ سالہ بچی تیسرا منزلہ سے روڈ پر آگری کہرام مچ گیا۔ ڈاکٹر بلائے گئے ان لوگوں نے کہدیا کہ بچی مرگئی زندگی کے آثار نہیں ملتے، پارسی نے بچی کو اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے لاکر ڈال دیا۔ حضرت کے کمرے سے سب کو نکال دیا گیا اور کمرہ بند کر دیا گیا آدھے گھنٹے بعد بچی ہوش میں آگئی اور اٹھ بیٹھی پارسی حضرت کی کرامت سے متاثر ہو کر پورے گھر والوں کے ساتھ آپ کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہو گیا۔

○ پیر حاجی عبد الغفور اشرفی مرحوم نے بیان فرمایا۔

ایک مرتبہ اعلیٰحضرت کے ہمراہ سورت کے سفر میں تھا سورت پہونچ کر حضرت کچھ کپڑے اپنے خادموں کیلئے خریدنے کا ارادہ فرمایا اور ایک دوکان پر پہونچے کپڑے کی قیمت طے ہوگئی اور حضرت نے کپڑا لے لیا اور پیسے ادا کرنے کیلئے جیب سے ایک بٹوا چمڑا کا نکلا جو بٹن والا تھا اور اس میں مشکل سے چاندی کے سکے دس روپئے آتے۔ حضرت اس بٹوا میں دو انگلیاں ڈال کر دو دو روپئے انگلیوں سے پکڑ کر نکالتے جاتے اس طرح آپ نے اسی چھوٹے بٹوا سے چاندی کے سو روپئے نکالے دوکاندار یہ دیکھ کر حیران و ششدر ہو گیا اور عرض کیا حضور کپڑے کی بس اتنی قیمت لوں گا اس سے زیادہ نہیں چاہئے حضور بس دعا دے دیں، اور اس نے طے شدہ قیمت سو روپئے سے بہت کم پیسے بتایا۔ جواب میں حضرت نے فرمایا کہ جو قیمت طے ہو چکی ہے وہی آپ کو لینا ہے اور اس نے حسب حکم پیسے لے لیا،، اس کے بعد حضرت وہاں سے روانہ ہوئے ایک جگہ رک کر فرمایا کہ بابو یہاں پر بوئے اشرفی آتی ہے یہاں فقیر کا کوئی مرید ہے ایک گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا وہاں جاکر دستک دو آواز دی گئی تو ایک بوڑھا آدمی نکلا جیسے ہی حضرت پر اس کی نظر پڑی تیزی سے آکر قدمبوس ہوا معلوم ہوا کہ ایک مدت مدید کے بعد اسے اپنے پیر کی زیارت نصیب ہوئی ہے

اور وہ بہت دنوں سے اپنے پیر کو یاد کر کر کے زیارت کیلئے بیقرار تھے۔ حضرت نے اس سے مل کر اسے تسلی اور دعا دی اور آگے بڑھے۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد گھوڑا ٹھوکر کھایا اور گر پڑا لوگوں نے دیکھ کر کہا حضور گھوڑا مر گیا آپ نے فرمایا نہیں بابو مرا نہیں ہے پھر گھوڑا سے مخاطب ہوئے اور کہا بھیا فقیر کو پہونچا دو تب جاؤ، گھوڑا اٹھا اور چل دیا۔ ایک جگہ جہاں حضرت کا قیام تھا وہاں اترے اور تانگہ والے کو دو سو روپے دیئے کہ بابو یہ پیسے لو اور اب اس گھوڑے کو تانگہ میں جوتنا بند کر دو اس نے بہت خدمت کی اس کا وقت پورا ہو گیا ہے تم دوسرا گھوڑا خرید لینا۔ تانگہ والا خوش خوش واپس گھر آیا گھوڑا کھول دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھوڑا گرا اور ختم ہو گیا، تانگہ والے نے دوسرا گھوڑا خریدا جو دو سو روپئے میں ملا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

وصال

جناب حکیم سید شاہ قطب اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ آخری سفر حج کے واپسی کے بعد آستانہ عالیہ اشرفیہ پر ہی خانقاہ میں رونق افروز ہوگئے۔ پھر کچھوچھہ مقدسہ نہیں تشریف لے گئے۔ باقی ایام آستانہ پر ہی گذرے، جب حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے کافی دیر تک روتے رہے، وہاں سے رخصت ہو کر واپس نیچے تشریف لائے تو فرمایا کہ حضرت مخدوم نے فرمایا ہے کہ اب ہمیشہ یہیں رہو پھر حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ہم لوگوں سے فرمایا کہ دادا پیر کے مزار پر جا کر دعا مانگو اگر گیارہ رجب خیریت سے گذر گئی تو پھر دس سال جیوں گا۔

جب آپ بیمار ہوئے ڈاکٹروں کا علاج گرچہ پوری توجہ سے ہو رہا تھا لیکن یوماً فیوماً بجائے شفا، حالت کمزور ہوتی چلی گئی۔ بالآخر ۱۱ رجب الحرام ۱۳۵۵ھ کو صبح کے وقت بحالت ذکر اپنے خالق و مالک سے جا ملے اور اپنے رب کی رحمت و رضوان میں راحت پائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آپ کا مزار حسب وصیت نیر شریف کے جنوبی کنارے اپنے صاحبزادے حضرت مولانا

احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ اور اپنی صاحبزادی کے مزاروں کے درمیان مرجع خلائق ہے۔

تالیفات وتصنیفات

آپ کو تالیف وتصنیف سے رغبت نہیں تھی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اسلاف نے جو کچھ لکھا ہے وہی کافی ہے لوگ اس سے استفادہ کریں اس کے باوجود آپ نے مریدین وخلفاء کی تربیت وسلوک الی اللہ کیلئے وظائف اشرفی تالیف فرمائی۔ یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے حصہ اول کتاب السلوک اور حصہ دوم کتاب الاشغال، کتاب الوظائف چھ حصوں پر مشتمل ہے اور ہر وظیفہ کے اندر چند لطائف ہیں۔ ہر لطیفہ کے اندر مختلف اوراد و وظائف درج ہیں۔ اس طرح چھ وظائف میں جتنے بھی لطیفے ہیں ان کے اندر مختلف اوقات اور ہر ماہ کے نوافل اور اوراد وعملیات درج ہیں۔

حصہ دوم کتاب الاشغال کے اندر ذکر کے متعدد طریقے بیان کئے گئے ہیں مشائخ نقشبند کا طریقہ سلوک جسے لطائف ستہ کہا جاتا ہے مفصل بیان ہے یعنی لطائف ستہ اور اس کے اذکار کا بیان ہے اور اس کے مراقبے کی تمام قسمیں اور اس کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ نیز لطائف ستہ کا طریقہ شغل بھی درج ہے۔ علاوہ ازیں سلسلۂ قادریہ، چشتیہ کے اشغال بھی بیان ہے۔ چونکہ ہندوستان میں مذکورہ سلاسل ہی زیادہ تر رائج ہے۔ لہٰذا انہیں سلاسل کے سالکوں کا لحاظ کرتے ہوئے اذکار واشغال نہایت واضح اور عام فہم بیان کئے گئے ہیں۔ راہ حق کے سالکوں کو اس کتاب سے بہت زیادہ مدد ملتی ہے اور فیض ہوتا ہے۔

وظائف اشرفی دوسری جلد جو اعمال ونقوش اس میں درج ہیں ہنوز زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوسکی ہے۔ دو

دوسری کتاب صحائف اشرفی۔ یہ کتاب حضرت مخدوم سلطان سید اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت مبارکہ پر ہے حضرت مخدوم کے حالات ولادت سے وصال تک کا مفصل تذکرہ ہے اور بعد وصال حضرت کے آستانۂ عالیہ سے جو فیوض وبرکات جاری وساری ہیں اس کا بھی تفصیلی ذکر ہے۔

تیسری کتاب تحائف اشرفی ۔ یہ آپ کے منظوم کلام کا مجموعہ ہے ۔ فارسی، اردو، اور پوربی تینوں زبانوں میں آپ کے کلام ہیں ۔ اگرچہ آپ کو شعر و شاعری سے کوئی خاص لگاؤ نہیں رہا اس کے باوجود ، واردات قلبی عشق و محبت رسول حقائق و عرفان کا نظم میں اظہار فرمایا ہے آپ کے کلام میں سوز عشق اور حقائق و عرفان کا رنگ بھرپور ملے گا ۔

آپ کی شاعری پر کوئی بحث کرنے کی بجائے میرے نزدیک زیادہ انسب یہ ہے کہ جناب سید امین اشرف صاحب ریڈر شعبۂ انگلش علیگڈھ مسلم یونیورسٹی ،، تحائف اشرفی کا ایک تنقیدی جائزہ ،، بصیرت افروز مضمون سپرد قلم کیا ہے جو تحائف اشرفی کے مقدمہ میں شامل ہے ۔ اس کا اقتباس ہدیۂ ناظرین کر دوں تاکہ اس تنقیدی جائزہ کے آئینے میں آپ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو زیادہ بہتر طریقہ سے جان پہچان سکیں ۔

سید صاحب فرماتے ہیں ۔

اعلیٰحضرت کی شاعری مولوی کرامت علی شہیدی، محسن کاکوروی مولانا احمد رضا خاں بریلوی ، نظم طباطبائی وغیرہم کی شاعری سے مختلف شاعری ہے ، جذبے کی صداقت تو ان سارے شاعروں میں قدر مشترک ہے مگر اعلیٰحضرت کی شاعری کی امتیازی خصوصیت سلاست و سادگی ہے ۔

بعض شاعروں نے نعتیہ قصائد میں اپنا زور قلم علمیت کے مظاہرے ، خیال بندی ، اور قافیہ پیمائی میں صرف کیا ہے ۔ مگر حضرت کی مہتم بالشان خصوصیت تکلف اور تصنع پسندی سے احتراز میں پنہاں ہے

ان کی شاعری دماغ کی شاعری نہیں بلکہ روحانی ابتہاج ، اہتزاز اور قلبی واردات و کیفیات کا فطری اظہار ہے ۔ اعلیٰحضرت پر کبھی سُکر و بےخودی کا عالم طاری ہوتا ہے ، کبھی تجرید و تفرید کا ، کبھی انوار و تجلیات سے باریاب ہوتے ہیں ، کبھی حضور و غیب سے کبھی بسط و کشاد کے اسرار منکشف ہوتے ہیں ، کبھی حیرت و فنا کے رازہائے سربستہ ، کبھی وادئ طلب سے گذرتے ہیں اور کبھی حال و مقام سے ۔ وادئ معرفت کا یہ سالک محروم دید اور کامیاب دید بھی ہے چنانچہ

تحائف اشرفی،، روحانی اضطراب اور عارفانہ سرمستی و سرشاری کا خوب امتزاج ہے۔ جسے آہ اور واہ کی شاعری سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

تصوفانہ شاعری کی ابتدا یوں تو ایران سے ہوئی، مگر جب فارسی زبان اپنی تمامتر دلآویزی اور عجمی افکار کے ساتھ ہندوستان آئی تو یہاں اس نے اس سے کہیں زیادہ تیز تر اور وسیع تر رنگ اختیار کیا۔

ہندوستان میں جو تصوف کی شاعری کی گئی ان میں چند رجحانات زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ جیسے فلسفۂ وحدت الوجود، شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے اثر سے عام ہوا۔ دوسرا رجحان محبت کا ہے، جس نے خدا اور رسول سے اپنا تعلق قائم کر کے تمام نوع بشر کو اپنی آغوش میں لے لیا۔

چنانچہ سید برکت اللہ عشقی، شاہ نیاز بریلوی، مظہر جان جاناں، اور خواجہ میر درد جیسے مسلمان شعراء کے علاوہ ہندو شاعروں نے بھی اس روایت سے خوشہ چینی کی ہے۔

حضرت شاہ محمد علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ اسی روایت کے ایک تابندہ و درخشاں شاعر ہیں۔ ان کے کلام کو دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ والہانہ محبت کے شاعر ہیں اور ان کی محبت لب و رخسار کی حدود سے گذر کر عالم انوار میں تحلیل ہو چکی ہے۔ ؎

عمرہا جلوۂ او جست نگاہم پیدا — کہ در آئینۂ دل صورت ماہم پیدا
بیگمانست کسے پیش نگاہم پیدا — کہ شد از جلوۂ او نور خداہم پیدا
کعبہ و دیر ز آوارگیم تنگ آمد — نیست در عشق مگر جائے پناہم پیدا

ہمارے صوفی شاعروں کا طریقہ رہا ہے کہ وہ حسنِ مجازی سے حسن حقیقی کی طرف پرواز کرتے تھے۔ اعلیٰحضرت نے بھی مادی رموز و علائم کا استعمال غیر مادی اور ماورائی تصورات کیلئے کیا ہے۔ ؎

چشم گریاں، دلِ سوزاں، رُخِ زرد و تنِ زار — در رہِ عشق تو گشتند گواہم پیدا

شہ خوبانِ من رنگیں قبا نازک ادا دارد | بہر غمزہ بہر عشوہ جہانے مبتلا دارد
بصد ناز و کرشمہ شوخی لا انتہا دارد | دلِ عشاق پامالِ خرام نازہا دارد
نہ در عالم نظیر صورتش موجود و نے ممکن | چہ گویم وصف حُسن او کہ از خوبی چہا دارد

شعائر اسلامی میں انکساری، فروتنی، اور عاجزی، افتادگی کو ایک خاص فضیلت دی گئی ہے۔ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری میں یہ عارفانہ منکسر المزاجی اپنے پورے اوج کمال پر نظر آتی ہے۔ ؎

مگذر از رہ الطاف کہ ایں شیوۂ تست | گرچہ صد فتنہ نمایند گناہم ہیدا

ہندوستانی صوفیا کا بالخصوص یہ شیوہ رہا ہے کہ انہوں نے عشق رسول اپنی ساری زندگی اور ساری کائنات وقف کر دی۔ حضرت اشرفی میاں کا کلام اور بالخصوص ان کی نعتیہ شاعری خاصے کی چیز معلوم ہوتی ہے۔ ان کے نعتیہ اشعار میں عشق رسول کی ایسی تڑپ پائی جاتی ہے جو بغیر قلبی تعلق کے نہیں پیدا ہو سکتی۔ ان کا خون دل میں رستا ہوا لہجہ، ان کے جذبات کی شوریدگی اور سرمستی ''تحائف اشرفی'' کے ایک ایک لفظ سے ٹپکتی ہے۔ مدینہ منورہ سے رخصت ہوتے وقت روح کی بے چینی دیکھئے۔ ؎

از محفل جانانِ من دور شدم امروز | بر خود چرا گویم مہجور شدم امروز
جز نالہ و آہِ من نے مونس غمخوارے | اے و لئے برین حالت معذور شدم امروز
بے وصل نہ صبر آید مشتاق لقائیش را | در داکہ ز دستِ غم مجبور شدم امروز

وہ اپنی تمام آرزوؤں کا سرچشمہ اور اپنی زندگی کا حاجت روا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو سمجھتے ہیں۔ ؎

کار ہمہ دنیا و دین وابستہ مرضی تست | اے مرجع شاہ و گدا فریاد رس فریاد رس
ہر لحظہ دارد التجا ایں عاجز و مسکین گدا | اے حضرت خیر الوریٰ فریاد رس فریاد رس
ایں اشرفی خستہ جاں گوید بصد آہ و فغاں | یا مصطفیٰ یا مجتبیٰ فریاد رس فریاد رس

اکثر شاعروں نے سرورِ کائنات کا سراپا ایسے خوش کن اور دل پذیر انداز میں بیان کیا ہے کہ دنیا کا حسین سے حسین محبوب مجازی ان صفات تک نہیں پہونچ سکتا۔ اور حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ تو حضور کے سراپائے مبارک کی جسمانی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے بے خود ہو جاتے ہیں۔ ؎

سرو بقامت تو بستاں ندیدہ ام　　چوں تو گلے بہ ہیچ خیاباں ندیدہ ام
در باغ دہر گشتم دیدم ہزار گل　　یک گل چو روئیت اے گلِ خنداں ندیدہ ام
ہر کس کہ یک نظر بجمال تو کرد و گفت　　جز حق دگر بصورتِ انساں ندیدہ ام

اعلیٰحضرت اشرفی میاں کے فارسی کلام کی طرح ان کے اردو کلام کے اندر بھی غالب رجحانات تصوف اور عشق رسول ہیں۔ اعلیٰحضرت اپنے جدِ اعلیٰ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کی طرح محی الدین ابن عربی کے فلسفۂ ”وحدت الوجود،، ہمہ اوست،، سے متاثر ہیں ملاحظہ فرمائیں ؎

یہی اہلِ راز کی بات ہے کہ نہیں سوائے ظہورِ حق　　اسے خود نمائی کا شوق تھا جو یہ ماسوا نظر آ گیا
خود کرکے عشق اپنا پردے میں کیوں چھپا　　شاہد مجلسوں میں یہ وجد و حال تیرا

وحدت فی الکثرت اور کثرت فی الوحدت کی مثال ملاحظہ فرمائیں۔ ؎

نظروں میں اہلِ دل کی کثرت ہے عین وحدت　　ہر حال میں ہے حاصل قرب و وصال تیرا

تصوف کی اصطلاح میں مرنے سے پہلے مرنے کا مطلب ہے سالک اپنی ذات کو عشق الٰہی میں اس طرح فنا کر دے کہ سوائے حق اسے کچھ نظر نہ آئے۔ اسی کو ذاتِ حق سے وصل بھی تعبیر کرتے ہیں۔ ؎

مرنے سے پہلے مر کر ہوا جو واصل　　حاصل ہوا اسی کو پیارے وصال تیرا
کس کو ملتا ہے پتہ آپ کو پاتا ہے کون　　وہی پاتا جو بے نام و نشاں ہوتا ہے

سالک کا اپنی ذات سے غائب ہو کر حضور بحق ہونا خدا سے قرب کی علامت ہے اس تصور حضور کی جھلک ملاحظہ فرمائیے۔ ؎

جو گئے واں ہی رہ گئے لوٹ کے کچھ نہ کہہ سکے　　کوچۂ یار کی خبر آکے یہاں سنائے کون

خدا انسان کی رگ جاں سے زیادہ قریب ہے نَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَیۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِیۡدِ ارشاد رب اس پر دلیل ہے۔ ؎

رگ جاں سے قریب تر ہے وہ — نحن اقرب سے عیاں ایسا
نحن اقرب دلیل ہے اپنی — کہو جاناں سے کب جدا ہیں ہم
جب سراپا نے کیا اپنا کچھ ظہور — جو شکل دیکھی سمجھے یہ صورت خدا کی ہے

عاشق صادق رسومات ظواہر اور پابندیوں کا تابع نہیں ہوتا اصل شئی سجدوں کی تڑپ اور قلب کا گداز ہے ورنہ یہ سجدے اعداد و شمار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے عشق میں جوش اور خلوص ہو ہر جگہ اللہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ ؎

خشک مغز زاہد نے ہم کو کر دیا رسوا — وہ غریب کیا جانے رمز عاشقاں کیا ہے
تیرے مئے پرستوں کو فکر زہد و تقویٰ کیا — کس لئے مقید ہو مطلق العناں ہو کر

ارشادات

۱۔ بروایت حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالرشید خاں اشرفی رحمۃ اللہ علیہ بانی جامعہ عربیہ ناگپور

۲۔ حسب ذیل کلمات طیبات برائے افادۂ ناظرین حاضر ہیں۔

۳۔ انسان کو چاہئے کہ موت کو ہمیشہ یاد رکھے کہ یہ نفس کی تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

۴۔ جب کوئی ظلم کرتا ہے تو مظلوم کی دنیا خراب کرتا ہے اور اپنی آخرت تباہ کرتا ہے۔

۵۔ عاقل انسان پہلے دل سے پوچھتا ہے پھر زبان سے نکالتا ہے۔

۶۔ بے ادب خالق اور مخلوق دونوں کا معتوب اور مغضوب ہے۔

۷۔ انسان نفس کی خواہش پوری کرنے میں مصروف ہے اور نفس اسے برباد کرنے میں لگا ہے۔

۶۔ انسان حق تعالیٰ سے کم از کم اتنا شرمائے جتنا اپنے دیندار پڑوسی سے۔

۷۔ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا ہم نشین ہے۔

۸۔ انسان کو چاہیئے کہ کسی کا حق نہ رکھے اور نہ کسی کو زبان یا ہاتھ سے تکلیف پہونچائے نہ کسی کی برائی کرے۔

۹۔ انسان کو چاہیئے کہ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کے بجائے اپنے عیبوں کو تلاش کرے اور انکی اصلاح کرے

۱۰۔ کسی پر بدگمانی ہرگز نہ کرے۔

۱۱۔ مخلوق کے ساتھ محبت اور ان کی خیر خواہی کرے

۱۲۔ نعمت تھوڑی ہو یا زیادہ اس پر اللہ کا شکر واجب ہے۔ فقر و فاقہ سے تنگ دل ہو کر ناشکری ہرگز نہ کرے۔

بروایت پیر حاجی عبدالغفور اشرفی لوہار منڈی برہانپور

۱۳۔ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مسند ارشاد پر بیٹھنے اور بیعت لینے کا حق اسی کو ہے جو اپنی آنکھوں سے جتنا آگے دیکھتا ہے اتنا ہی پیچھے بھی دیکھتا ہو۔ اور کم از کم ۲۴ گھنٹے میں ایک بار اپنے تمام مریدوں کے احوال کا جائزہ لیتا ہو۔

۱۴۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے ہر سے لگے رہو بھائی بَنَتْ بَنَتْ بن جائی۔ (یعنی اللہ کی یاد میں لگے رہو دھیرے دھیرے ایک دن ضرور بگڑی بن جائے گی۔)

ولیعہد

اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی حیات طیبہ میں ہی آپ کے بڑے صاحبزادے عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ ابوالمحمود احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا تھا اس وقت پیر و مرشد حضرت مولانا مفتی سید شاہ مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ، سجادہ نشین آستانۂ عالیہ کچھوچھہ مقدسہ کی عمر شریف ۹ اور دس سال کے درمیان تھی ہندوستان کے مشہور علماء و مشائخ کی موجودگی میں خاندان کے اہل الرائے حضرات کے مشورہ اور ان کی رضا و

ورغبت سے آپ کو مرید بناکر ولیعہد مقرر فرمایا چنانچہ فرمان عالی شان میں ارشاد فرمایا۔ جب فرزند ممدوح نے ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ کو بعارضہ اسہال وطاعون شہادت پائی تو ان کی مجلس چہلم میں بموجودگی فرزندان خاندانی ومریدان وخلفاء مثل میرے خلیفہ برحق سید غلام علی بھیک نیرنگ بمخاطب بہ فقیر اللہ شاہ از اولاد ابوالحسن سدا بہار وحاجی معز الدین رئیس ابراہیم پوری ونذیر حسین رئیس اکبر پوری از شیوخ جونپوری اور تمام ہندوستان سے محبان سلسلہ جو آئے تھے سب کے سامنے فقیر نے اپنے فرزند کے فرزند اپنے پوتے اور دلبند سید محمد مختار اشرف عرف محمد میاں سلمہٗ ربہٗ کو اپنا مرید کرکے اپنا ولیعہد بنایا اور سب حاضرین بکمال اکرام اُن سے مصافحہ کیا اور ان کے علم وعمل وعمر واقبال کیلئے دعا کی گئی۔ (تفصیل آگے آرہی ہے)

سرورا شاہا کریما
دستگیرا اشرفا
حرمت روح پیمبر
اک نظر کن سوئے ما

۷۸۶
۹۲

حالاتِ زندگی

عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ ابو المحمود

احمد اشرف

الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش و مکتب کشائی

حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ ۴ شوال المکرم ۱۲۸۶ھ بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ آپ کا تاریخی نام، مولانا ابو المحمود احمد اشرف ہے۔ مولوی محمد ہاشم اشرفی ماچھی پوری نے بتایا کہ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا احمد اشرف مادر زاد ولی ہیں جن کمالات سے یہ متصف ہیں سب وھبی ہیں، جس رات آپ شکم مادر میں آئے اسی شب اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کو سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی جانب سے صاحب کمال فرزند کے ولادت کی بشارت ملی۔

مولانا علیہ الرحمۃ، جب چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو بزرگوں کے طریقہ کے مطابق آپ کی بسم اللہ خوانی کا انتظام کیا گیا۔ اس وقت کچھوچھہ مقدسہ میں اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے معزز مہمان اس وقت کے عظیم محدث غوث زماں مولانا آل احمد محدث ہندی پھلواروی بہاری رحمۃ اللہ علیہ قیام پذیر تھے۔ آپ حضرت نعمت اللہ پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے جن کا نسب خاندان جعفری الذینبی تھا۔

اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، مولانا آل احمد ایک اربعین فقیر کے حجرہ میں قیام فرمایا۔ اسی مدت میں آپ غوثیت کے مرتبہ پر فائز ہوکر رخصت ہوگئے۔ سات برس تک آپ اس مرتبۂ غوثیت پر رہے۔ اور زمانۂ انتقال کے قریب مدینہ منورہ پہونچ کر جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ فقیر کو دعائے الف کی اجازت قرات عطا فرمائی۔ اور مولانا آل احمد نے ہی مولانا لطف اللہ علیگڈھی کو سند حدیث عطا فرمائی۔ اور میرے فرزند دُرِّ نجف حاجی سید ابو المحمود احمد اشرف کو بتقریب مکتب کشائی ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن میں بسم اللہ پڑھائی۔

تکمیل تعلیم

ابتدائی تعلیم کے مراحل گھر ہی بزرگوں کے زیر سایہ طے فرمالیا پھر درس نظامیہ کی تکمیل کیلئے حضرت مولانا شاہ لطف اللہ محدث علیگڈھی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہونچے اور درسیات کی تکمیل کی، آپ نے کسی مدرسہ یا کسی خاص عالم سے دستار نہیں لی، آپ کی دستار بندی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمائی۔

رسالۃ الاستمداد۔ صفحہ ۹۲ میں حاشیہ پر مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ ابو المحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی زیب سجادہ کچھوچھہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے، آپ عارف باللہ سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور فرزند تھے تاریخی نام مولانا ابو المحمود احمد اشرف تھا۔ ۱۴ر شوال المکرم ۱۲۸۶ھ میں بروز جمعہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی کتابیں کچھوچھہ شریف میں پڑھیں اور مفتی لطف اللہ علی گڈھی سے درسیات کی تکمیل کی۔ خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دستار بندی فرمائی۔ چنانچہ اس خواب کے بعد آپ نے کسی مدرسہ سے دستار فضیلت حاصل کرنے سے انکار کر دیا۔

آپ اپنے والد مکرم سے بیعت تھے۔ آپ کی تقریر دلعزیز ہوتی اور وعظ میں تاثیر ہوتی۔ آپ اپنے والد ماجد کے حیات ہی میں ۱۳۴۳ھ میں واصل بحق ہوئے۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا سید شاہ مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ آپ ہی کے فرزند ارجمند ہیں۔

بیعت و سلوک

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد آپ نے علوم باطنی و تکمیل سلوک کیلئے اپنے والد بزرگوار قطب الارشاد محبوب ربانی شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اگرچہ آپ پیدائشی وھبی کمالات سے متصف تھے اس کے باوجود خاندان اشرفیہ کے بزرگوں کے دستور کے مطابق اپنے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ اربعین پورا فرمایا اور سلوک طے کیا اور جملہ سلاسل جو اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے حاصل فرمایا تھا اور خاندان میں جو سلسلے آرہے تھے ان تمام سلاسل میں اجازت و خلافت اپنے والد بزرگوار علیہ سے حاصل فرمایا۔

بہت کم مدت میں کمالات روحانی سے متصف ہوئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء وہو ذوالفضل العظیم۔

شان استغناء

حضرت پیر و مرشد مولانا مفتی سید شاہ مختار اشرف اشرفی جیلانی زیب سجادہ آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ نے فرمایا کہ

والد بزرگوار حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں کمال استغنا پایا جاتا تھا،، دنیا اور طلب دنیا سے ہمیشہ دور رہے کبھی اس کا خیال تک آپ نے نہیں فرمایا اسی تعلق سے حضرت نے حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ۔

اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ بیرون ہند سفر میں تھے اور حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ گھر پر قیام فرما تھے بمبئی کے مریدین و معتقدین نے آپ کو محرم الحرام کے پروگرام پر مدعو کیا۔ آپ لوگوں کی دعوت پر بمبئی تشریف لائے اور محمد وٹیل کے ہوٹل پر آپ نے قیام فرمایا، پروگرام کمیٹی کے صدر محمد حسین سیٹھ جو اس پروگرام کے روح رواں تھے بمبئی کے دستور کے مطابق مولانا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پہونچے اور اسی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے درمیان میں پوچھ لیا کہ حضرت آپ تقریر کا کتنا پیسہ لیں گے۔ اتنا سننا تھا کہ جلال آگیا اور محمد حسین سیٹھ کو سختی سے ڈانٹ کر بھگا دیا اور فرمایا کہ تقریر نہیں ہوگی۔ اب سارے لوگ پریشان ہوگئے۔ دوسری طرف محمد حسین سیٹھ کے وقار کا معاملہ تھا بالآخر کچھ مدبر لوگ درمیان میں پڑے اور کسی طرح حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کو ٹھنڈا کرنے میں کامیاب ہوگئے اور محمد حسین سیٹھ کو معافی دلوائی اس نے حضرت سے معافی مانگا اور حضرت نے معاف کر دیا۔ پھر تقریر ہوئی۔ روانگی کے وقت لوگوں نے اسٹیشن پر ہار پھول کیا اور لفافے پیش کئے حضرت نے لفافہ لینے کے بجائے اپنے خادم جمن کو لفافہ لینے کا اشارہ فرمایا وہ سب لفافے جمع کرتا رہا جب سب لوگوں نے دے دیا تو جمن نے ان لفافوں کو گٹھری باندھ کر بنچ کے نیچے ڈال دیا اب ٹرین چل پڑی، راستہ میں جمن نے حضرت کا پاؤں دباتے ہوئے دبی زبان میں کہا میاں آپ نے سب کو ڈانٹ کر بھگا دیا معاملہ سب بگڑ گیا۔ اب عرس کا انتظام کیسے ہوگا۔ آپ نے اُسے بھی ڈانٹ دیا اور فرمایا چپ رہو اللہ مسبب الاسباب ہے۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا حضور وہ سب خطوط پڑے ہیں اسے کب پڑھیں گے حضرت نے فرمایا، کہاں ہے اس نے بنچ کے نیچے سے گٹھری نکالی اور اسے کھولا آپ نے فرمایا

کہ لفاف کھول کر دیکھ، اب جو اس نے لفاف کھولا تو نوٹوں سے بھرا ہوا سب لفاف ملا اس نے فوراً سارے لفافے سمیٹ کر رکھا اور گھر آ کر مخدومہ علیہا الرحمۃ کے حوالے کر دیا حضرت نے اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اور حضرت مخدومہ نے بھی اسے اسی طرح رکھ دیا۔ عرس حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ کے موقع پر وہ پیسہ نکلتا رہا اور عرس کے کام میں خرچ ہوتا رہا۔ اسی سے عرس کے تمام پروگرام بحسن وخوبی انجام پائے۔

آپ کی صحبت مبارکہ سے مستفیض ہونے والوں نے بیان کیا ہے کہ تا زندگی آپ کی شان بے نیازی کا یہی عالم رہا۔ آپ دنیا داری سے بہت دور رہے کبھی آپ نے اسباب دنیا میں دلچسپی نہیں لی۔

اشاعت دین حق

اشاعت دین حق کیلئے آپ کے والد بزرگوار اعلیحضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت غوث العالم مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ سے قریب مدرسہ اشرفیہ قائم کیا اور قابل اساتذۂ روزگار کی خدمت حاصل کی گئیں اور مدرسہ کا پورا نظام آپ کے حوالے کر دیا گیا، تاکہ مدرسہ آپ کے زیر سایہ صحیح نظم وضبط کے ساتھ ترقی کرتا رہے اور آپ پوری توجہ وانہماک کے ساتھ مدرسہ چلاتے رہے اور زیادہ سے زیادہ وقت مدرسہ ہی کو دیتے، بایں سبب کچھوچھہ مقدسہ سے باہر کم جانا ہوتا تھا، اس کے باوجود تقریری پروگرام کے ذریعہ بھی تبلیغ دین کے فرائض انجام دیتے رہے۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کو قوت گویائی کا وافر حصہ عطا فرمایا تھا وہیں آپ کی تقریر میں اثر انگیزی بھی کامل بخشا تھا۔

حضرت مفتی اعظم ہند نے فرمایا کہ آپ کی تقریر دلعزیز ہوتی اور وعظ میں تاثیر ہوتی۔

آپ کی خطابت کے سلسلے میں حضرت پیرومرشد شیخ المشائخ مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے صدر الافاضل حضرت مولانا سید شاہ نعیم الدین

اشرفی مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ حضرت والد بزرگوار کی خطابت کیسی تھی تو صدرالافاضل علیہ الرحمۃ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت کی خطابت بس یوں سمجھئے کہ حضرت محدث اعظم ہند علیہ الرحمۃ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی خطابت کے مقابلے میں سر کے ایک بال کے برابر ہیں۔

ڈاکٹر عظیم الدین فاروقی سندورہ گوپال گنج ضلع پرتاب گڑھ جو حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کے معتقدین میں سے تھے موصوف کی عمر تقریباً سو سال رہی ہوگی، انہوں نے فرمایا کہ مولانا احمد اشرف علیہ الرحمۃ کی تقریر جب ہوتی تھی تو سامعین اپنا ہوش و حواس گنوا بیٹھتے تھے، بالخصوص معراج رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جب تقریر ہوتی تھی تو لوگ آپ کی جانب دیکھنے کے بجائے آسمان کی جانب دیکھا کرتے تھے کہ کہاں سواری رسول جارہی ہے۔ اور بارہا ایسا ہوا کہ لوگ چیخ مار کر بے ہوش ہوجاتے کتنے ایسے ہوتے کہ جو بے خودی میں گریبان پھاڑ ڈالتے تھے، اعلیحضرت مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو بریلی شریف مدعو کرتے اور آپ کی تقریر سنا کرتے تھے۔

آپ کی زندگی کا نصب العین صرف اشاعت دین رہا۔ آپ کے والد بزرگوار قطب ربانی حضرت سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مرادآباد کانفرنس میں خطبہ صدارت میں فرمایا تھا۔

جس پر مجھ کو دنیا میں ناز ہے اور آخرت میں فخر ہوگا جس کو میں کبھی اپنے سے جدا نہیں کرسکتا تھا لیکن آج اعلان حق کیلئے میں اپنی زندگی کی ساری کمائی نذر کررہا ہوں، میرا اشارہ پہلے اپنے لخت جگر و نور العین مولانا الحاج ابو المحمود سید احمد اشرف اشرفی جیلانی پھر اپنے نواسہ و جگر پارہ مولانا الحاج ابو المحامد سید محمد اشرف محدث اشرفی جیلانی کی طرف ہے۔ ان دونوں کی ذات میری ضعیفی کا سرمایہ ہے، میں آج ان جگر کے ٹکڑوں کو نذر میں پیش کرتا ہوں کہ اعلان حق میں آخری ساعت تک سنّت و اہلسنّت کی جو خدمت سپرد کی جائے اس میں میری تربیت و حقوق کا حق ادا کریں۔

آپ نے تازیست اپنے والد بزرگوار کے اس ارشاد میں ذرا بھی سرمو فرق نہ ہونے دیا

افسوس کہ آپ کی زندگی نے ساتھ نہ دیا اور والد بزرگوار کی حیات طیبہ میں ہی اپنے رب سے جا ملے۔

آپ نے ایک مرتبہ خدمت دین کے تعلق سے اپنے عزم کا یوں اظہار فرمایا کہ فقیر کی حیات مستعار نے ساتھ دیا تو مدرسہ اشرفیہ پر خاص توجہ دیکر اعلیٰ تعلیم کے لئے مدرسہ کے تعلیمی نظام کو بلند کرنا ہے۔ اور اسے ہندوستان کا جامع ازہر بنانا ہے۔

آپ کی تقریر کے سلسلے میں مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم نے فرمایا کہ، جناب مولانا شاہ معین الدین فریدی آروی علیہ الرحمۃ کی دستار بندی کے موقع پر عالم ربانی حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو جلسہ سے خطاب کرنے کی دعوت دی گئی اور آپ آرہ تشریف لائے یہ سہ روزہ پروگرام تھا آپ نے پہلے دن اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ پر تقریر فرمائی دوسرے اور تیسرے دن بھی یہی عنوان رہا، لیکن ہر دن مضمون نیا، نکات علمیہ سے بھرپور مجمع سن کر حیران و دم بخود تھا جناب حکیم ریاست حسین فریدی اور مولانا محمد رافق فریدی نے عرض کیا حضور اس عنوان پر کب تک بیان جاری رہے گا، فرمایا بھیّا اگر ایک ماہ تک یہاں پروگرام چلتا رہے گا اسی عنوان پر فقیر کا بیان ہوتا رہے گا۔

نیز مولوی اکمل حسین اشرفی نے بتایا کہ حضرت مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے تبحر علمی کے سلسلے میں ایک مرتبہ حضرت محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ واللہ میں حضور پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کرتا ہوں اس پر دنیا مجھے محدث اعظم ہند کہتی ہے اگر حضور مولانا علیہ الرحمۃ کے علوم ظاہری و باطنی سے ایک آنہ بھی پا جاتا تو نہ معلوم دنیا والے مجھے کیا کہتے۔

کشف و کرامات

آپ صاحب کشف و کرامات بزرگ گذرے ہیں گرچہ آپ نے عمر کم پائی اس کے باوجود اللہ نے آپ کو بہت سارے کمالات سے نوزا، آپ سے بہت کرامتیں بھی ظاہر ہوئیں۔ افسوس یہ ہے کہ آپ کے تعلق سے ہمیں بہت کم حالات معلوم ہو سکے کوشش بہت کی لیکن خاطر خواہ کامیابی نہیں مل سکی آپ کی کرامت سے تعلق بعض واقعے ملے جو درج ذیل ہیں۔

مولانا آل حسن سنبھلی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ مولانا علیہ الرحمۃ اپنے والد بزرگوار اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے غایت درجہ فرمانبردار رہے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولانا احمد اشرف نے بچپن سے آج تک فقیر سے کوئی چیز طلب نہیں کیا۔ اور فقیر کے ہمیشہ فرمانبردار رہے۔ فقیر نے دوسری شادی کی اس کے باوجود مولانا مطیع و فرمانبردار رہے۔ اور کبھی اپنے رویے سے فقیر کو رنج و تکلیف نہیں دیا۔ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ سے بیحد خوش تھے اور بے پناہ چاہتے تھے۔

آگے مولانا موصوف بیان کرتے ہیں۔ میں کالج میں پڑھتا تھا انٹرمیڈیٹ کر چکا تھا میری عمر ۱۶ یا ۱۷ سال رہی ہوگی۔ ایک بار مفتی محمد اجمل صاحب اجملی نے فرمایا کہ آل حسن مرادآباد جامعہ نعیمیہ میں دستاربندی کا جلسہ ہے اور حضرت صدر الافاضل کی دعوت پر مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ آرہے ہیں۔ تم بھی جلسہ میں شرکت کیلئے چلو، میں ان کے کہنے پر ان کے ساتھ ہوگیا۔ مرادآباد آیا جلسہ میں شرکت کی، پروگرام ہوگیا۔ میں مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا تھا حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے مجھے علم دین حاصل کرنے کی ترغیب دی میں نے عرض کیا حضور طبیعت ہچکچا رہی ہے کہ شروع کروں اور کہیں درمیان سے تحصیل علم کا سلسلہ منقطع نہ ہوجائے اور میں ناقص و نامکمل رہ جاؤں تو پھر کہیں کا نہ رہوں گا۔ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ تم شروع کرو انشاء اللہ تم مکمل عالم ہوجاؤ گے۔ الحمدللہ کہ میں نے تحصیل علم دین شروع کیا اور بڑی کامیابی کے ساتھ میں درجۂ تکمیل کو پہونچ گیا۔ میں بحیثیت عالم حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی کرامت ہوں۔ اسی وقت میں مولانا علیہ الرحمۃ سے بیعت ہوگیا۔ بعد میں اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے خلافت سے نوازا۔

ٹانڈا کے راجہ کا ایک ہاتھی تھا جو راجہ کا بہت ہی پسندیدہ تھا راجہ اسے بہت محبوب رکھتا، وہ ہاتھی رہ رہ کر پاگل ہوجاتا تھا اس کا کیا سبب تھا اللہ بہتر جانتا تھا۔ اس نے کئی خون کرڈالا تھا۔ ایک مرتبہ راجہ اپنا خاص آدمی حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھیجا کہ

حضور دعا فرما دیں کہ میرا ہاتھی اچھا ہوجائے۔ حضرت مولانا بذات خود ٹانڈا تشریف لے گئے۔ ہاتھی اس وقت بانس کے جھاڑ کو اکھاڑ توڑ کر پھینک رہا تھا۔ راجہ بندوق لے کر حضرت مولانا کے ہمراہ تھا حضرت نے ہاتھی کو دیکھا اور اسے آواز دی آپ کی آواز سن کر وہ حضرت کی جانب چلا۔ راجہ نے خوف سے بندوق اٹھالیا کہ اگر اس نے شرارت کیا تو فوراً ختم کر دیا جائے گا۔ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ نے منع فرمادیا، ہاتھی آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔ آپ نے اسے بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا وہ بیٹھ گیا۔ ور حضرت مولانا علیہ الرحمۃ اس کے سر پر دست شفقت پھیرتے رہے۔ اور فرمایا کہ اب آج کے بعد سے بدمعاشی و شرارت نہ کرنا کسی کو تکلیف نہ دینا۔ اس کے بعد آپ وہاں سے واپس آگئے۔ ہاتھی جب تک زندہ رہا پھر کبھی پاگل نہیں ہوا اور کسی کو اس نے ایذا، نہیں پہونچایا۔

حضرت مولانا مجیب اللہ صاحب شہبازی بھاگلپوری سے روایت ہے کہ نعمت نامی ایک شخص نے جو حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا اپنا واقعہ خود بیان کیا۔ مولانا مجیب اللہ صاحب نے فرمایا کہ نعمت نے بتایا کہ حضرت مولانا سید احمد اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن ماچھی پور کے یہاں تشریف لائے اور وہیں قیام پذیر تھے ابوالحسن کے دروازے پر ملنے والوں کا اژدہام ہوگیا۔ جو آتا حضرت سے بیعت ہوکر واپس ہوتا۔ تمام لوگوں کے ساتھ میں بھی بیعت ہوگیا مجھے تاڑی پینے کی عادت تھی حضرت نے بیعت کے وقت جب تاڑی سے توبہ کرایا تو میں نے عرض کیا تاڑی کی اجازت دی جائے اس لئے کہ میں اس کے چھوڑنے پر قادر نہیں ہوں معذور ہوں آپ نے فرمایا اچھا میرے سامنے نہیں پینا، میں خوش ہوگیا، لیکن ہوا یہ کہ میں نے جب بھی تاڑی پینے کے ارادے سے ہاتھ میں گلاس لیا حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی نورانی شکل سامنے نظر آنے لگتی ایک دن اسی حالت میں آپ نے فرمایا کہ کیا باز آؤ گے۔ اس جملہ کا اثر مجھ پر اتنا گہرا ہوا کہ میرے دل سے تاڑی کا خیال ایسا محو ہوا کہ پھر تا زندگی میں نے اسے منھ نہیں لگایا۔ اور نہ کبھی مجھے اس کا احساس و خیال ہوا۔

نکاح واولاد

آپ کا نکاح آپ کے بڑے والد حضرت شیخ المشائخ مولانا سید شاہ محمد اشرف حسین رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی سے ہوا

ان سے تین صاحبزادی، اور ایک صاحبزادے ہوئے۔

ایک صاحبزادی، مولانا سید شاہ محی الدین اشرف عرف اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہوئیں۔

حضرت اچھے میاں آپ کے بھتیجے بھی ہوتے ہیں۔

دوسری صاحبزادی حضرت مولانا سید شاہ ابو المحامد محمد اشرف محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہوئیں۔ جو آپ کے بھانجے بھی ہیں۔

تیسری صاحبزادی حضرت سید شاہ طفیل اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب ہوئیں

اور صاحبزادے حضرت شیخ المشائخ مولانا مفتی سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ۔

خلفاء و مریدین

آپ کے مریدین کی تعداد تو نہیں بتا سکتے کہ کتنے تھے اسی سے اندازہ لگائیے کہ جہاں بھی آپ خطاب فرمانے تشریف لے گئے آپ کی تقریر سے لوگ اتنے متاثر ہوتے کہ بعد تقریر جماعت در جماعت لوگ آپ کے دست حق پرست پر تائب ہو جاتے، مولوی محمد ہاشم اشرفی نے بیان کیا کہ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ حج کو تشریف لے گئے تھے تو کثیر تعداد عرب نے دست حق پرست پر بیعت کی، اسی طرح ایک مرتبہ میمن سنگھ تشریف لے گئے تو تقریباً تیس ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

اسی طرح خلفاء کے سلسلے میں بھی نہیں بتایا جا سکتا کہ کتنے ہیں جتنے میرے علم میں ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) آپ کے برادر خورد حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ مقدسہ۔

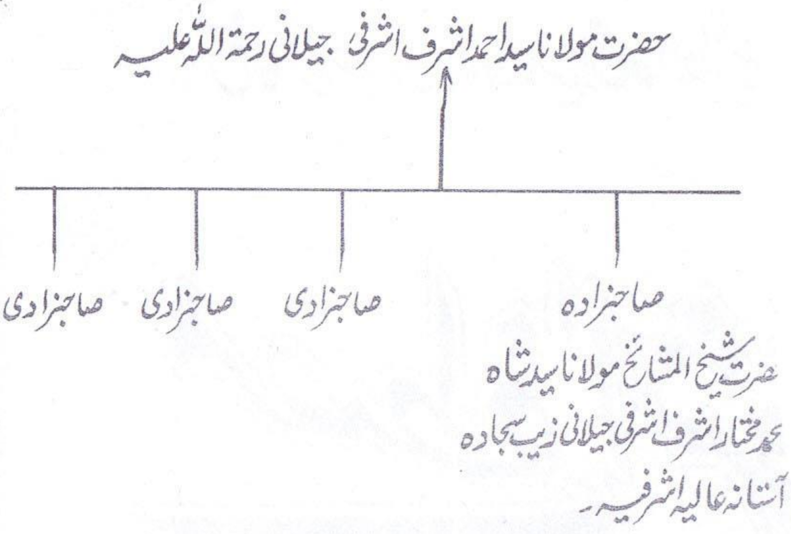
(۲) آپ کے بھانجے حضرت علامہ سید ابو المحامد محمد اشرف محدث اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھہ مقدسہ۔

(۳) آپ کے بھتیجے حضرت مولانا سید شاہ محی الدین اشرف اشرفی جیلانی عرف اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ جن کی آخری زندگی جذب میں گذری مزار آپ کا مرزاپور میں مرجع خلائق ہے۔

(۴) حضرت مولانا حکیم سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اشرف چک سہرسا بہار۔

وفات آپ نے ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ میں طاعون کے مرض میں شہادت پائی، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۰

مزار آپ کا نیر شریف کے جنوبی کنارے حضرت مولانا سید شاہ محمد اشرف حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان واقع مرجع خلائق ہے۔



۷۸۶
۹۲

حالاتِ زندگی

شیخ کامل حضرت مولانا سید شاہ ابوالمجتبےٰ

مصطفیٰ اشرف

الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش و مکتب کشائی

آپ اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے صاحبزادے ہیں حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی زوجۂ ثانیہ کے بطن سے ہیں ۷ ذی قعدہ دوشنبہ کے دن ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے۔ خاندانی دستور کے مطابق ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن پر مکتب کشائی کی تقریب میں بسم اللہ پڑھائی گئی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی متوسطات کیلئے فرنگی محل لکھنؤ تشریف لے گئے اور حدیث کی تکمیل مولانا شاہ لطف اللہ علیگڈھی کے پاس ہوئی۔

آپ کو بریلی شریف بھی حضرت مولانا شاہ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا گیا لیکن کسی نامساعد حالات کے سبب آپ واپس آگئے۔

بیعت و سلوک

آپ کو اپنے بڑے بھائی حضرت مولانا سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت تھی انہیں کے دست حق پرست پر آپ نے بیعت کی اور ان کے زیر سایہ منازل سلوک طے فرمائے۔ نیز اپنے والد بزرگوار اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض پایا اور سلاسل کثیرہ میں اجازت و خلافت حاصل کی اور ان سلاسل کی تعلیم بھی آپ کو ملی۔

کبھی کبھی آپ یہ فرمایا کرتے تھے میرے والد قطب وقت تھے کاش میں اپنے والد کو قطب سمجھا ہوتا تو آج بہت کچھ پا گیا ہوتا میں نے ہمیشہ باپ کو باپ ہی کی نظر سے دیکھا ورنہ آج میں کچھ اور ہی ہوتا۔

اور جب کبھی بہت خوش ہوتے تو یہ جملہ آپ کی زبان اقدس سے سنا گیا میں شاہ علی حسین اشرفی جیلانی کا بیٹا ہوں بہت دریا ہوں جسے کچھ حاصل کرنا ہے کرلو میرے بعد اس خاندان میں کوئی کچھ دینے والا نہیں ہے سب اپنی اپنی تجوریوں میں تالا لگائے بیٹھے ہیں۔

شریعت مطہرہ پر سختی سے پابند رہے اور ہمیشہ سنت کا پرچار کرتے رہے علاقہ نمری

بختیار پور میں بارہا ایسا موقع آیا کہ آپ نے وہابیوں کو مباہلہ کیلئے چیلنج کر دیا لیکن آپ کے جاہ وجلال کو دیکھ کر کبھی کوئی مقابلہ کے لئے سامنے نہیں آیا۔

آپ کی طبیعت میں بے نیازی بہت زیادہ پائی جاتی تھی امیروں کی امارت کی کبھی پرواہ نہیں کی، ہاں اخلاق و محبت اور ادب کے دائرے میں جو آیا آپ نے اس پر توجہ فرمائی۔ اگر کسی رئیس کے اندر ذرا بھی غرور محسوس کیا تو پھر کبھی آپ نے اسے قریب نہیں کیا۔ غریبوں سے بہت زیادہ انسیت رہی اور اکثر غریبوں کی دعوتوں کو خوش دلی سے قبول فرمایا کرتے تھے۔ کھانا ہمیشہ سادہ پسند فرمایا۔ پر تکلف مرغن کھانے سے دور رہے۔

اشاعت سلسلہ کے ذریعہ خدمت دین بھی انجام دیتے رہے۔ کوئی حاجت مند آپ کے در سے کبھی خالی واپس نہیں ہوا۔ لوگوں کی بھیڑ کے سبب سے کبھی ملول نہیں ہوئے اور نہ اکتائے۔ ہر آنے والے کی فریاد توجہ سے سنتے اور اس کا کام کر دیتے۔

سلب امراض آپ بہت زیادہ کرتے تھے، بارہا دیکھا گیا کہ مریض چارپائی پر لایا گیا اور آپ کے سامنے رکھنے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ مریض اٹھ بیٹھا اور اپنے گھر خود پیادہ چل کر واپس ہوا۔

کبھی کسی مریض کو فرما دیتے کہ فلاں لفظ بولتے رہو مریض وہ لفظ جہاں بولنا شروع کرتا مرض اس کا زائل ہونا شروع ہو جاتا۔ جب مریض کو توانائی محسوس ہوتی فرماتے یہی بولتے ہوئے گھر چلے جاؤ یہاں تک کہ وہ دوسرے دن بھلا چنگا آپ کی ملاقات کیلئے حاضر ہوتا۔

کشف وکرامات

آپ صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے، آپ کی ذات سے بہت سی کرامتوں کا ظہور ہوا ہے۔ ان میں سے چند جو مجھے مل سکے ہیں ہدیۂ ناظرین ہیں۔

(۱) مولانا مجیب اللہ صاحب شہبازی بھاگلپوری مدظلہ العالی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ، عبدالغنی ابراہیم پوری کی شادی اصغر راجپوری کی لڑکی سے ہوئی سسرال میں جائداد کافی ملنے کی وجہ سے عبدالغنی سسرال والوں کا ہوکر رہ گئے، اور خانوادۂ اشرفیہ کے بزرگوں سے بھی دور ہوگئے، عبدالغنی نے انتقال کے وقت یہ وصیت کی کہ مجھے ابراہیم پور ہی میں دفن کیا جائے۔ جب جنازہ لایا گیا تو ابراہیم پور والوں نے وہاں دفن نہیں ہونے دیا، بالآخر سبور اور ابراہیم پور کے درمیان روڈ کے کنارے عبدالغنی کی زمین تھی وہیں دفن کر دیا گیا۔

ایک مدت گذر جانے کے بعد حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فتحپور سے بذریعہ بیل گاڑی ابراہیم پور جارہے تھے۔ مولانا محمد مجیب اللہ صاحب آپ کے ساتھ تھے۔ قبر کا نشان تک نہیں تھا۔ لیکن حضرت کی سواری اس کے قریب سے گذری تو حضرت نے مولانا سے فرمایا کہ یہاں پر کوئی بددین دفن ہے مولانا نے فرمایا، ہاں حضرت دفن ہے، حضرت نے فرمایا کہ تیزی سے گاڑی لے چلو یہ مت پوچھو کہ یہاں کیا ہے۔ حسب حکم گاڑی تیزی کے ساتھ وہاں سے نکال لے گئے۔

(۲) یہ واقعہ بھی مولانا مجیب اللہ صاحب ہی نے بتایا کہ سید محفوظ الرحمٰن ہاشمی بلوک ایجوکیشن آفیسر سبور میں تھے۔ انھوں نے حضرت کی دعوت کیا، حضرت ان کے کوارٹر میں تشریف فرما تھے بلوک کے مویشی ڈاکٹر شری واستوا نے سنا تو دونوں میاں بیوی نے حضرت کے سامنے کھڑے دست بستہ عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی لڑکا نہیں ہے اور پیدا ہوتا ہے تو بچتا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سہمنی کی فاتحہ کروگے اس نے اقرار کرلیا کہ حضور فاتحہ کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے اس نے اپنا نام بتایا تو اسی کے نام کی مناسبت سے ایک نام لیکر فرمایا کہ یہ تمہارے لڑکے کا نام ہے۔ حضرت کی روانگی کے وقت اس نے عرض کیا حضور جنتر چاہئے، فرمایا کہ بات رجسٹر ہوگئی اب جنتر کی ضرورت کیا ہے۔ اب اس کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت واپس تشریف لے گئے۔ ایک سال بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا فاتحہ کیلئے مولانا کو حضرت کے پاس

بھیجا گیا۔ حضرت کچھوچھہ سے مولانا کے ساتھ سبور تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ راجپور میں فاتحہ کا انتظام کرو۔ چنانچہ مولانا شاہد کے دروازے پہ فاتحہ کا انتظام کیا گیا۔ حضرت نے دونوں میاں بیوی کو فاتحہ کا کھلایا اور فرمایا کہ ایک لڑکا اور فلاں نام کا ہوگا۔ اسی درمیان حضرت نے مولانا مجیب اللہ صاحب کو حکم دیا کہ عمار اور نعیم کو بلوائیے۔ تین بار آدمی بھیجا گیا۔ لیکن نہیں آئے۔ مولانا نے عرض کیا حضور جب یہ لوگ اس چیز کو نہیں مانتے پھر کیوں بار بار ضد فرمارہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ بابو اس کے سر پہ زبردست بلا آنے والی ہے۔ اس لئے فقیر نے چاہا کہ وہ لوگ فاتحہ کا کچھ کھالیتے تو بلا ٹل جاتی۔ حضرت فاتحہ کے کام سے فارغ ہوکر فتحپور تشریف لے گئے اسی کے دوسرے دن عمار کے گودام سے چوری ہوگئی عمار نے مولوی عجیب اللہ کو بھیجا کہ حضرت سے تعویذ دلادیں، حضرت نے فرمایا اس سے بڑی مصیبت آنے والی ہے اور مال مسروقہ کیلئے تعویذ کی کیا ضرورت ہے۔ فلاں فلاں کے گھر سے مال نکلوالیں، ایک ہفتہ کے بعد عمار کے ٹریکٹر کا جیل کے پاس اکسیڈنٹ ہوگیا اس میں نعیم کا لڑکا جو عمار کا داماد تھا وہ اور دو آدمی اس کے علاوہ مرگئے۔

(۳) مولانا مجیب اللہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت جب سید محفوظ الرحمٰن صاحب کے گھر بلوک ہی میں قیام پذیر تھے۔ ان دنوں میری اہلیہ امید سے تھیں اور وقت بھی قریب تھا حضرت نے فرمایا کہ آپ کے گھر ولادت ہونے والی ہے اور دو بچے ہوں گے ایک لڑکا ہوگا اور ایک لڑکی ہوگی۔ لڑکا نہیں بچے گا۔ اور بچی زندہ رہے گی۔ حضرت کے حسب ارشاد ایسا ہی ہوا کہ ولادت ہوئی، اور چھ ماہ بعد لڑکا اللہ کو پیارا ہوگیا۔ اور بچی ہنوز ہے اور صاحب اولاد ہے۔

(۴) مولانا مجیب اللہ صاحب نے بیان فرمایا کہ حضرت شاہ علاؤالحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر حضرت پنڈوہ تشریف لے گئے تھے پنڈوہ کے دوران قیام حضرت نے فرمایا کہ مجھے مدینہ جانا ہے۔ مولانا نے عرض کیا حضور میں بھی چلوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم کو ابھی، غلام رسول، تراب علی اور ابوہریرہ کا کام کرنا ہے۔ اور مجھے جاکر لوٹنا نہیں ہے۔

حضور وصال کی خبر دے رہے ہیں تو جنازہ میں شرکت کی اجازت چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں مولانا نے آگے فرمایا کہ حُسنِ اتفاق کہئے منجانب اللہ اسباب ایسے بنے کہ زیارت حرمین شریفین کے سفر میں، میں بھی حضرت کے ہم سفر تھا، حرم کعبہ میں طواف کے بعد حضرت نے فرمایا کہ مولانا، تم کو فلاں فلاں بچے ہونے والے ہیں، حضرت نے جیسا فرمایا تھا اسی ترتیب سے میں نے ان بچوں کے نام بتائے ہوئے کے مطابق رکھا۔ اور الحمدللہ سب بچے موجود ہیں۔

(۵) مولانا مجیب اللہ صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت بنسی ٹیکر تشریف لے گئے حضرت کے ہمراہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سید شاہ مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی بھی تھے۔ بنسی ٹیکر کے دوران قیام ایک منصوری لڑکا جو مفلوج ہوگیا تھا حضرت کے سامنے اٹھا کر لایا گیا، لوگوں نے اس لڑکے کیلئے حضرت سے درخواست کی کہ حضور اس پر نظر کرم فرمائیں آپ نے اسے تھوڑی دیر بھرپور توجہ سے دیکھا اور فرمایا بیٹا کھڑا ہو جا۔ وہ لڑکا کھڑا ہوگیا چلنے پھرنے لگا، وہ آج بھی موجود ہے صحت مند ہے تندرست اور صاحب اولاد ہے۔

(۶) محمد سلیم اشرفی پوسٹ مین مرحوم سربیلہ نے بتایا کہ مجھے کوئی لڑکا نہیں تھا اور حضرت مولانا سید شاہ مصطفےٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جناب حکیم محمد نظام الدین اشرفی مرحوم سربیلہ کے دروازے پر قیام فرما تھے، میں نے حضرت کے سامنے عرض کیا حضور مجھے کوئی لڑکا نہیں ہے توجہ اور دعا کا محتاج ہوں حضور دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے، حضرت نے فرمایا جاؤ میاں سلیم الدین اللہ تعالیٰ تمہیں کلیم الدین اور فہیم الدین عطا فرمائے گا۔ الحمدللہ کہ حسب بشارت اللہ نے مجھے دو لڑکے کلیم الدین اور فہیم الدین عطا فرمائے آج بھی وہ دونوں لڑکے موجود ہیں۔

(۷) اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں ایک مرتبہ حضرت مولانا سید شاہ مصطفےٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار حضرت قطب ربانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ علاقہ سمری بختیار پور کے دورے پر تشریف

لائے ،اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ آپ کو پیار و محبت سے پیر مصطفےٰ اشرف کہہ کر پکارا کرتے تھے ،اس نورانی قافلہ کا قیام خلیفۂ اشرفی حسام الدین اشرفی کے دروازے پر تھا حضرت مولانا سید شاہ مصطفےٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز کے کیلئے وضو کرتے وقت مسواک کرکے وہیں پر اسے گاڑ دیا یہ نیم کی مسواک تھی بعد وضو ،آپ نے حسام الدین اشرفی سے فرمایا کہ میاں حسام الدین جب تمہارے دروازے پر اس نیم کے درخت میں ہاتھی بندھے گا تو فقیر آئے گا۔اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ آپ کی آواز سن کر فرمایا پیر مصطفےٰ اشرف کیا بات ہے حضرت نے اپنا جملہ دہرایا۔آپ سنکر مسکراتے ہوئے خاموش ہوگئے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے جملے کو قبول فرمالیا اور وہ مسواک ہری بھری ہوگئی پتیاں نکل آئیں لہلہاتا ہوا پودا ہوگیا اور چند سالوں کے اندر ایک تناور درخت ہوگیا جو آج بھی ہرا بھرا موجود ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حسام الدین کو اتنی دولت عطا فرمائی کہ اس نے ہاتھی خریدا اور اسی درخت میں باندھ کر رکھا ،اس کے بعد ہی حضرت سید مصطفیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ تقریباً بیس سال بعد اس کے دروازہ پر تشریف لے گئے۔مذکورہ درخت کی پتیاں مختلف امراض کیلئے تریاق ہیں کثرت سے لوگ مریضوں کیلئے لے جایا کرتے تھے۔خاص کر رد سحر کیلئے بیحد مفید ہے۔

(۸) ایک مرتبہ حضرت مولانا سید شاہ مصطفےٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید خاص اور مخلص خادم مولوی اکمل حسین اشرفی مرحوم سربیلہ سے زیارت حرمین شریفین سے واپسی کے بعد فرمایا کہ اکمل تم بھی زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوگے ،حضرت نے مولوی اکمل حسین کی غیر یقینی کیفیت جو ان کے دل میں پیدا ہو رہی تھی اس پر آگاہ ہوگئے اور فرمایا اکمل جبتک تم زیارت حرمین شریفین کیلئے جاکر نہ آؤ گے اس وقت تک تم کو موت نہ آئے گی تمہاری موت زیارت حرمین مکرمین کے بعد ہی ہوگی۔الحمدللہ کہ یہ بشارت پوری ہوئی ،حضرت مولانا سید شاہ مصطفےٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے چند سال بعد مولوی اکمل زیارت حرمین کو گئے وہاں سے واپسی کے دو سال بعد مولوی اکمل حسین کا ۲۷ محرم الحرام کو انتقال ہوا۔

خلفاء و مریدین کثیر تعداد آپ کے مریدوں کی ہے غرباء طبقہ زیادہ آپ سے قریب رہا مرید ہونے والے زیادہ تر اسی طبقہ کے لوگ تھے اس لئے کہ آپ کو غریب مسلمانوں سے بیحد انسیت و محبت تھی، غریبوں کی آپ بہت زیادہ دلجوئی فرمایا کرتے تھے۔

بہت کم لوگوں کو آپ نے خلافت دی ہے میں یقینی طور پر تو نہیں کہہ سکتا کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ تاہم بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) آپ کے منجھلے صاحبزادے حضرت مولا سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی بانی دار العلوم محمدیہ بمبئی
(۲) استاذ القراء مولانا قاری حافظ شاہ محمد دانش اشرفی ٹونک راجستھان
(۳) ڈاکٹر سید شاہ مظاہر اشرف اشرفی جیلانی (لندن)
(۴) آپ کے چھوٹے صاحبزادے مولوی حکیم سید احمد اشرف اشرفی جیلانی
(۵) حضرت مولانا قمر الدین اشرفی گھوسی ضلع مئو

نکاح واولاد آپ کا نکاح صالحپور ضلع بستی میں سید نثار حسین اشرف جیلانی کی صاحبزادی سے ہوا صالحپور میں خاندان اشرفیہ کے لوگ آباد ہیں۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین صاحبزادے (۱) حضرت مولانا سید شاہ مجتبیٰ اشرف اشرفی جیلانی[1] رحمۃ اللہ علیہ جو دار العلوم اشرفیہ مبارکپور سے فارغ التحصیل ہوئے اور اپنے دادا اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت حاصل کی۔ اور تعلیم سلوک اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے پائی اور والد بزرگوار سے بھی آپ نے خلافت حاصل کی۔

اشاعت سلسلۂ اشرفیہ کے ساتھ بذریعہ تقریر خدمت دین کا سلسلہ بھی جاری رکھا اور سربیلہ ضلع سہرسا بہار میں آپنے ایک دار العلوم غوثیہ کی بنیاد ڈالی ہے وہاں کثیر تعداد میں بچے علوم دینیہ کی تعلیم میں مشغول ہیں۔

دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا سید شاہ حامد اشرف اشرفی جیلانی مدظلہ العالی آپنے بھی دار العلوم اشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ سے عالم کی سند حاصل کی۔ فراغت کے بعد اپنے والد بزرگوار سے بیعت ہوئے اور انہیں سے تعلیم سلوک پائی اور خلافت حاصل کی۔ بذریعہ تدریس خدمت دین کا سلسلہ ہے۔ فراغت کے بعد تقریبًا ایک سال آپ نے بنارس میں پڑھایا پھر آپ مبارکپور دار العلوم اشرفیہ میں مدرس ہوکر آگئے چند سال وہاں پر تدریسی فرائض انجام دیتے رہے پھر بمبئی والوں نے آپ کو مبارکپور سے بلا لیا اور زکریا مسجد محمد علی روڈ میں خطیب ہوئے، امامت کے فرائض انجام دیتے رہے لیکن آپ قلبی طور پر اس کام سے مطمئن نہیں تھے کہ دین کی خدمت اس سے خاطر خواہ نہیں ہوسکتی ہے لہٰذا آپ نے ایک مدرسہ کیلئے جد و جہد کیا اور دار العلوم محمدیہ کی بنیاد

حاشیہ۔ [1] حضرت مولانا سید شاہ مجتبیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۱۸ھ مطابق ۲۰ مارچ ۱۹۹۸ء بروز جمعہ کلکتہ میں طبیعت خراب ہوئی اور شام ۷ اور ۸ بجے کے درمیان اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۲۱ مارچ کو جنازہ کچھوچھہ لایا گیا اور ۲۲ مارچ کو ڈھائی بجے کے قریب تدفین عمل میں لائی گئی ۱۲

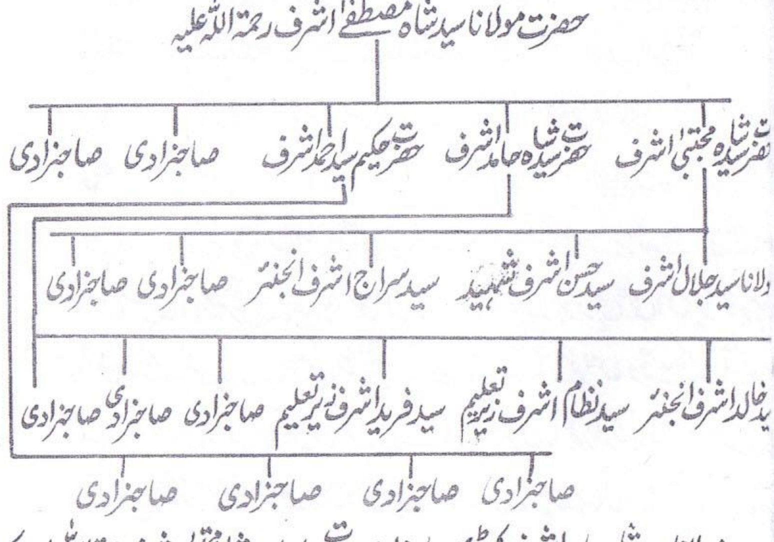
ڈالی بحمدہٖ تعالیٰ مدرسہ کافی آگے بڑھ گیا اور کثیر تعداد میں علماء، حفاظ و قراء دارالعلوم سے فارغ ہوئے۔ آپ خود اس کے نگران اعلیٰ ہیں۔

تیسرے صاحبزادے حضرت حکیم مولوی سید احمد اشرف جیلانی ہیں درجۂ مولوی تک پڑھنے کے بعد طبیہ کالج لکھنؤ میں داخلہ لیا اور وہاں سے سند طب حاصل کی اور اب محکمۂ صحت میں میڈیکل آفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ اپنے والد بزرگوار ہی سے بیعت کی اور خلافت حاصل کی۔

اور دو صاحبزادی اللہ عطاء فرمایا۔

بڑی صاحبزادی کا نکاح پیر و مرشد حضرت مولانا مفتی سید شاہ مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ سے ہوا۔

اور دوسری صاحبزادی کا نکاح ضلع بستی میں خاندان ہی میں ہوا مشیت الٰہی کچھ ہی دنوں میں بیوہ ہوگئیں اور اپنے والد بزرگوار کے پاس آگئیں۔ کوئی اولاد نہیں ہے



مولانا سید شاہ حامد اشرف کی بڑی صاحبزادی حضرت مولانا سید شاہ مجتبیٰ اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا سید جلال اشرف المعروف بہ قادری میاں سے منسوب ہوئیں۔

وصال

حضرت مولانا سید شاہ مصطفےٰ اشرف اشرفی جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کو تنفس کی شکایت تھی اکثر وہ تکلیف ابھر جایا کرتی تھی

۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ کو وہ تکلیف زیادہ بڑھ گئی اسی حالت میں سارے

معمولات پورے فرمائے تہجد کے وقت بیدار ہوئے اور تہجد ادا فرمائے

اور ذکر میں مشغول ہوگئے اسی حالت میں اپنے رب سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

آپ کی قبر انور اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار

اقدس کے مغربی حصے میں مرجع خلائق ہے

۷۸۶
۹۲

حالات زندگی

شیخ المشائخ حضرت مولانا مفتی سید شاہ ابو المسعود

محمد مختار اشرف

الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ

پیدائش و مکتب کشائی

حضرت مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۴ھ پیدا ہوئے آپ نے علم و عرفان والے گھرانے اور نورانی ماحول میں آنکھیں کھولی اور تربیت پائی جب آپ کی عمر ۴ سال ۴ ماہ ۴ دن کی ہوئی تو بزرگوں کے دستور کے مطابق مکتب کشائی ہوئی۔

اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی اور خود ہی اعلیٰحضرت نے پڑھایا بھی، یعنی اعلیٰحضرت اشرفی رحمۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ پورے حروف اپنی زبان مبارک سے ادا فرمایا اور حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ ان کے سامنے بیٹھے سنتے رہے اس لئے کہ حضرت اس وقت بات نہیں کر پاتے تھے حالانکہ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی گونگے نہیں تھے سب باتیں سنتے اور سمجھتے تھے لیکن بات نہیں کر پاتے تھے جو پیدائشی گونگا ہوتا ہے وہ باتیں نہیں سن پاتا ہے حضرت کی یہ کیفیت نہیں تھی۔ بسم اللہ خوانی کے بعد اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چالیس دن کا مع پرہیز جلالی و جمالی حضرت مخدوم قدس سرہٗ کے آستانہ پر بابو کو چلا کرایا جائے۔ حسب الحکم چلہ انتظام کیا گیا اور پورے پرہیز کے ساتھ حضرت کا چلا شروع ہوا۔ حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ والد بزرگوار حضرت مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو مہمان پرہیزی کھانا چاہیں وہ خانقاہ میں رہیں اور جو اس کے سوا کھانے کے خواہش مند ہوں وہ کچھوچھہ گھر پہ آجائیں

نیز حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں چلہ کے دوران آستانہ حضرت مخدوم ہی پر کثرت سے رہتا تھا اور مجاوروں سے حضرت مخدوم قدس سرہ اور حضرت نور العین رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کا صندل مانگ کر کھایا کرتا تھا۔

بسا اوقات بعض مجاور یہ کہہ کر صندل نہیں دیتے تھے کہ یہ کھانا نہیں ہے کہ پیٹ بھر کر کھاؤ یہ تبرک ہے، یہ جواب سن کر میں خاموش ہو جاتا تھا۔ اسی طرح چلہ پورا کیا جب چالیسواں دن ہوا میں حضرت مخدوم کے آستانہ پر شام کے وقت حاضر تھا، اور حضرت کے سرہانے شمال

مغرب گوشہ میں غنودگی طاری ہونے کے سبب جالی سے لگ کر سوگیا، آستانہ بند کرتے
وقت مجھے کسی مجاور نے نہیں دیکھا اور آستانہ بند کر دیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو مجھے گھبراہٹ
بالکل نہیں تھی اور میں مطمئن ہو کر حضرت مخدوم کے مزار کا صندل نکال نکال کر خوب کھاتا رہا
جب طبیعت بالکل سیر ہوگئی اور کچھ ٹھنڈک محسوس ہوئی، تو دونوں مزاروں کے درمیان حضرت
کے مزار کا غلاف کھینچ کر سوگیا۔

حضرت نے فرمایا کہ اب باہر کا حال سنئے کہ باہر گھر میں خانقاہ میں پورا کچھوچھہ
بسکھاری میں میری گم شدگی کا ہنگامہ ہوگیا اور تمام جگہ تلاش کر لیا گیا یہاں تک کہ کنواں تالاب
اور نیر شریف میں بھی تلاش کر لیا گیا میرا کہیں پتہ نہ چلا۔ والد صاحب بہت زیادہ پریشان
والدہ حد سے زیادہ حیران و پریشان تلاش بسیار کے بعد والد صاحب نے حضرت مخدوم قدس
سرہ العزیز کی طرف رجوع ہو کر فرمایا کہ حضور تمام تلاش کر لیا گیا اب حضور ہی کا آستانہ باقی ہے۔
جب صبح ہوئی اور آستانہ کھولا تو لوگوں نے مجھے مزار کی جالی کے پاس بے خبر سویا ہوا
پایا، فوراً خادم نے دوڑ کر مجھے اٹھا لیا اور پوچھا بابو سردی بھی لگی تھی میں نے کہا سردی کیوں لگے
گی میں اپنے دادا کے پاس تھا اور مطمئن تھا یہ جواب سن کر لوگ بولنے لگے یہ تو جواب دیتے ہیں
اتنے میں والد صاحب قبلہ تشریف لائے جلدی بابو کو میرے پاس لاؤ ورنہ ان کی والدہ کا
ہارٹ فیل ہو جائے گا۔ اور پھر حضرت نے چھپٹ کر مجھے سینے سے لگا لیا، اب جتنا معاملہ رات
میں مشاہدہ کرایا گیا میں سب بھول گیا والد صاحب نے بچہ جان کر کہ کہیں راز کی بات بھی لوگوں پر
ظاہر نہ کر دے فوراً سلب فرمالیا۔ حضرت مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد اعلیحضرت
نے آپ کے تعلیم و تربیت کی ذمہ داری خود لے لی اور جامعہ اشرفیہ کچھوچھہ مقدسہ میں ہی قابل
اساتذہ کے پاس آپ کی تعلیم ہوئی۔

ابتدائی کتب درسیات مولانا عماد الدین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی، معقولات
آپ نے مولانا سید وصی احمد سہسرامی جو صاحب حال بزرگ تھے ان سے پڑھا۔ اور متوسطات

حضرت مولانا عبدالرشید خاں اشرفی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ عربیہ ناگپور نے پڑھایا۔ اور دورۂ حدیث صدر الافاضل مولانا مفتی سید شاہ نعیم الدین اشرفی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ نعیمیہ مرادآباد نے پڑھایا تکمیل کے بعد حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضور آپ اپنے دست مبارک سے دستار باندھیں چنانچہ یہ رسم اعلیٰحضرت علیہ علیہ نے اپنے وصال سے چند دنوں پہلے خانقاہ اشرفیہ میں آستانہ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی پر اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پہ دستار باندھ کر ادا کردی، اور سند حدیث صدر الافاضل علیہ الرحمۃ نے عطا کی۔

بیعت وخلافت

۹ سال کی عمر میں آپ کے والد بزرگوار حضرت مولانا احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوگیا۔ بچپن ہی سے آپ اپنے جد شیخ المشائخ محبوب ربانی حضرت مولانا سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطفت میں رہے اور اپنے جدّا مجد ہی کے دست حق پرست پر بیعت کی علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد تعلیم سلوک اور راہ فقر و درویشی کے رموز و اسرار اپنے جد و پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور تکمیل کے بعد جملہ سلاسل خاندانی میں خلافت سے سرفراز فرمائے گیے۔

ولایت کے انوار بچپن سے ہی آپ کی پیشانی سے ہویدا تھے اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی کم وقتوں میں آپ کو ساری چیزیں سونپ دی، اور بحمدہٖ تعالیٰ آپ نے اس عظیم بار کو اپنے کندھے پر بحسن وخوبی اٹھالیا، چنانچہ بار امانت کی سپردگی کے وقت اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمۃ نے عرض کیا حضور بچے کے سر پر اتنا بڑا بوجھ نہ دیں، یہ ذمہ داری کسی اور کے سپرد فرمادیں۔ بچے کو بس اپنی غلامی میں قبول فرمالیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ فقیر حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق یہ کام کر رہا ہے۔ میرا یہ پوتا تمام کام بحسن وخوبی انجام دے گا۔ تم زندہ رہوگی اور اپنی آنکھوں سے دیکھوگی کہ مسجد اور خانقاہ سب یہی بنوائیں گے۔

تقسیم ملک کے وقت جب حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ لاہور جاتے ہوئے فسادات میں گھر گئے اور گھر میں لوگوں کو آپ کی صحیح خبر نہیں ملنے لگی تو حضرت مخدومہ والدہ علیہا الرحمۃ حد سے زیادہ پریشان ہوگئیں خاندان کے سبھی لوگ حد درجہ پریشان ہو گئے تمام مریدین و معتقدین میں حد سے زیادہ بےچینی بڑھ گئی۔ اسی دوران صدر الافاضل علیہ الرحمۃ کے خواب میں اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ آئے اور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ سے فرمایا بیٹا نعیم الدین پریشان نہ ہو فقیر بابو کے ساتھ ساتھ ہے اور نگرانی کر رہا ہے بابو سلامتی کے ساتھ اپنے وطن آجائیں گے اس لئے کہ ان کو مسجد، خانقاہ تعمیر کرنی ہے۔ اور بہت سارے کام ان کو انجام دینے ہیں۔

الحمد للہ کہ حسب بشارت وہ تمام چیزیں حضرت پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں سے تعمیر ہوئیں، اور تکمیل کو پہونچیں۔ اور تمام کام اسی طریقہ پر انجام پاتے رہے جیسا کہ اعلیٰحضرت علیہ الرحمۃ نے اپنی حیات طیبہ میں آپ کے تعلق سے فرمایا تھا۔

جس وقت آپ کے سر پر دستار باندھی گئی اور سند حدیث دی گئی اسی وقت میں وصال سے چند دنوں پیشتر اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فرمان آپ کے حق میں تحریری شکل میں جاری فرمایا۔

ناظرین کی معلومات کیلئے درج ہے۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت شیخ المشائخ محبوب سبحانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، سجادہ نشین خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد یوپی

کا

فرمان عالیشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

زلافِ حمد و نعت اولیٰ است بر خاک ادب خفتن ۔ بسجودے میتواں کردن درودے میتواں گفتن

فقیر سید ابو احمد المدعو محمد علی حسین اشرفی جیلانی سجادہ نشین درگاہ روح آباد کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد اپنے تمام فرزندانِ خاندانی و برادران ایمانی مریدان و متوسلان سلسلۂ اشرفیہ و عقیدتمندانِ شکرفیہ کو آگاہ کرتا ہوں کہ اس فقیر نے پہلے اپنے فرزند مطلق و خلیفۂ برحق عالم ربانی واعظ لاثانی مولانا ابو المحمود سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا ولیعہد اور اپنے بعد سجادہ نشین جادۂ اشرف السمنانی مقرر کیا تھا۔ چنانچہ ۱۳۲۹ھ کو جب فقیر تیسرا حج کیا تو طائف شریف، مدینہ منورہ، بیت المقدس اور دوسرے عتبات عالیہ کربلائے معلّٰی نجف اشرف، کاظمین شریفین، غار سُر من رای، بغداد شریف، حامہ شریف، حمص شریف وغیرہ کی زیارت کی اور تاریخ عرس حضرت محبوب یزدانی نور بخشی وسامانی قدس سرہ میں کچھوچھہ شریف نہیں پہونچ سکا تو اپنے فرزند موصوف کو سجادہ نشینی کی رسم ادا کرنے کا اپنے بجائے حکم بھیج دیا تھا جس کو انہوں نے بکمال حسن و خوبی مثل میرے انجام دیا۔ مہمانوں کی پوری خدمت کی اور بکمال ادب مرشد بجائے خرقہ پوشی کرنے کے اس کی زیارت کرا دی، زندگی بھر میری خدمت کرتے رہے اور میری ہر بات کو مقدم رکھا۔

فرزند ممدوح ۱۵ ربیع الآخر ۱۳۴۳ھ کو بعارضۂ اسہال و طاعون حالتِ نماز میں شہادت پائی تو ان کی مجلس چہلم میں بموجودگی فرزندان خاندانی و مریدان و خلفاء مثل میرے خلیفۂ برحق سید غلام بھیک نیرنگ المخاطب بہ فقیر اللہ شاہ از اولاد ابو الحسن سدا بہار و حاجی معز الدین رئیس ابراہیم پوری و نذیر حسین رئیس اگہ پوری از شیوخ جونپوری اور تمام ہندوستان سے محبانِ سلسلہ جو آئے تھے سب کے سامنے فقیر نے اپنے فرزند کے فرزند اپنے پوتے اور دلبند سید محمد مختار اشرف عرف محمد میاں سلمہ ربہ کو اپنا مرید کر کے اپنا ولیعہد بنایا اور سب حاضرین نے بکمال اکرام ان سے مصافحہ کیا اور ان کے علم و عمل و عمر و اقبال کیلئے دعاء کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُن کی اب دستار بندی ہو چکی ہے اور علوم معقول و منقول تفسیر و حدیث و فقہ و معانی و تصوف کو بکمال جانفشانی جامعہ اشرفیہ میں جو اس فقیر کا

بنایا ہوا دار العلوم ہے حاصل کیا۔ اور فقیر نے اپنی آرزو کے موافق ان کو دیکھ لیا اور اپنا سچا ولیعہد پایا، اب اشارۂ غیبی سے اس فرمان و اعلان کے ذریعہ سب کو آگاہ کرتا ہوں کہ نور نظر وعصائے پیریم مولانا سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی زاد اللہ عمرہٗ و عرفانہٗ میرے بعد سجادہ نشین جادۂ اشرف السمنانی خاندانِ حسنی سرکار کلاں کے ہیں۔ جو مثل میرے تمام مراسم عرس شریف ۲۶ محرم کی نماز مغرب سے ۲۹ محرم کی نماز ظہر تک ادا کرتے رہیں گے۔ مہمانوں کی بکمال کشادہ پیشانی خدمت کریں گے۔ اور ۲۸ محرم کو حسب معمول فقیر عرس حضرت مخدوم اشرف السلطنۃ محبوب یزدانی قدس سرہ کا کریں گے کہ تاریخ وصال ۲۸ محرم ۸۰۸ھ ہے اور مثل میرے مکان خانقاہ جس کی پرانی اور خام حد میں ایک حصہ زنانہ ان مہمان عورتوں کیلئے ہے جو حاضر زیارت کیلئے ہوتی ہیں۔ اور جدید پختہ حد میں صرف شرقی کنارہ پر پانچ کمرہ بنا ہوا ہے اور ابھی چار کمرہ اس طرف باقی ہے اور اس میں پائخانہ، باورچی خانہ و سماع خانہ کی بنیاد واقع ہے۔

غرض تمام قدیم اور جدید عمارت کے بلا استثنار کسی کے بحیثیت سجادہ نشین متولی اور نگہداشت و حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے اور جب اللہ تعالیٰ ان کو وسعت دے خانقاہ کو پختہ بنوائیں تو سماع خانہ کو غربی سمت میں مکان زنانہ موجودہ کے صحن تک لیجائیں اور زنانہ حصہ کو مردانہ کرکے اس میں حجرہ خرقہ پوشی بنوائیں اور زنانہ حصہ باورچی خانہ کی چھت پر بنوائیں۔ اور مراسم خرقہ پوشی، قل، قوالی سماع خانہ میں انجام دیں، میرے تمام فرزندان خاندانی ان کی اطاعت کریں اور مدد کرتے رہیں اور میرے مریدان ان کو اپنا مرشد جانیں۔ اللہ تعالیٰ میرے فرزند و جانشین کو عارف کامل و ولی صاحبدل بنائے (آمین) فقط،

نکاح و اولاد

آپ کا نکاح اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی صاحبزادی سے فرمایا۔ ان سے تین صاحبزادے اللہ نے دیئے۔

(۱) حضرت مولانا سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ

(۳) حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی

(۴) حضرت سید علی اشرف اشرفی جیلانی

شریک حیات کے پردہ فرما جانے کے بعد آپ نے دوسرا نکاح کیا۔ ان سے اللہ دو صاحبزادے تین صاحبزادیاں عطا فرمایا۔

(۱) حضرت مولانا سید شاہ انوار اشرف اشرفی جیلانی

(۲) سید حسن اشرف اشرفی جیلانی

تین صاحبزادیاں

حضرت مولانا مفتی سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا سید اظہار اشرف سجادہ نشین	سید احمد اشرف	سید علی اشرف	مولانا سید انوار اشرف	سید حسن اشرف

صاحبزادی — صاحبزادی — صاحبزادی

تقویٰ و پرہیزگاری

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں ہی حقوق اللہ و حقوق العباد کو بتایا اور سمجھایا تھا اور اس پر سختی سے پابند رہنے کی تاکید فرمائی تھی۔ فقیر نے اس وقت حقوق العباد کی اہمیت کو نہیں سمجھا تھا اب سمجھ میں آرہا ہے کہ حقوق العباد کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا کتنا سخت اور اہم ہے آپ کے اس ارشاد کی روشنی میں جب آپ کی حیات مبارکہ پر نظر ڈالتے اور جائزہ لیتے ہیں تو آپ کی شخصیت روز روشن کی طرح نکھر کر ہمارے سامنے آجاتی ہے کہ آپ حقوق کے ان دونوں قسموں کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونے میں کتنی سختی سے پابند

رہے اور ان کی ادائیگی کیلئے کتنی جد و جہد کرتے رہے ہمیشہ ان حقوق کے ادا کرنے میں آپ نے غایت درجہ احتیاط کو ملحوظ رکھا سفر و حضر ہر جگہ آپ ان معاملات میں چاق و چوبند رہے۔

اوامر و نواہی کے برتنے میں کبھی آپ نے تساہلی و غفلت کو راہ نہیں دی، آپ کے والد بزرگوار عالم ربانی حضرت مولانا احمد اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ تو بچپن ہی میں آپ سے جدا ہو گئے، لیکن والدہ ماجدہ لمبے عرصہ تک آپ پر سایہ فگن رہیں یعنی آپ کے پردہ فرمانے سے دس سال قبل آپ سے جدا ہوئیں، والدہ ماجدہ کے حقوق کے ادا کرنے میں اس غایت درجہ اہتمام آپ نے رکھا کہ مخدومہ کی خدمت آپ کے دل کی دھڑکن بن چکی تھی ایک لحظہ بھی آپ غافل نہ رہے۔ والدہ ماجدہ جب تک بقید حیات رہیں آپ کا معمول تھا کہ اپنی ضروریات سے فراغت کے بعد مخدومہ کی خدمت میں حاضر ہوتے مزاج پرسی کے بعد آپ سے اجازت طلب فرماتے کہ حضور اب میں باہر دروازہ پر جاؤں اگر آپ اجازت دیتیں تو آپ باہر تشریف لیجاتے ورنہ پھر مخدومہ کی خدمت میں بیٹھے رہتے چاہے اس طرح سے پورا دن گذر جائے کسی کام کا نقصان ہو جائے اس کی قطعی پرواہ نہیں کرتے باہر ملنے والے کیسے اور کتنے اہم لوگ کیوں نہ ہوں والدہ کی مرضی پر کسی کو مقدم نہیں کرتے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرشید خان اشرفی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استاذ تھے میری نگاہوں نے دیکھا ہے کہ جب بھی آپ اپنے استاذ مکرم سے ملنے ان کی خدمت میں پہونچے یا استاذ مکرم آپ سے ملنے آپ کے پاس آئے دونوں بزرگ کھڑے ہو کر بیک وقت بیک جنبش ایک دوسرے کی دست بوسی کرتے نظر آئے۔ اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے دوزانو بیٹھے نظر آئے۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ، اعلیحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے بایں سبب حضرت مفتی صاحب اپنے پیرزادے مخدوم زادے کے حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے آداب بجالاتے۔

میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاذ مکرم کے حق کا پورا پورا لحاظ رکھا اور

آپ نے اپنے طرزِ عمل سے کبھی بھی مخدوم زادہ ہونے کا اظہار نہیں ہونے دیا۔ اپنے استاذ کے ادب کو کما حقہ ملحوظ رکھا۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کا جب وصال ہوگیا تو آپ کے چہلم کی فاتحہ میں حضرت پیر و مرشد علیہ الرحمۃ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کے مزار کی چادر لیجا کہ اپنے استاذ کی قبر پر چڑھایا فاتحہ خوانی کی اور دیر تک مراقب رہے۔

کچھوچھہ مقدسہ میں کتنے گھرانے ایسے غریبوں کے تھے جن کی مستقل کفالت حضرت کرتے تھے، آپ کے پردہ فرمانے کے بعد ان غریبوں نے اس کا اظہار کیا۔

حقوق العباد سے کہیں زیادہ آپ حق اللہ کے معاملے میں سختی سے پابند تھے۔ غایت درجہ احتیاط کو ملحوظ رکھنا آپ کی عادت ثانیہ تھی، وصال سے چند دنوں پہلے ایک مرتبہ گفتگو کے دوران آپ نے فرمایا کہ میں ۹ رجب کو چلا جاؤں گا۔ اور رجب وقت قریب آیا تو آپ ہر دن دریافت فرماتے آج کونسی تاریخ ہے ۹۔ رجب کب ہے۔ آپ نے اپنے پوتے مولانا سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی کو اپنے وصال اور کفن و دفن اور دیگر معاملات کے متعلق وصیت فرمائی کہ کس طرح سارے کام انجام دینے ہیں، کفن اور اس کے جملہ لوازمات آپ نے ان کے حوالے فرمایا حتی کہ کفن کی سلائی کیلئے سوئی دھاگے عطا فرمایا اسی سوئی اور دھاگے سے کفن سلے جائیں۔ اور صابن دیا کہ اسی صابن کو مجھے غسل کے وقت استعمال کیا جائے۔ قبر کتنی گہری کھودی جائے، قبر کے اندر کیا کیا تبرکات کیسے رکھے جائیں اور جسم پر تبرکات کس طرح ڈالے جائیں،، آگے آپ نے فرمایا کہ فقیر کے سیوم میں لوگ بہت زیادہ آئیں گے لہٰذا اسی حساب سے انتظام کئے جائیں۔ سیوم، دسواں، بیسواں، چالیسواں کے جملہ اخراجات آپ نے سید محمود اشرف صاحب کے حوالے کیا اور اپنے پیر و مرشد اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۱ رجب کی فاتحہ کا بھی انتظام کر کے محمود میاں کے حوالے فرمایا، غرضیکہ وہ سب کچھ جو وصال کے بعد ضرورت ہوتی۔ آپ نے سب انتظام فرما دیا تا کہ کسی کو زحمت نہ ہو یا کسی

یا کسی کا احسان مند نہ ہونا پڑے۔

خدمت دین وسلسلہ اشرفیہ

تا زندگی آپ دین حق کی خدمت واشاعت سلسلۂ اشرفیہ میں لگے رہے۔ ہندوستان میں متعدد دینی ادارے آپ کے زیر سرپرستی چلتے رہے ہیں، ہمیشہ ایک ہی مقصد آپ کے پیش نظر رہا کہ آپ کے جد کے مشن کو زیادہ سے زیادہ آگے بڑھانا اور دنیا میں جہاں تک ممکن ہو سکے لوگوں تک دین حق کا پیغام پہونچانا۔ اور الحمد للہ آج یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کرۂ ارض کے تہائی حصے تک سلسلۂ اشرفیہ کے ذریعہ پیغام حق پہونچ چکا ہے۔

حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت شاہ علاؤ الحق والدین گنج نبات رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد بجا طور پر صادق آرہا ہے کہ فرزند اشرف بوئے تو از شرق وغرق می آید فرزند اشرف تمہاری خوشبو شرق وغرب سے آرہی ہے یعنی تمہارا چرچا مشرق ومغرب ہوتا رہے گا۔ میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف ہندوستان، بلکہ بیرون ملک، پاکستان، لنکا، کولمبو، برما، بنگلہ دیش، ملایشیا، دوبئی، بحرین، برطانیہ، افریقہ وغیرہ میں سلسلہ پہونچایا اور لوگوں میں دینی بیداری پیدا فرمائی۔

مریدین وخلفاء

آپ کے مریدوں کی صحیح تعداد کیا ہے اسے بتانا تو ممکن نہیں ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ہندوستان کے ہر صوبے اور اور بہت سے صوبے کے ہر اضلاع میں ہیں علاوہ ازیں بیرون ہند مختلف ملکوں میں موجود ہیں۔ اسی طرح خلفاء کے سلسلے میں بھی قطعی تعداد مجھے نہیں معلوم، جن خلفاؤں کے نام مجھے مل سکے ہیں درج ذیل ہیں۔

(۱) صاحبزادہ مولانا سید شاہ اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین آستانۂ اشرفیہ۔

(۲) صاحبزادہ مولانا سید انوار اشرف اشرفی جیلانی

(۳) صاحبزادہ حضرت سید احمد اشرف اشرفی جیلانی

(۴) شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرف اشرفی جیلانی جانشین محدث اعظم ہند

(۵) مولانا سید محمد ہاشمی اشرف

(۶) مولانا محمد سلیمان صدیقی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ ماچھی پور بھاگلپور بہار
(حضرت علامہ اعلیٰحضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے)

(۷) مولانا محمد غلام مجتبیٰ اشرفی اسلام پور پورنیہ بہار

(۸) مولانا مفتی عبد الجلیل صاحب اشرفی پورنیہ بہار

(۹) مولانا سید کمیل اشرف اشرفی جیلانی

(۱۰) مولانا سید شاہ تنویر اشرف اشرفی جیلانی

(۱۱) مولانا سید محمد جیلانی اشرف

(۱۲) حضرت سید حسن مثنیٰ اشرف ایم، اے کچھوچھہ مقدسہ

(۱۳) محمد ابراھیم بمبئی

(۱۴) عبد القادر میمن بمبئی

(۱۵) محمد اقبال سیٹھ دوبئی

(۱۶) مولانا محمد رفیق عالم صاحب

(۱۷) جناب محمد عزیز الرحمٰن صاحب برہانپور

(۱۸) مولانا سید شاہ محمود اشرف اشرفی جیلانی (نبیرۂ سرکار کلاں) ولیعہد سجادہ

(۱۹) محمد طبیب الدین صدیقی اشرفی سمری بختیار پور سہرسا بہار

وصال

وصال سے چند ماہ پیشتر سے آپ کی طبیعت علیل چل رہی تھی لیکن اتنا نہیں کہ فریش ہو جائیں۔ چند دنوں پہلے نقاہت بڑھ گئی اور

ہلکا سا بخار بھی آگیا لوگوں نے فوراً آپ کو لکھنؤ اسپتال لے جانے کی تیاری کی آپ نے فرمایا وہاں لے جا کر کیا کروگے فقیر کو جتنی زندگی مستعار دی گئی بحمدہٖ تعالیٰ بحسن وخوبی ہم نے پوری کر لیا ہے پھر بھی گھر والے لکھنؤ لے گئے اور اسپیشل وارڈ میں رکھا گیا ڈاکٹروں نے خصوصی توجہ دی اور الحمد للہ طبیعت بحال ہونے لگی، ۹ رجب کو گھر والوں سے دیر تک باتیں کیں تقریباً ۱ بجے آپ نے فرمایا اب آپ لوگ جائیں اور مجھے آرام کرنے دیں سب باہر آگئے اور آپ لیٹ گئے اسی دوران دو بجے کے قریب اپنے معبود ومحبوب حقیقی کے بلاوے پر لبیک کہتے ہوئے قفس عنصری سے آزاد ہو گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ، آپ کے جسم مبارک کو روح آباد کچھوچھہ مقدسہ خانقاہ اشرفیہ لایا گیا۔ ۱۰ رجب بروز جمعہ ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۲ نومبر ۱۹۹۶ء شام میں اپنی والدہ ماجدہ علیہا الرحمۃ کے بائیں جانب حسب وصیت اسی اہتمام کے ساتھ جیسی مرضی تھی سپرد خاک کیا گیا۔ ؎۱

گوری سوئے سیج پر مکھ پر ڈالے کیس چل خسرو گھر آپنے سانجھ بھئی چودیس

○

حاشیہ ؎۱ اشرف سیٹھ نوبل والے اور عبد القادر اشرفی کا بیان ہے کہ جب حضور سرکار کلاں کے جسم مبارک کو کفن پہنا کر باہر زیارت کے لئے رکھا گیا تو میں نے حضرت کے پائے مبارک کو بوسہ دیا تو پاؤں گرم تھا میں بہت سے لوگوں کو بتایا۔ ان سب لوگوں نے حضرت کے پائے مبارک کو بوسہ دیا تو واقعی گرم تھا۔ ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرۂ نسب

اولادِ حضرت مخدوم الآفاق حاجی الحرمین

سید عبدالرزاق نورالعین

الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادۂ برحق وفرزند و خلیفہ مطلق

غوث العالم حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی سامانی نورانی قدس سرہ العزیز کچھوچھہ مقدسہ

اولاد حضرت نور العین قدس سرہ کا مکمل شجرہ اعلیحضرت قطب ربانی سید شاہ ابو احمد محمد علی حسین اشرف الاشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات مبارکہ میں مرتب فرمایا، اور جو خاندان جہاں آباد ہے مفصل تشریح کے ساتھ اس میں تمام چیزوں کا ذکر فرمایا ہے جو اب بھی محفوظ ہے۔ والعلم عند اللہ

مذکورہ شجرہ میری نظر سے نہیں گذرا ہے۔

۷۸۶
۹۲

شجرۂ نسب

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین سجادہ نشین حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ

ابن
حضرت سید عبدالغفور حسن جیلانی
ابنِ حضرت سید ابوالعباس احمد جیلانی
ابنِ حضرت سید بدرالدین حسن جیلانی
ابنِ حضرت سید علاؤالدین علی جیلانی
ابنِ حضرت سید شمس الدین محمد جیلانی
ابنِ حضرت سید سیف الدین یحیٰی جیلانی
ابنِ حضرت سید ظہیرالدین احمد جیلانی
ابنِ حضرت سید ابونصر محمد جیلانی
ابنِ حضرت سید محی الدین ابی صالح نصر جیلانی
ابنِ حضرت قاضی القضاۃ سید تاج الدین عبدالرزاق جیلانی
خلفِ اکبر
حضور غوث الثقلین سید ابومحمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی قدس سرہٗ العزیز

١٥٧
٧٨٦
٩٢

غوث العالم

حضرت مخدوم سلطان

سیّد اشرف جہانگیر

سمنانی سامانی قدس سرہ العزیز

کا

حضرت عبد الرزاق نور العین اور ان کی اولاد پر بے پایاں الطاف وکرم

کسی والی ریاست نے حضرت نور العین کی خدمت میں جاگیر کا پروانہ نذر کیا حضرت نور العین نے قبول کرنے سے انکار کر دیا یہ خبر حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے گوش اقدس میں پہونچی آپ بیحد خوش ہوئے حتی کہ چہرۂ انور مسرت سے دمک اٹھا فوراً آپ نے نور العین کو قریب بلا کر بے حساب لطف وکرم فرمایا اور آخری جملے عنایت وکرم کے یہ تھے۔

"عبد الرزاق وفرزندان اورا بخزانۂ الٰہی شریک ساختیم واز حضرت نامتناہی درخواست کردہ ایم کہ اگر اولاد واحفاد عبد الرزاق قانع بودند ہر بکسی محتاج نشوند"

عبد الرزاق اور ان کی اولاد کو ہم نے خزانۂ الٰہی میں اپنا شریک بنایا اور رب العلمین سے درخواست کی ہے کہ اگر عبد الرزاق کی اولاد در اولاد قناعت کرنے والے ہوں کسی کے محتاج نہ ہوں

(لطائف اشرفی لطیفہ پنجاہ وششم صفحہ ٣٨٢)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد حضرت سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ

1. سید شاہ حسن — انکی اولاد کچھوچھہ میں ہیں۔
2. سید شاہ شمس الدین — مجرد رہے بہت کم عمر پائی
3. سیدہ شاہ حسین — ان کی اولاد کچھوچھہ بسکھاری میں ہیں
4. حاجی سیدہ شاہ احمد — انکی اولاد قصبہ جائس میں ہیں
5. سیدہ شاہ فرید الدین — انکی لڑکی سے نسل چلی اور وہ بسوڑھی میں ہیں

اولاد شاہ حسن خلف اکبر سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہما

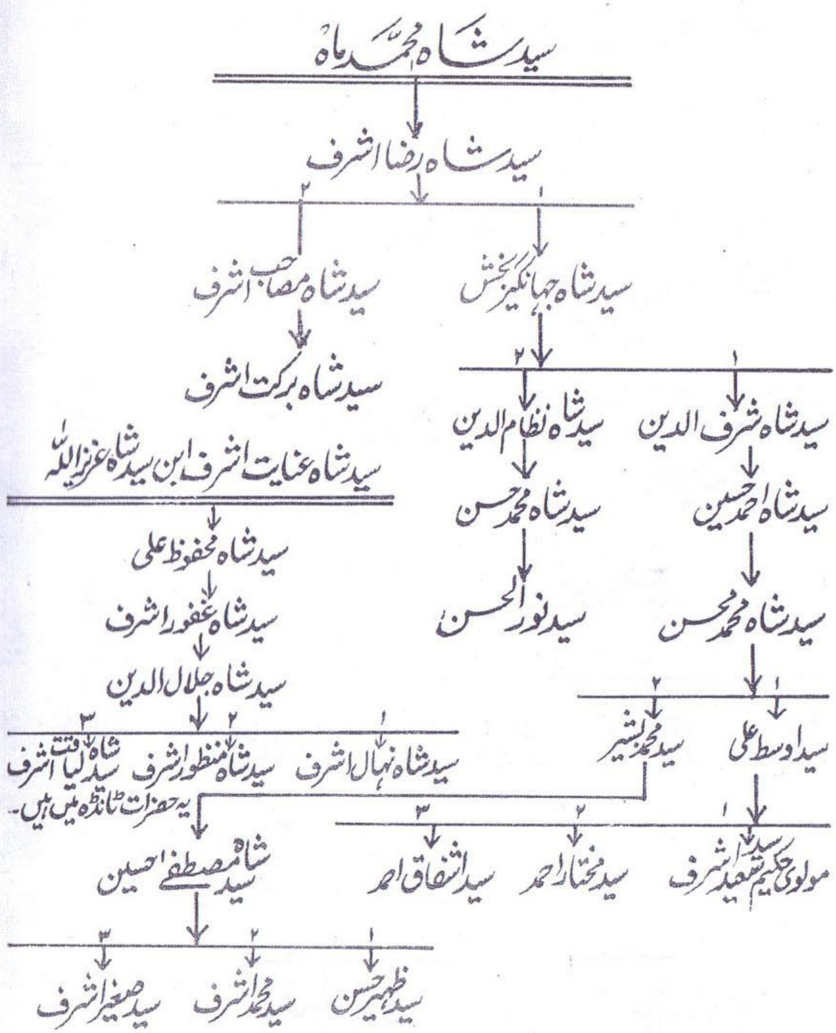
↓ حضرت سید شاہ محمد اشرف شہید سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

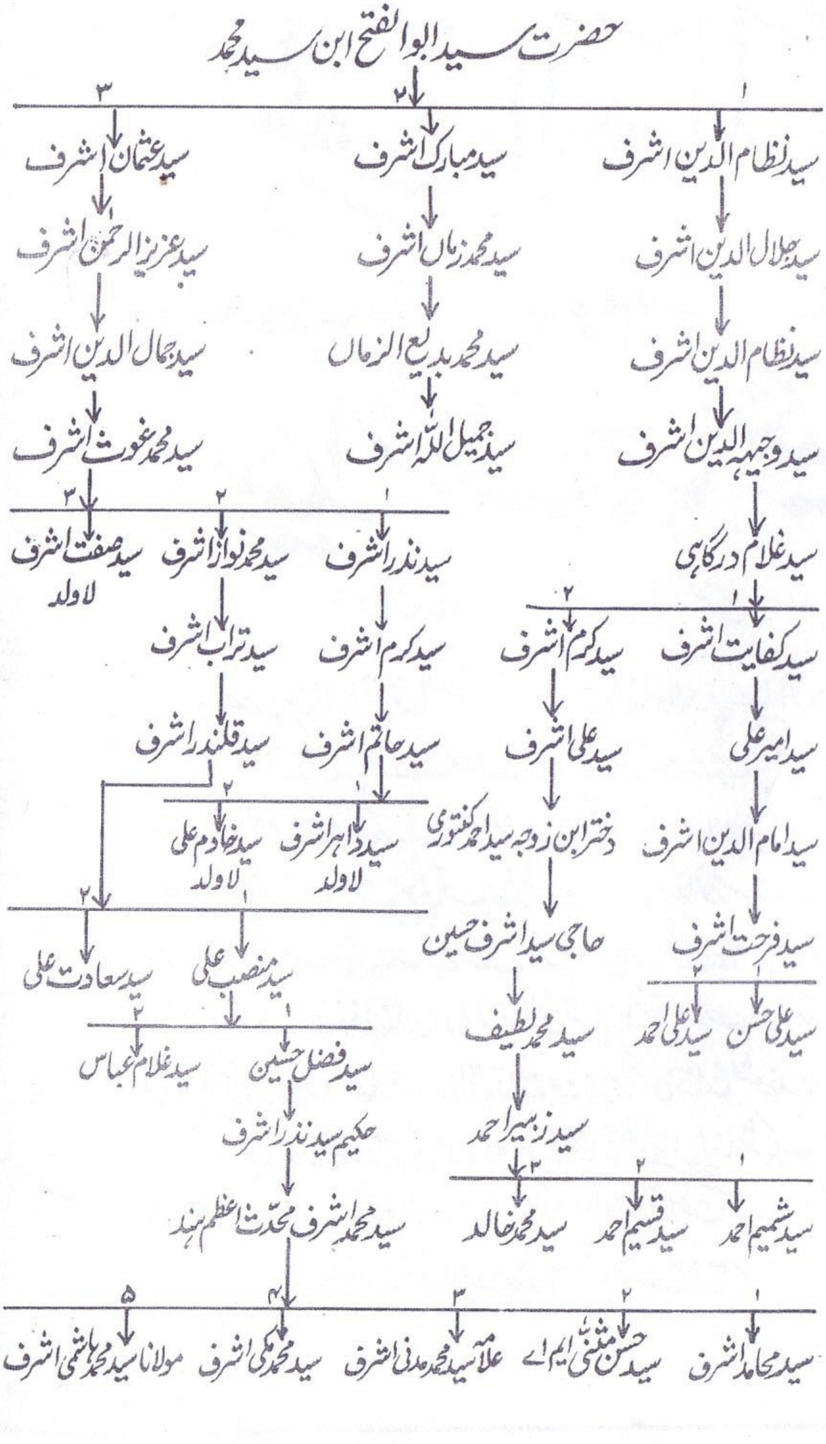
↓ سید شاہ محمد سجادہ نشین

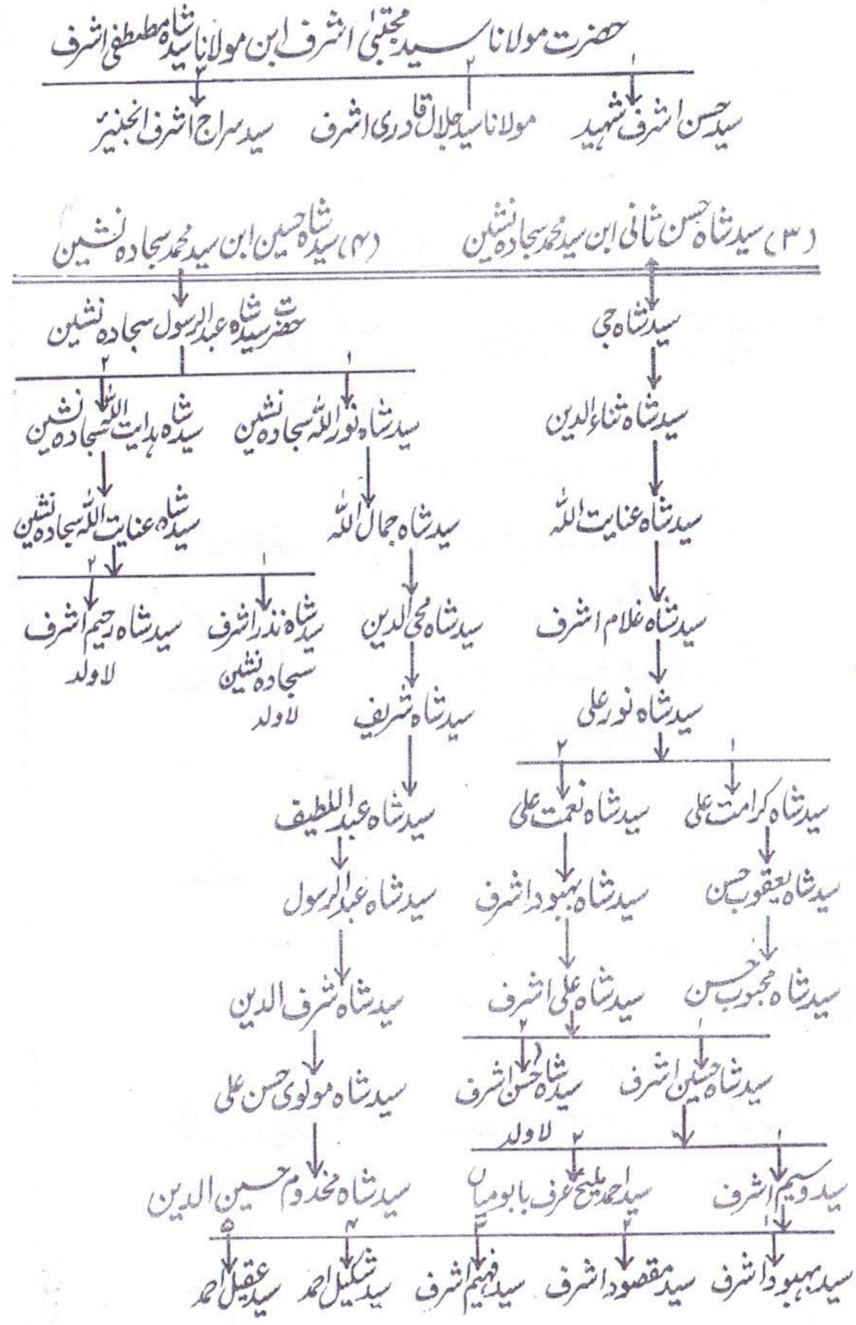
1. سید شاہ ابوالخیر
2. سید شاہ ابوالفتح
3. سید شاہ حسن ثانی
4. سید شاہ حسین

سید شاہ ابوالخیر ↓ سید شاہ محمد اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ

1. سید شاہ ضیاء اللہ ← سید شاہ عبدالکریم ← سید شاہ محمد رفیع ← سید شاہ محمد ماہ
2. سید شاہ خیر اللہ ← سید شاہ محب اللہ ← سید شاہ عزیز اللہ ← سیدہ شاہ عنایت اشرف


سید شاہ محمد ماہ
سید شاہ رضا اشرف
سید شاہ جہانگیر بخش
سید شاہ مصاحب اشرف
سید شاہ برکت اشرف
سید شاہ عنایت اشرف ابن سید شاہ عزیز اللہ
سید شاہ شرف الدین
سید شاہ نظام الدین
سید شاہ احمد حسین
سید شاہ محمد حسن
سید شاہ محفوظ علی
سید شاہ غفور اشرف
سید شاہ جلال الدین
سید شاہ محمد محسن
سید نور الحسن
سید اوسط علی
سید محمد بشیر
سید شاہ نہال اشرف
سید شاہ منظور اشرف
سید شاہ لیاقت اشرف
یہ حضرات ٹانڈہ میں ہیں۔
سید شاہ مصطفیٰ حسین
مولوی حکیم سید سعید اشرف
سید مختار احمد
سید اشفاق احمد
سید ظہیر حسن
سید محمد اشرف
سید صغیر اشرف


حضرت سید ابوالفتح ابن سید محمد
۱ سید نظام الدین اشرف
۲ سید مبارک اشرف
۳ سید عثمان اشرف
سید جلال الدین اشرف
سید محمد زماں اشرف
سید عزیز الرحمن اشرف
سید نظام الدین اشرف
سید محمد بدیع الزماں
سید جمال الدین اشرف
سید وجیہ الدین اشرف
سید جمیل اللہ اشرف
سید محمد غوث اشرف
سید غلام درگاہی
۱ سید نذر اشرف
۲ سید محمد نواز اشرف
۳ سید صفت اشرف لاولد
۱ سید کفایت اشرف
۲ سید کرم اشرف
سید کرم اشرف
سید تراب اشرف
سید امیر علی
سید علی اشرف
سید حاتم اشرف
سید قلندر اشرف
سید امام الدین اشرف
دختر ابن زوجہ سید احمد کنتوری
۱ سید داہر اشرف لاولد
۲ سید خادم علی لاولد
سید فرحت اشرف
حاجی سید اشرف حسین
۱ سید منصب علی
۲ سید سعادت علی
۱ سید علی حسن
۲ سید علی احمد
سید محمد لطیف
۱ سید فضل حسین
۲ سید غلام عباس
سید زبیر احمد
حکیم سید نذر اشرف
۱ سید شمیم احمد
۲ سید قسیم احمد
۳ سید محمد خالد
سید محمد اشرف محدث اعظم ہند
۱ سید مجاہد اشرف
۲ سید حسن مثنیٰ ایم اے
۳ علامہ سید محمد مدنی اشرف
۴ سید محمد مکی اشرف
۵ مولانا سید محمد ہاشمی اشرف



حضرت مولانا سید مجتبیٰ اشرف ابن مولانا سید شاہ مصطفیٰ اشرف
سید حسن اشرف شہید
مولانا سید جلال قادری اشرف
سید سراج اشرف الجنیز
(۳) سید شاہ حسن ثانی ابن سید محمد سجادہ نشین
(۴) سید شاہ حسین ابن سید محمد سجادہ نشین
سید شاہ جی
حضرت سید شاہ عبد الرسول سجادہ نشین
سید شاہ ثناء الدین
سید شاہ نور اللہ سجادہ نشین
سید شاہ ہدایت اللہ سجادہ نشین
سید شاہ عنایت اللہ
سید شاہ جمال اللہ
سید شاہ عنایت اللہ سجادہ نشین
سید شاہ غلام اشرف
سید شاہ محی الدین
سید شاہ نذر اشرف سجادہ نشین لاولد
سید شاہ رحیم اشرف لاولد
سید شاہ نور علی
سید شاہ شریف
سید شاہ کرامت علی
سید شاہ نعمت علی
سید شاہ عبد اللطیف
سید شاہ یعقوب حسن
سید شاہ بہبود اشرف
سید شاہ عبد الرسول
سید شاہ محبوب حسن
سید شاہ علی اشرف
سید شاہ شرف الدین
سید شاہ حسین اشرف
سید شاہ حسن اشرف لاولد
سید شاہ مولوی حسن علی
سید وسیم اشرف
سید احمد بلیغ عرف بابو میاں
سید شاہ مخدوم حسین الدین
سید بہبود اشرف
سید مقصود اشرف
سید فہیم اشرف
سید شکیل احمد
سید عقیل احمد

سید شاہ مخدوم حسین الدین

- ۱ سید شاہ علیم الدین
  - سید شاہ محمد یٰسین
    - سید شاہ احمد حسین
      - سید شاہ اختر حسین
- ۲ سید شاہ احمد علی
  - سید شاہ الطاف حسین
    - ۱ سید مظاہر حسین
    - ۲ سید ریاض حسین
    - ۳ سید شبیر حسین

یہاں تک حضرت سید شاہ حسن خلف اکبر سید عبدالرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کا شجرہ ہے ان میں جن بزرگوں کی موجودہ نسل تک کا قطعی و یقینی علم مجھے ہے میں نے ان موجودہ حضرات کے اسماء گرامی درج کر دیا ہے اور جن بزرگوں کی موجودہ نسل کا مجھے علم نہیں ہے ان کا ذکر بس وہیں تک ہے جہاں تک کا سجرہ مجھے بزرگوں سے ملا ہے۔

والعلم عند اللہ

اولاد سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت نور العین رحمۃ اللہ علیہ

- ۱ حضرت سید جعفر عرف شاہ لاڈ صوفی نواز سجادہ نشین
  - ۱ حضرت سید شاہ چراغ جہاں سجادہ نشین
    - ۱ سید شاہ محمود سجادہ نشین
    - ۲ سید شاہ جعفر
    - ۳ سید شاہ راجو
    - ۴ حضرت سید شاہ بھکھاری
  - ۲ حضرت سید شاہ جہانگیر۔ ایک لڑکی تھی جو حضرت شاہ بھکھاری کے نکاح میں دی
- ۲ حضرت سید شاہ عبداللہ عرف بڑے ان کی اولاد کا ذکر آگے آرہا ہے۔

حضرت سید شاہ محمود سجادہ نشین ابن حضرت سید شاہ چراغ جہاں

- ۱ حضرت سید شاہ علی اشرف — بسکھاری میں سکونت اختیار کی
  - ۱ حضرت سید شاہ حسن شریف سجادہ نشین
    - ۱ سید شاہ مجاہد اشرف سجادہ نشین
      - ۱ سید شاہ محمد علی مجرد رہے
    - ۲ سید شاہ نجم الدین
      - سید شاہ درگاہی
        - سید شاہ اشرفی مجرد رہے
          - ۲ سید شاہ محمد مکی سجادہ نشین
            - حضرت سید شاہ مکی کو ۳ لڑکیاں ہوئیں بڑی صاحبزادی سے سید شاہ نعمت اشرف پیدا ہوئے ان کی اولاد موجود ہے۔
  - ۲ سید شاہ ابوالغوث اشرف
    - سید علیم اشرف
      - ۱ سید محمد اشرف لاولد
      - سید غلام اشرف لاولد
      - ۳ سید عزیز اشرف لاولد
    - سید جامی اشرف
      - ۱ سید شاہ قطب
        - سید شاہ قطب کو ایک لڑکی جن کا نکاح سید احمد سے ہوا لیکن وہ بھی لاولد وفات پائی۔
      - ۲ سید شاہ معین لاولد
    - سید کلال اشرف لاولد
    - سید میاں شیخ لاولد
- ۲ سید شاہ محی الدین اشرف
- ۳ سید شاہ معروف اشرف

حضرت سید شاہ محی الدین اشرف اور حضرت سید شاہ معرف اشرف صاحبِ اولاد ہیں لیکن مجھے ان کا سلسلہ نہیں مل سکا۔

حضرت سید شاہ جعفر اشرف رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت چراغ جہاں رحمۃ اللہ علیہ

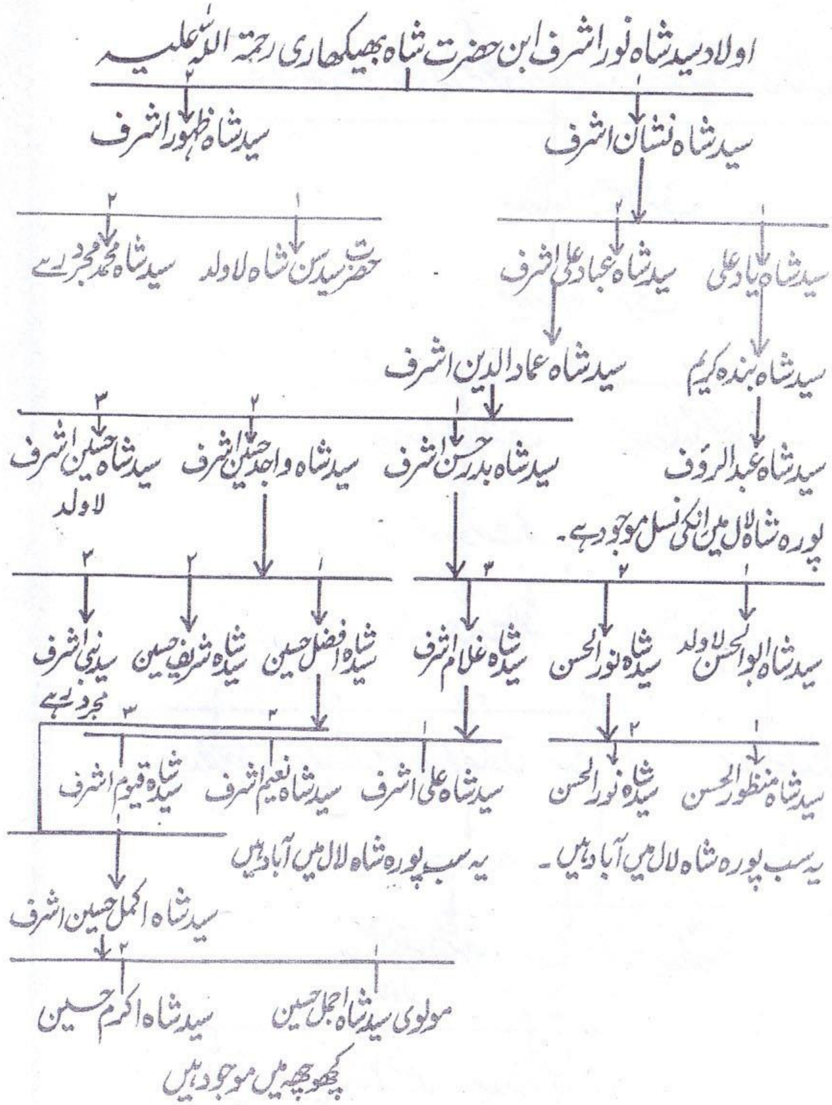
- ١ سید شاہ محمد اشرف
  - سید شاہ زین الدین لاولد
- ٢ سید شاہ محمد اسمٰعیل
  - سید شاہ گدائی
    - سید شاہ حبیب اللہ
- ٣ سید شاہ فرید الدین
  - ١ سید عبد الرسول اشرف
  - ٢ سید عبد الشکور اشرف
  - ٣ سید عبد الغفور اشرف
  - ٤ سید ہاشم اشرف
- ٤ سید شاہ نظام الدین
  - سید شاہ جامی
- ٥ سید شاہ مبارک
  - ١ سید عبد الولی
  - ٢ سید ابو الحسن
  - ٣ سید حبیب اللہ
  - ٤ سید محب اللہ

ان تمام بزرگوں کی نسل میں لوگ موجود ہیں۔ لیکن مجھے ان کا پورا شجرہ نہیں مل سکا ہے۔

اولاد حضرت سید شاہ بھیکھاری رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت چراغ جہاں رحمۃ اللہ علیہ

- ١ حضرت سید بابر شاہ
  - حضرت سید شاہ ابو الولی
    - سید شاہ اللہ بخش
      - ١ سید شاہ محمد
        - ١ سید شاہ نجیب اشرف
        - ٢ سید شاہ بشارت
      - ٢ سید شاہ محی الدین اشرف
        - ١ سید شاہ نور اشرف
        - ٢ سید شاہ ہدایت اللہ
        - ٣ سید شاہ عنایت اللہ
        - ٤ سید شاہ محمد انور اشرف
- ٢ حضرت سید شاہ صدر جہاں
  - ١ سید شاہ ماہر اشرف لاولد
  - ٢ سید شاہ محمد فاضل
    - سید شاہ غلام اشرف ان کی نسل موجود ہے

ان بزرگوں کی نسل بھی موجود ہے۔


اولاد سید شاہ نور اشرف ابن حضرت شاہ بھیکھاری رحمۃ اللہ علیہ
سید شاہ نشان اشرف
سید شاہ ظہور اشرف
سید شاہ یاد علی
سید شاہ عباد علی اشرف
حضرت سید حسن شاہ لاولد
سید شاہ محمد مجرد رہے
سید شاہ بندہ کریم
سید شاہ عماد الدین اشرف
سید شاہ عبد الرؤف
سید شاہ بدر حسن اشرف
سید شاہ واجد حسین اشرف
سید شاہ حسین اشرف
لاولد
پورہ شاہ لال میں انکی نسل موجود ہے۔
سید شاہ ابو الحسن لاولد
سید شاہ نور الحسن
سید شاہ غلام اشرف
سید شاہ افضل حسین
سید شاہ شریف حسین
سید نبی اشرف
مجرد رہے
سید شاہ منظور الحسن
سید شاہ نور الحسن
سید شاہ علی اشرف
سید شاہ نعیم اشرف
سید شاہ قیوم اشرف
یہ سب پورہ شاہ لال میں آباد ہیں۔
یہ سب پورہ شاہ لال میں آباد ہیں
سید شاہ اکمل حسین اشرف
مولوی سید شاہ اجمل حسین
سید شاہ اکرم حسین
کچھوچھہ میں موجود ہیں

اولاد حضرت سید شاہ عبداللہ عرف شاہ بڑے ابن حضرت سید شاہ حسین قتال رحمۃ اللہ علیہ

- سید شاہ ابراہیم اشرف
  - سید شاہ محمد اشرف
    - ۱ سید شاہ احمد اشرف
      - سید شاہ دوست محمد
        - سید شاہ عنایت اللہ
          - ۱ سید محمد جعفر
          - ۲ سید بہاء الدین
          - ۳ سید محمد صادق
            - سید دوست محمد
              - سید شاہ مقبول اشرف
                - لاولد
          - ۴ سید ابو الفتح
            - ۱ سید رحمت اللہ
              - ۱ سید شاہ گودر
              - ۲ سید شاہ علی حسین
              - ۳ سید شاہ علی محسن
                - سید شاہ عطا اشرف
                  - سید درگاہی اشرف
                    - سید امداد اشرف
            - ۲ سید محمد ماہ
    - ۲ سید شاہ اسمٰعیل اشرف
      - سید شاہ حافظ اشرف
        - سید شاہ علی اشرف
          - سید شاہ عبد الجلیل اشرف
            - سید شاہ بھیکا
              - سید شاہ سیف اللہ
                - سید شاہ عظمت اللہ
                  - سید شاہ غلام نوح
                    - سید شاہ بخشش علی
                      - سید شاہ تصور علی

یہ سب مقام آرزن جونپور میں آباد ہیں

سید شاہ امداد اشرف ابن سید شاہ درگاہی اشرف

سید شاہ احمد اشرف

۱ سید شاہ مودود اشرف — ۲ سید شاہ بنیاد اشرف

اولاد سید شاہ محی الدین ابن سید شاہ محمود اشرف سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ

سید شاہ ابوالقاسم

سید شاہ بساون

۱ سید شاہ علی حسن — ۲ سید شاہ علی اشرف لاولد — ۳ سید شاہ نصر اللہ — ۴ سید شاہ محمد شاہ

سید شاہ علی حسن: سید شاہ احمد لاولد

سید شاہ نصر اللہ: سید شاہ محمد صالح لاولد

سید شاہ محمد شاہ: ۱ سید کریم الدین — ۲ سید ساداں عرف ساد حسن

سید کریم الدین: ۱ سید شاہ فتح اشرف لاولد

سید ساداں عرف ساد حسن: ۱ سید نعمت اشرف — ۲ سید جمال اشرف مجرد رہے

سید نعمت اشرف: ۱ سید شاہ زکریا اشرف — ۲ سید شاہ مقصود اشرف — ۳ سید شاہ یحیی اشرف سجادہ نشین

سید شاہ یحیی اشرف سجادہ نشین: سید شاہ نقی الدین اشرف

یہ مقام حافظ پورہ میں آباد ہوئے سید نقی کی صاحبزادی سید اوسط علی کچھوچھوی کی جدہ ہیں

سید شاہ نقی الدین اشرف: ۱ سید مجید اشرف — ۲ سید بدر الدین اشرف — ۳ سید حمایت اشرف — انکی صاحبزادی سے حضرت اشرفی میاں کا نکاح ہوا

(۲) سید شاہ بدرالدین اشرف ابن سید شاہ نقی الدین اشرف

↓

سید شاہ وجیہہ الدین اشرف

سید شاہ وجیہہ الدین کے اور بھائیوں کا نام معلوم نہیں ہوسکا۔

- ۱ سید محمد وسیم
- ۲ سید شاہ وسیع
- ۳ سید شاہ عبدالحیٔ اشرف
- ۴ سید عبدالرؤف
- ۵ سید محمد ایوب
- ۶ سید یعقوب

(۳) سید شاہ حمایت اشرف ابن سید شاہ نقی الدین اشرف

- سید شاہ خلیل اشرف
- سید شاہ حسین لاولد

سید شاہ خلیل اشرف ↓

- ۱ سید شاہ محمد عاقل ← سید شاہ معین اشرف ← سید شاہ معروف حسین اشرف
- ۲ سید شاہ محمد فاضل ← ۲ سید محمود حسین اشرف
- ۳ سید شاہ محمد کامل ← سید شاہ محمد عارف ← سید موصوف حسین اشرف

یہاں تک اولاد حضرت حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ تحریر کیا گیا۔ اولاد حضرت شاہ حسین میں بہت سے بزرگوں کے شجرے لکھنے سے اس لئے رہ گئے کہ مجھے ان کے اسماء گرامی صحیح علم کے ساتھ نہیں مل سکے ہیں۔ یہ خاندان کچھوچھہ، بسکھاری اور اس کے اطراف میں آباد ہے۔

اور اولاد حضرت شاہ حسین سے وہ حضرات جو بہار کے مختلف اضلاع میں آباد ہیں ان کا ذکر آگے آرہا ہے۔

اولاد حضرت سید شاہ عبدالرحیم اشرف ابن سید راجو ابن حاجی سید شاہ چراغ جہاں رحمہم اللہ

- حضرت مخدوم حافظ سید شاہ محمد دیوان صادق اشرف رحمۃ اللہ علیہ بمقام کچھوت بہار
  - ۱ سید شاہ نور اللہ
  - ۲ سید شاہ فیض اللہ
    - یہ دونوں بزرگ کم عمری میں ہی فوت کر گئے مزار کچھوچھہ مقدسہ میں ہے۔
  - ۳ سید شاہ نصیر الدین
    - ۱ سید شاہ غلام مخدوم
      - ۱ سید شاہ لطف اشرف — انکی اولاد مقام بکسر ضلع پورنیہ بہار میں آباد ہے۔
      - ۲ سید شاہ وجیہہ اشرف
        - ۱ سید شاہ رضا اشرف
          - ۱ سید مقصود اشرف
            - سید غنیمت حسین
              - ۱ سید عبداللہ اشرف
              - ۲ سید ابوالقاسم اشرف
                - ۱ سید ابوالہاشم
                - ۲ ڈاکٹر سید مسعود اشرف
                - ۳ سید مودود اشرف
                - ۴ سید قسیم اشرف
                - ۵ سید متین اشرف
          - ۲ سید نبی اشرف
            - ۱ سید یحییٰ اشرف
            - ۲ سید زکریا اشرف
          - ۳ سید شاہ جی اشرف
            - ۱ سید طبیب اشرف
            - ۲ سید غلام اشرف
        - ۲ سید شاہ برکت اشرف
          - سید اسد اشرف
            - ۱ سید شاہ صدر الدین اشرف
            - ۲ سید شاہ احمد حسین اشرف
    - ۲ سید شاہ عنایت مخدوم اشرف
      - ۱ سید شاہ منیر اشرف
        - سید شاہ نصیر اشرف
          - ۱ سید شاہ نعیم اشرف
            - سید جلال الدین اشرف
          - ۲ سید شاہ حامد اشرف
      - ۲ سید شاہ کرم اشرف
  - ۴ سید برہان الدین
  - ۵ سید علاؤ الدین — مجرد رہے
  - ۶ سید زین الدین — لاولد مزار نومہٹہ میں ہے

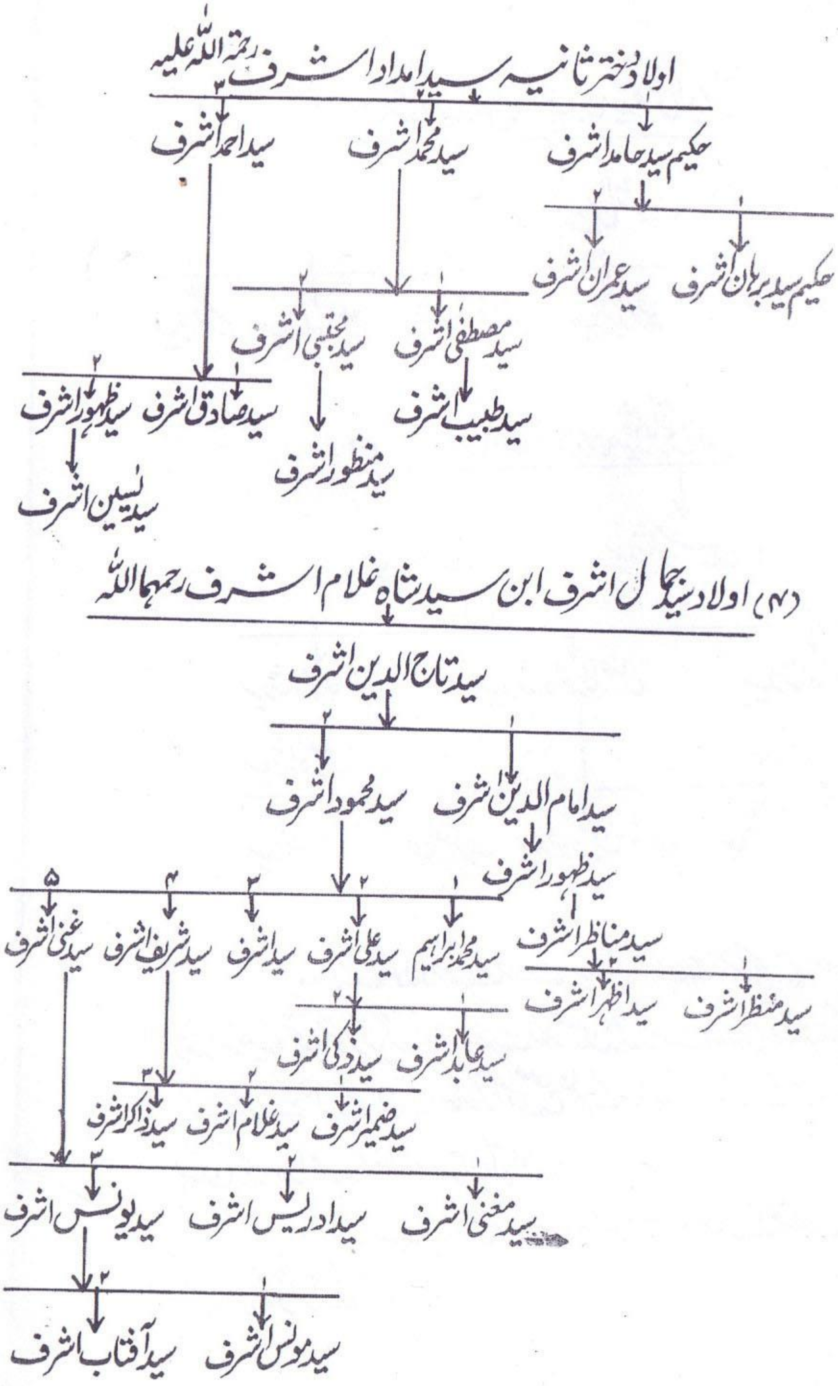
حضرت سید شاہ عبید اللہ اشرف ابن سید شاہ غنیمت اشرف

- ۱ سید اویس اشرف
- ۲ سید سہیل اشرف
- ۳ سید فضیل اشرف
- ۴ سید عزیز اشرف
- ۵ سید ظہیر اشرف

حضرت سید نصیر الدین اشرف اور حضرت سید برہان الدین اشرف اور حضرت سید علاؤ الدین اشرف رحمہم اللہ ان تینوں بزرگوں کے مزارات مقام بنسی ٹیکہ ضلع بھاگلپور میں ہے بھاگلپور شہر سے تقریباً تین میل کا فاصلہ ہے حضرت سید علاؤ الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے مجرد زندگی گذاری اکثر اوقات آپ پر جذب کی سی کیفیت رہتی تھی، مخدوم چک، اشرف چک اور رسول آباد میں حضرت سید نصیر الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد آباد ہے۔ یہ جملہ مقامات بہار میں واقع ہیں۔

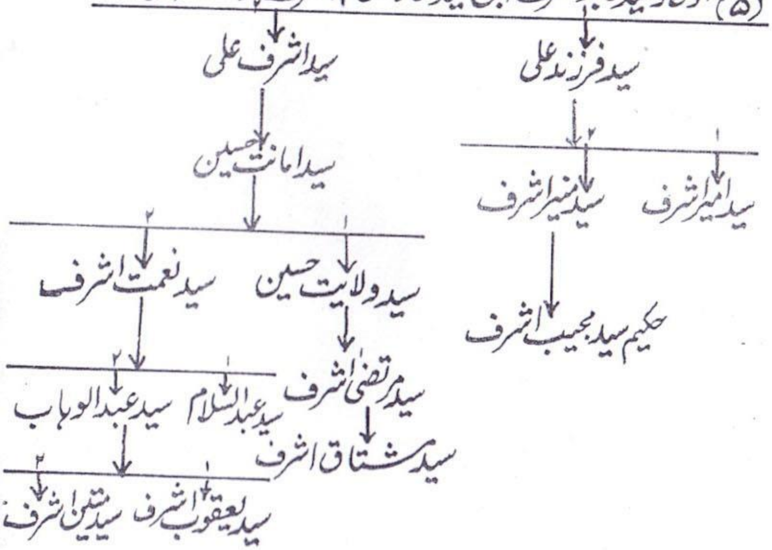
اولاد سید شاہ برہان الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ ابن سید شاہ دیوان صادق اشرف رحمۃ اللہ علیہ

- سید شاہ غلام اشرف رحمۃ اللہ علیہ
  - ۱ سید یوسف اشرف
  - ۲ سید فتح اشرف
  - ۳ سید ولی اشرف
    - ۱ سید فدا اشرف (لاولد)
    - ۲ سید امداد اشرف
      - ۱ دختر اولیٰ سے
        - ۱ سید محی الدین اشرف
          - ۱ سید فصیح اشرف
          - ۲ سید مسیح اشرف
          - ۳ سید صبیح اشرف
          - ۴ سید یوسف اشرف
        - ۲ سید محامد اشرف
          - ۱ سید رضی اشرف
          - ۲ سید تقی اشرف
      - ۲ دختر ثانیہ سے
    - ۳ سید طفیل اشرف
  - ۴ سید جمال اشرف
  - ۵ سید عابد اشرف
- سید شاہ ہدایت اللہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ

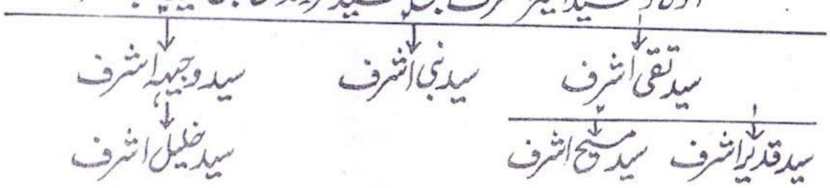


اولاد دختر ثانیہ سید امداد اشرف رحمۃ اللہ علیہ
حکیم سید حامد اشرف
سید محمد اشرف
سید احمد اشرف
حکیم سید برہان اشرف
سید عمران اشرف
سید مصطفیٰ اشرف
سید مجتبیٰ اشرف
سید طیب اشرف
سید منظور اشرف
سید صادق اشرف
سید ظہور اشرف
سید یٰسین اشرف
(۴) اولاد سید جمال اشرف ابن سید شاہ غلام اشرف رحمہما اللہ
سید تاج الدین اشرف
سید امام الدین اشرف
سید محمود اشرف
سید ظہور اشرف
سید مناظر اشرف
سید منظر اشرف
سید اظہر اشرف
سید محمد ابراہیم
سید علی اشرف
سید اشرف
سید شریف اشرف
سید غنی اشرف
سید عابد اشرف
سید ذکی اشرف
سید ضمیر اشرف
سید غلام اشرف
سید اذکار اشرف
سید مغنی اشرف
سید ادریس اشرف
سید یونس اشرف
سید مونس اشرف
سید آفتاب اشرف

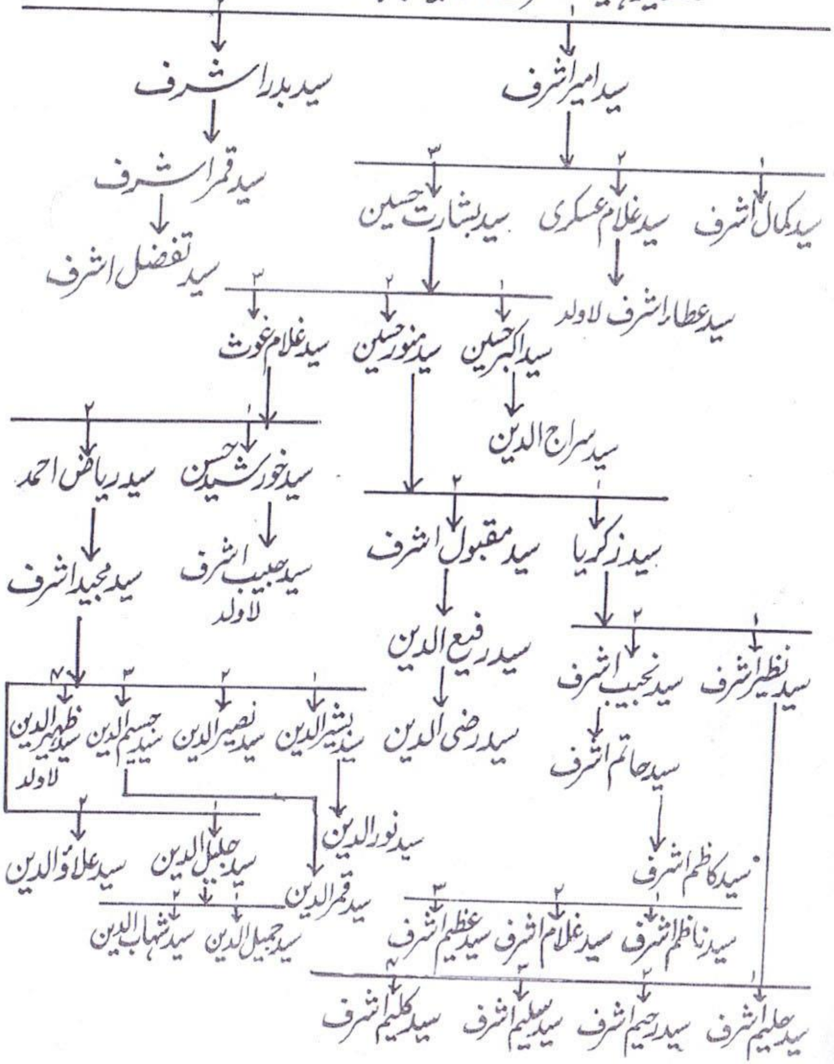
(۵) اولاد سید عابد اشرف ابن سید شاہ غلام اشرف رحمۃ اللہ علیہ



اولاد سید امیر اشرف ابن سید فرزند علی ابن سید عابد اشرف



اولاد سید ہدایت اشرف ابن سید برہان اشرف

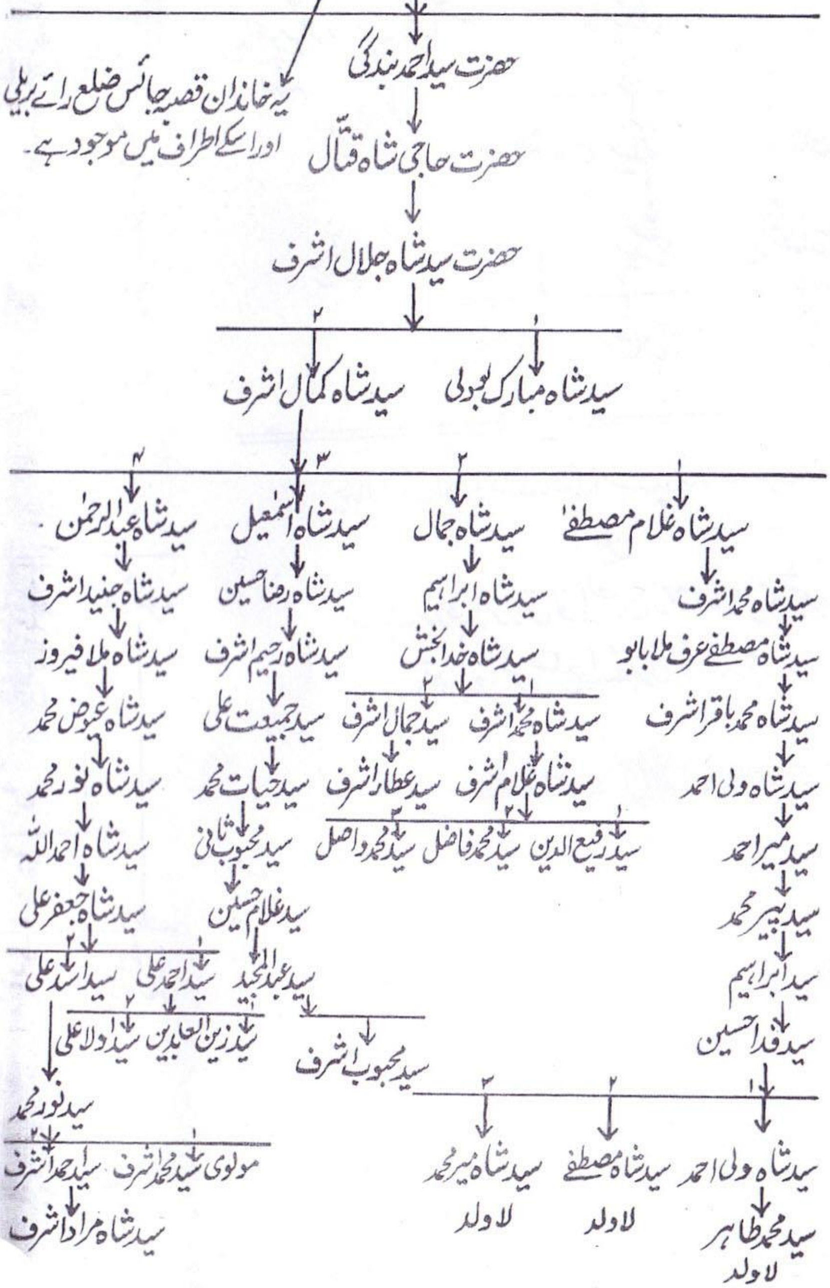


یہاں تک حضرت سید دیوان صادق اشرف ابن سید عبدالرحیم ابن سید راجو ابن حاجی سید چراغ جہاں رحمۃ اللہ علیہما کی اولاد جو مخدوم چک اشرف چک اور رسول آباد میں آباد ہیں ان کا شجرہ بیان ہوا ہے۔ ۱۲

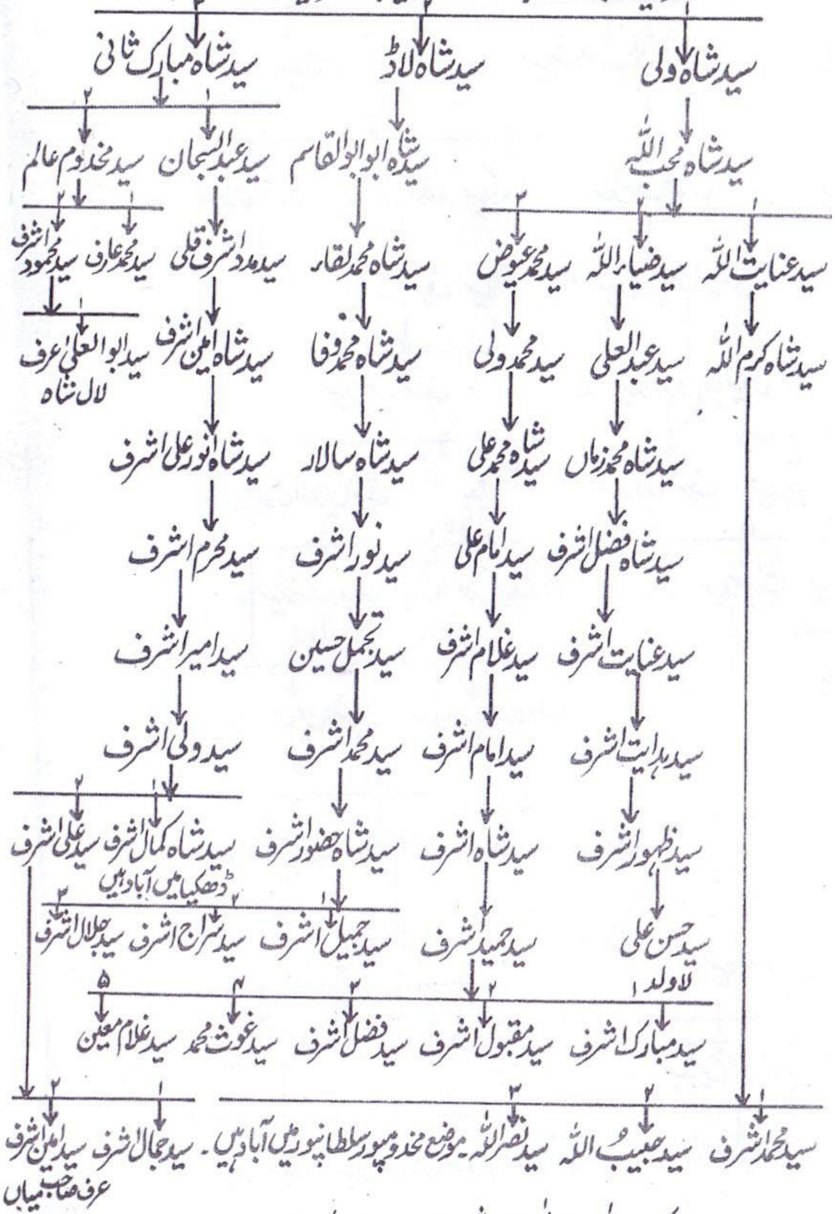
حضرت حاجی چراغ جہاں رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید جعفر عرف لاڈ شاہ رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت سید شاہ حسین رحمۃ اللہ علیہ ابن عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔

اولادِ حضرت حاجی سید شاہ احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ

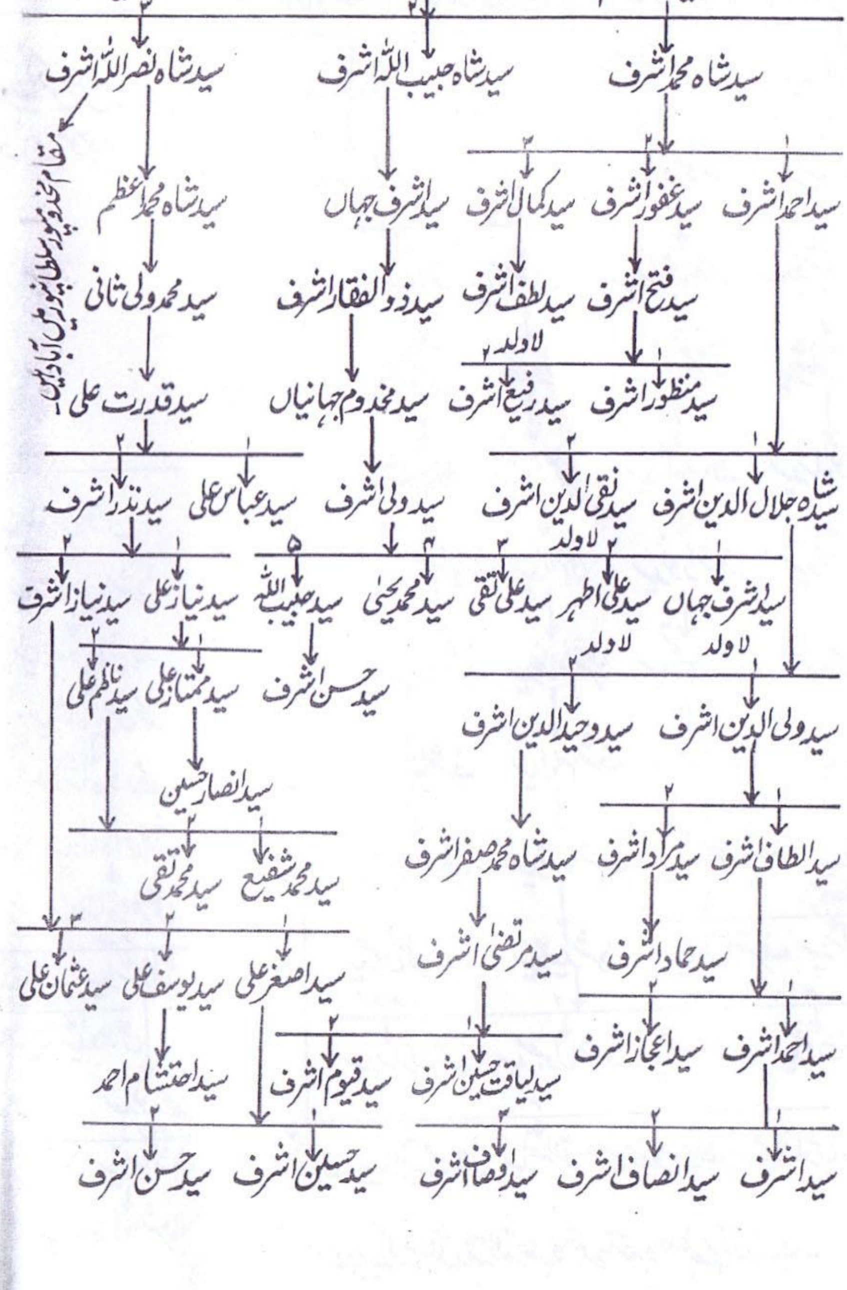


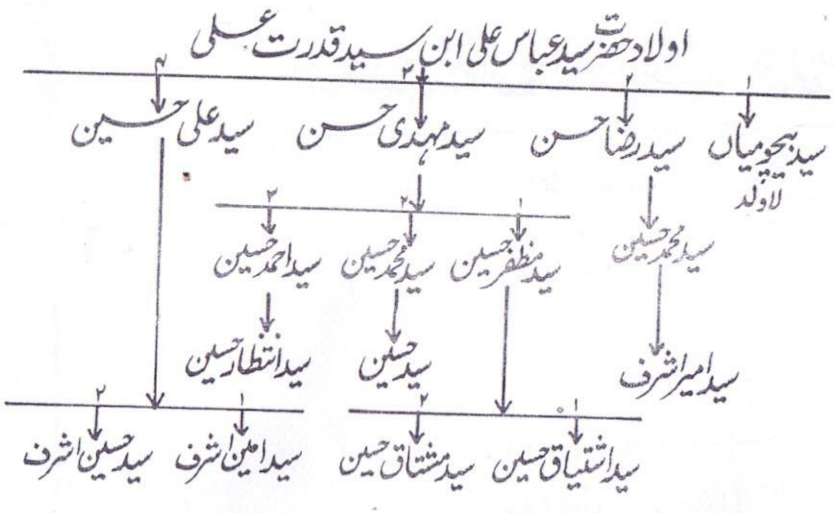
اولاد حضرت سید شاہ مبارک بودلی رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت سید شاہ جلال اشرف رحمۃ اللہ علیہ



اولاد سید کرم اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ آئندہ صفحہ پر آرہا ہے۔

اولاد سید شاہ کرم اللہ اشرف ابن سید شاہ عنایت اللہ اشرف رحمۃ اللہ علیہ





یہاں تک اولاد حضرت حاجی سید شاہ احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

ابن

حضرت سید عبد الرزاق نور العین رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ ہے۔

یہ سب قصبہ جائس ضلع رائے بریلی میں آباد ہیں۔

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ ایک تحریک

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ سنی صوفی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے جو اس فکر کے تحت وجود میں آئی کہ خانقاہوں، آستانوں، درگاہوں کے سربراہ مسلم مسائل کو اپنے مشاہدات کی بناء پر سمجھ کر ان کے حل کے لئے حکومت وقت پر دباؤ ڈالیں۔ یہ بورڈ اسی مقصد کے تحت سرگرم عمل ہے اور اس نے مرکزی اور ریاستی حکام کو بہت سے مسائل کی سنگینی سے واقف کرایا ہے۔ علماء اور مشائخ شہروں اور گاؤں کا دورہ کر کے عوام وحکام دونوں کو اس سے باخبر کرتے ہیں کہ افسر شاہی میں، انتظامیہ میں اور سیاسی طبقہ میں مسلم نمائندگی کا سوانگ رچا کر جو لوگ آزادی کے بعد سے پہونچے ہوئے ہیں، ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت میں انہیں کبھی اتنی مقبولیت نہیں ملی کہ وہ نمائندہ بن کر کھڑے ہو سکیں۔ ان لوگوں نے مسلم امور یعنی حج واوقاف پر قبضہ کیا، تعلیمی اداروں کو استعمال کیا اور میڈیا کو اپنے ہاتھ میں لیکر صرف مسلم مسائل کا نام دیکر مسلمانوں کی بھلائی سے زیادہ وہ اپنے ذاتی مفادات اور اقتصادی ضرورتوں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔ بورڈ نے قومی وقف ترقیاتی کونسل کی تشکیل اور وقف ترمیمی بل کی منظوری جیسے سرکاری اقدامات پر سخت احتجاج کیا ہے۔ گو کہ بورڈ کی بات سنجیدگی سے سنی جاتی ہے اور جنتر منتر احتجاج سمیت کئی بڑی کانفرنسوں میں لاکھوں کی تعداد میں ہندوستانی مسلمانوں کی شرکت سے حکام کو اندازہ ہوا ہے کہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت بورڈ کے ساتھ ہے۔ بورڈ نے کسی تفریق کے بغیر مسلمانوں کی فلاح کے لیے کچھ پروگرام وضع کئے ہیں۔ مثلاً۔

(۱) مسلم اکثریتی علاقوں میں اعلی تعلیم کے معیاری مراکز کا قیام۔ (۲) ہمارے وطن عزیز میں امن ویکجہتی کے لئے تقریباً ہر شہر میں صوفی مرکز کا قیام۔ (۳) وقف بورڈ کے زیر انتظام اور محکمہ آثار قدیمہ کے زیر تحفظ مسجدوں ودیگر اوقاف میں واقف کی منشا کے مطابق صوفی روایتوں کا احیا۔ (۴) مسلم باڈیوں میں عموماً اور مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی سرکاری باڈیوں میں خصوصاً سنیوں کی بھرپور نمائندگی کو یقینی بنانا۔ (۵) جملہ خانقاہوں اور درگاہوں کو ایسے تسلط سے آزاد کرانا جن کا اس روایت میں یقین نہیں۔

بورڈ نے رائے عامہ بیدار کرنے کے لئے اب تک ہزاروں چھوٹی بڑی میٹنگوں کے علاوہ کئی بڑی کانفرنسوں کا بھی اہتمام کیا ہے۔ جن میں سنی کانفرنس مرادآباد، سنی کانفرنس بھاگلپور، مسلم مہاپنچایت مرادآباد، مسلم مہاپنچایت بیکانیر، سنی کانفرنس امیٹھی اور ایک بڑا احتجاجی جلسہ دہلی جنتر منتر پر بھی منعقد کیا۔ مذکورہ بالا پروگراموں کے بعد بورڈ نے ایک انقلابی قدم اٹھایا اور دہلی میں ''ورلڈ صوفی فورم'' کے نام سے چار روزہ پروگرام جس میں تین روزہ سیمینار اور ایک روزہ انٹرنیشنل صوفی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس میں ملک وبیرون ملک سے ہزاروں علماء کرام ومشائخ عظام نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ لکھنؤ میں صوفی ازم اور انسانیت پر ایک سیمینار بھی منعقد کیا گیا۔ ان تمام پروگراموں میں منظور ہونے والی قراردادیں مرکزی وریاستی حکومتوں کو بھیج دی گئیں۔

بورڈ مسلمانوں کے مسائل کو سمجھ کر ان کے حل نکالنے کی سفارش پوری سنجیدگی سے کر رہا ہے۔ اور اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اقلیتوں کے لئے جاری سرکاری اسکیموں سے ہندوستانی صوفی مسلمانوں کو فائدہ پہونچنا یقینی ہو۔ اس کے علاوہ مدارس اور مساجد کے نظام کی درستگی کے لئے باقاعدہ مسودہ تیار کیا ہے۔ بالخصوص طلباء مدارس کے لئے ایک خصوصی پروگرام تیار کیا ہے جس میں دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کی اہمیت و افادیت کو باور کرایا جاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ بورڈ علماء مدارس اور ائمہ مساجد کے بشمول مسلم نوجوانوں کے روزگار کیلئے بھی کوشش کر رہا ہے۔

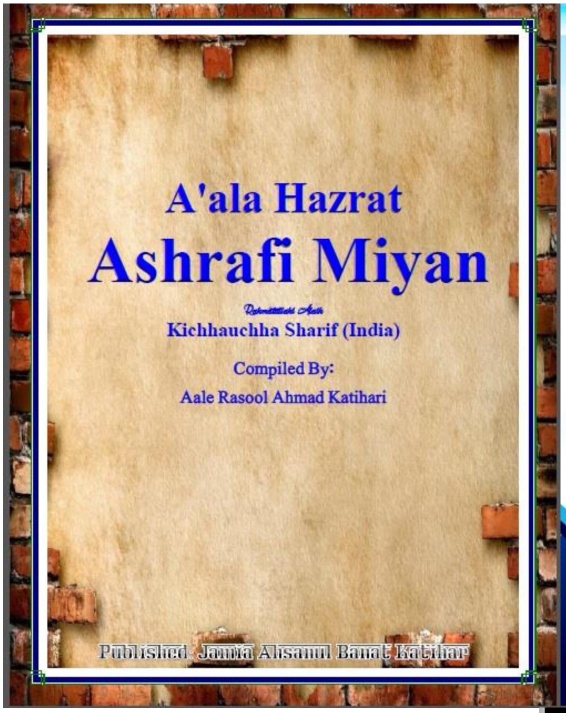
صوفیوں کی رائج کردہ گنگا جمنی تہذیب کو زندہ رکھنے کے لئے بورڈ ہمہ وقت عملاً کوشاں رہتا ہے۔ ملک میں امن وسلامتی کے قیام اور انسانی رواداری کا تحفظ وغیرہ بورڈ کے اہم مقاصد ہیں۔ قوم وملت کیلئے آواز بلند کرنے کی خاطر آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کے ممبر بنیں۔ ہم اکیلے کچھ نہیں کر سکتے لیکن آپ سے ملکر اپنے حقوق حاصل کر سکتے ہیں۔ بورڈ کے رکن بنیں اور تشدد کے خلاف اقدام میں حصہ لیں۔

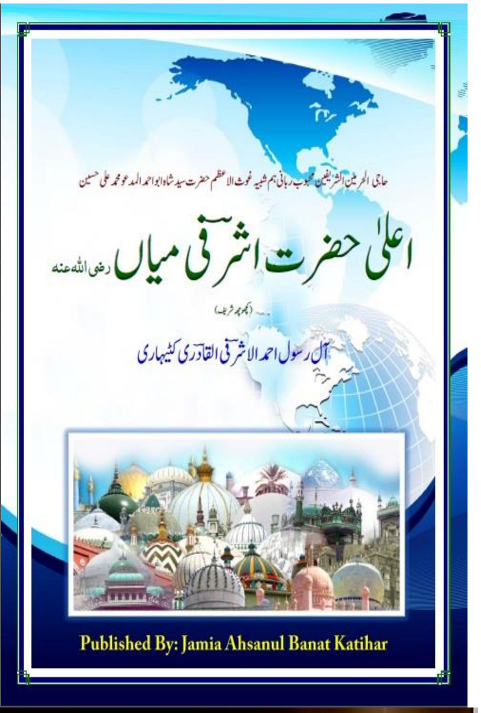
ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

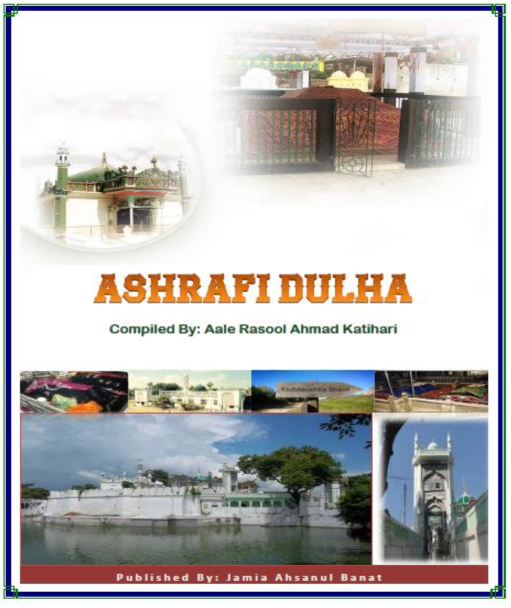
Head Office : 20-Johri Farm, IInd Floor, Lane No.1, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-25

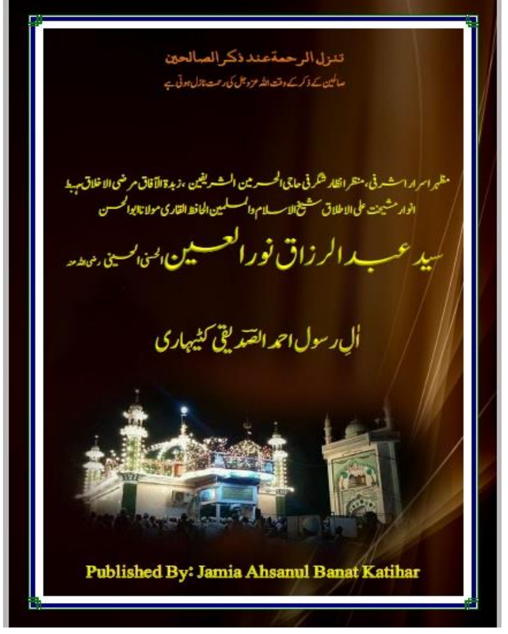
State Office U.P. : 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001

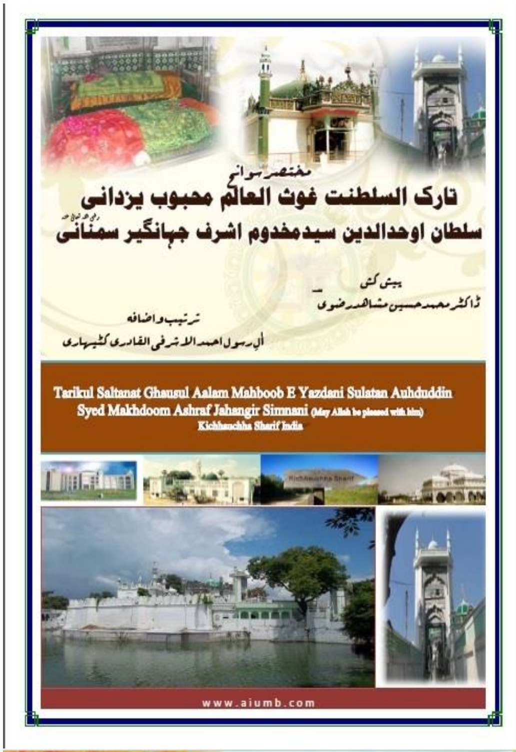
Contact : +91 9212357769 (H.O.) , 9936459242 Email: aiumbdel@gmail.com, Website: aiumb.org

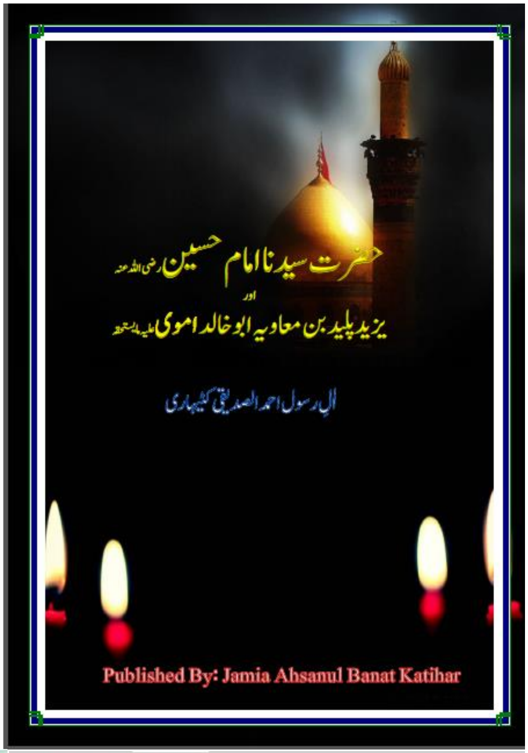

A'ala Hazrat
Ashrafi Miyan
Kichhauchha Sharif (India)
Compiled By:
Aale Rasool Ahmad Katihari
Published: Jamia Ahsanul Banat Katihar

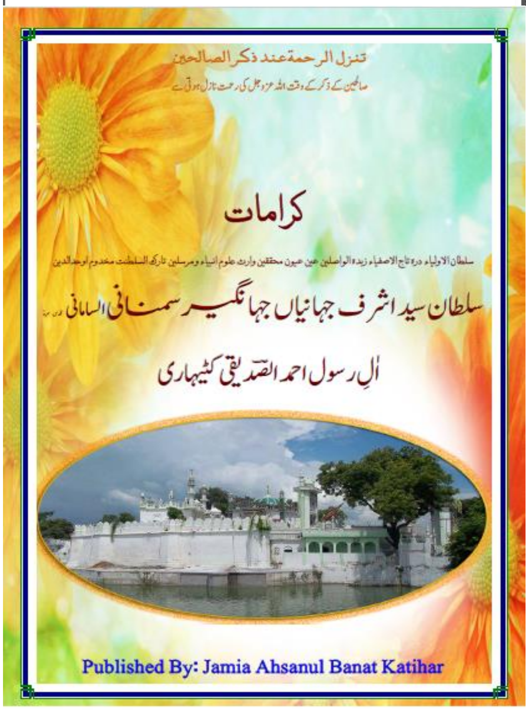

حاجی الحرمین الشریفین محبوب ربانی ہم شبیہ غوث الاعظم حضرت سید شاہ ابو احمد المدعو محمد علی حسین
اعلیٰ حضرت اشرفی میاں رضی اللہ عنہ
(کچھوچھہ شریف)
آل رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

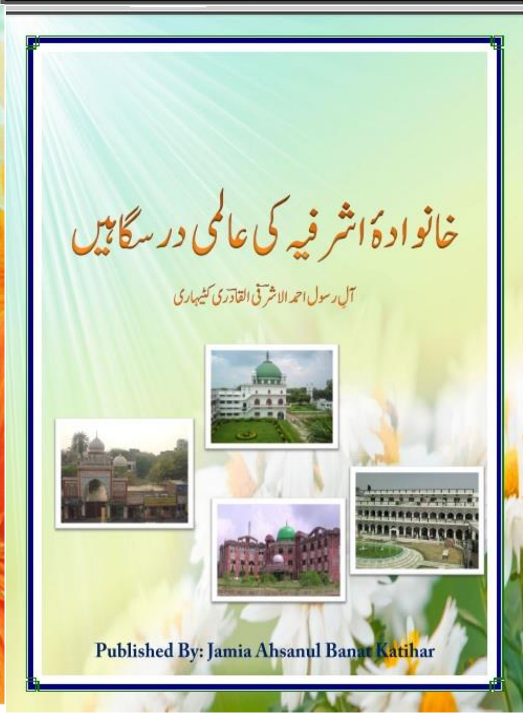

ASHRAFI DULHA
Compiled By: Aale Rasool Ahmad Katihari
Published By: Jamia Ahsanul Banat


تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین
صالحین کے ذکر کے وقت اللہ عزوجل کی رحمت نازل ہوتی ہے
مظہر اسرار اشرفی، منظر انظار شکرفی حاجی الحرمین الشریفین، زبدۃ الآفاق مرضی الاخلاق مہبط
انوار مشیخت علی الاطلاق شیخ الاسلام والمسلمین الحافظ القاری مولانا ابو الحسن
سید عبد الرزاق نور العین الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ
آلِ رسول احمد الصدیقی کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar


مختصر سوانح
تارک السلطنت غوث العالم محبوب یزدانی
سلطان اوحدالدین سیدمخدوم اشرف جہانگیر سمنانی
پیش کش
ڈاکٹر محمد حسین مشاھد رضوی
ترتیب و اضافہ
آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری
Tarikul Saltanat Ghausul Aalam Mahboob E Yazdani Sulatan Auhduddin
Syed Makhdoom Ashraf Jahangir Simnani (May Allah be pleased with him)
Kichhauchha Sharif India
www.aiumb.com

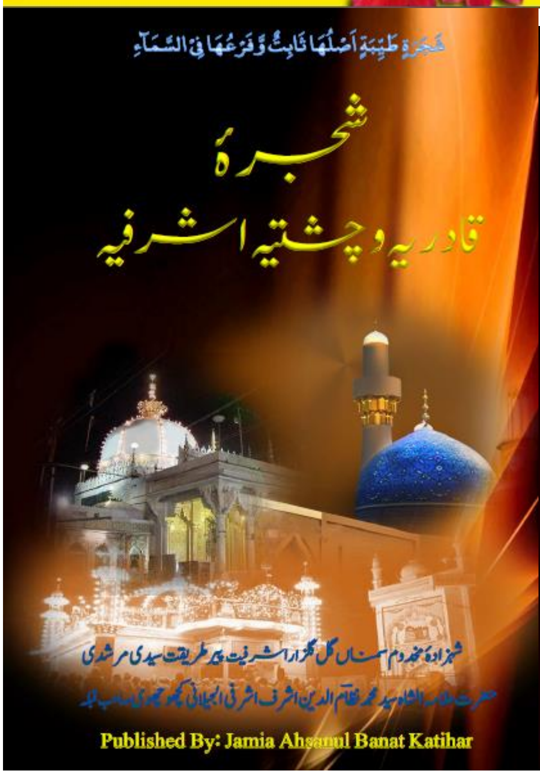

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
اور
یزید پلید بن معاویہ ابو خالد اموی
آلِ رسول احمد الصدیقی کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

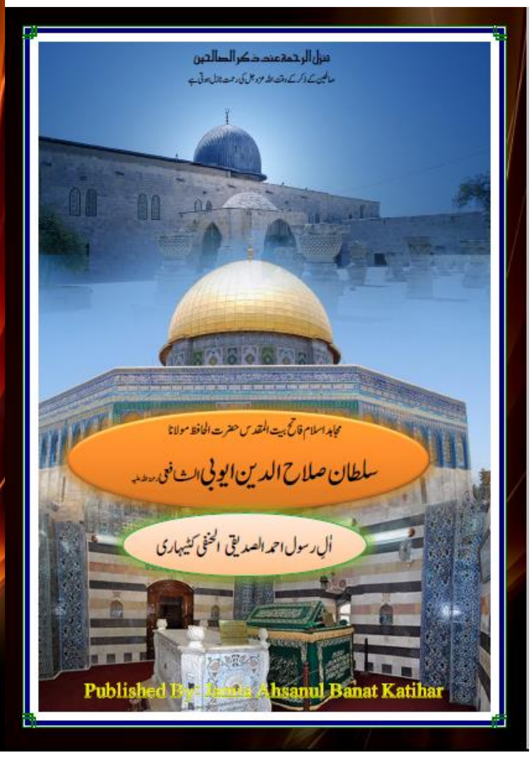

تنزل الرحمة عند ذکر الصالحین
صالحین کے ذکر کے وقت اللہ عزوجل کی رحمت نازل ہوتی ہے
کرامات
سلطان الاولیاء درۃ تاج الاصفیاء زبدۃ الواصلین عین عیون محققین وارث علوم انبیاء ومرسلین تارک السلطنت مخدوم اوحدالدین
سلطان سید اشرف جہانیاں جہانگیر سمنانی السامانی
آلِ رسول احمد الصدیقی کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar


خانوادۂ اشرفیہ کی عالمی درسگاہیں
آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar


حضور مفتی اعظم ہند
کی
نماز جنازہ کا امام کون؟
آلِ رسول احمد الاشرفی القادری کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar


यह रज़ा के नीज़े की मार है कि अदू के सीने में ग़ार है
किसे चारा जोई का वार है कि यह वार वार से पार है
नफ़्स का पुजारी
वहाबी + देवबंदी
मुरत्तिब
आले रसूल अहमद कटिहारी
Published By: Mission Al- Ashrafi Al- Qadri Katihar


شَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِى السَّمَآءِ
شجرۂ
قادریہ وچشتیہ اشرفیہ
شہزادۂ مخدوم سمناں گل گلزار اشرفیت پیر طریقت سیدی مرشدی
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar


نزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین
سلطان صلاح الدین ایوبی الشافعی
آلِ رسول احمد الصدیقی الحنفی کٹیہاری
Published By: Jamia Ahsanul Banat Katihar

Introduction to AIUMB

All India Ulama & Mashaikh Board (AIUMB) has been established with the basic purpose of popularizing the message of peace of Islam and ensuring peace for the country and community and the humanity. AIUMB is striving to propagate Sunni Sufi culture globally .Mosques, Dargahs, Aastanas, and Khanqwahs are such fountain heads of spirituality where worship of God is supplemented with worldly duties of propagating peace, amity, brotherhood and tolerance.

AIUMB is a product of a necessity felt in the spiritual, ethical and social thought process of Khaqwahs.Khanqwahs also have made up their mind to update the process and change with the changing times. As it is a fact that Khanqwahs cannot ignore some of the pressing problems of the community so the necessity to change the work culture of these centers of preaching and learning and healing was felt strongly. AIUMB condemns all those deeds and words that destabilize the country as it is well known that this religion of peace never preaches hatred .Islam is for peace. Security for all is the real call. AIUMB condemns violence in all its form and manifestation and always ready to heal the wounds of all the mauled and oppressed human beings. The integral part of the manifesto of AIUMB is peace and development. And that is why Board gives first priority to establish centers of quality modern education in Sunni Sufi dominated ares of the country. The other significant objectives of the Board are protection of waqf properties, development of Mosques, Aastanas, Dargahs and Khanqwahs.

This Board is also active in securing workable reservation for Muslims in education and employment in proportion to their population. For this we have been organizing meetings in U.P, Rajasthan, Gujrat, Delhi, Bihar, West Bengal, Jharkhand, Chattisgadh, Jammu& Kashmir, and other states besides huge Sunni Sufi conferences and Muslim Maha Panchayets . Sunni conference (Muradabad 3rd Jan 2011)Bhagalpur(10th May 2010) and Muslim Maha Panchayet at Pakbara Muradabad (16th October 2011) and also Mashaikh e tareeqat conference of Bareilly (26th November 2011) are some of the examples.

HISTORICAL FACT AND THE NEED OF THE HOUR

The history of India bears witness to that fact that when Alama Fazle Haq Khairabadi gave the clarion call to fight for the freedom of our country all the Khanqahs and almost all

the Ulama and Mashaikh of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat rose in unison and gave proof of their national unity and fought for Independence which resulted in liberation of our country from British rule.

But after gaining freedom, our Khanqahs and The Ulama of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat went back to the work of dawa and spreading Islam, thinking that the efforts that were undertaken to gain freedom are distant from religion and leaving it to others to do the job. Thus the Independence for which our Ulama and Mashaikh paid supreme sacrifice and laid down their lives resulted in us being enslaved and thereby depriving us legimative right to participate in the governance of our country.

After the Independence hundreds of issues were faced by the Umma, whether religious or economic were not dealt with in a proper way and we kept lagging behind. During the lat 50 years or so a handful of people of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat could become MLA's, MP's and minister due to their individual efforts lacking all along solid organized community backing as a result of which Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat remained disassociated with the Government machinery and we find that we have not been able to found foothold in the Waqf Board, Central Waqf Board, Hajj Committee, Board for Development of Arbi, Persian & Urdu or Minorities Commission. Similarly when we look towards political parties big or small we see a specific non-Sunni lobby having strong presence. In all the Institution mentioned above and in all political parties Sunni presence is conspicuous by its absence.

Time and again Ulama and Mashaikh have declared that the Sunni's constitutes a total of approximately 75% of all Muslim population. This assertion have lived with us as a mere slogan and we have not been able to assert ourselves nor have we made any concerted efforts to do so.

It is the need of the hour that The Ulama and Mashaikh should unite and come on single platform under the banner of Ahl-E- Sunnah Wal-Jamaat to put forward their message to the Sunni Qaum. To propagate our message Sunni conferences should be held in the District Head Quarters and State Capitals at least once a year to show our strength and numbers this is an uphill task and would require huge efforts but rest assured that once we do that we shall be able to demonstrate our number leaving the non-Sunni way behind thereby changing the perception of political parties towards us and ensuring proper representation in every field.

AIMS AND OBJECTIVES OF AIUMB

To safeguard the right of Muslim in general and Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in particular.

To fight for proper representation of responsible person of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in national and regional politics by creating a peaceful mass movement.

To ensure representation of Sunni Muslim in Government Organization specially in Central Sunni Waqf Boards and Minorities Commission.

To fight against the stranglehold and authoritarianism of non-Sunni's in State Waqf Board.
To ensure representation of Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat in the running of the state waqf board.

To end the unauthorized occupation of the Waqf properties belonging to Dargahs, Masajids, Khanqahs and Madarasas, by ending the hold of non-Sunni's and to safeguard Waqf properties and to manage them according to the spirit of Waqf.
To create an envoirment of trust and understanding among Sunni Mashaikh, Khanqahs and Sunni Educational institution by realizing the grave danger being paced by Ahl-E-Sunnah Wal-Jamaat. To rise above pettiness, narrow mindedness and short sightedness to support common Sunni mission.

To work towards helping financially weak educational institutions.

To provide help to people suffering from natural calamities and to work for providing help from Government and other welfare institutions.

To help orphans, widows, disabled and uncared patients.

To help victims of communalism and violence by providing them medical, financial and judicial help.

To organize processions on the occasion of Eid-Miladun-Nabi (SAW) in every city under the leadership of Sunni Mashaikh. To restore the leadership of Sunni Mashaikh in Juloos-E-Mohammadi (SAW) wherever they were organized by Wahabi and Deobandis.

To serve Ilm-O-Fiqah and to solve the problem in matters relating to Shariah by forming Mufti Board to create awareness among the Muslims to understand Shariah

To establish Interaction with electronic and print media at district and state level to express our viewpoint on sensitive issues.

Ashrafe–Millat Hazrat Allama Maulana Syed Mohammad Ashraf Kichhowchhwi

President & Founder All India Ulama & Mashaikh Board

Email : ashrafemillat@yahoo.com

Twitter : www.twitter.com/ashrafemillat

Facebook : www.facebook.com/AIUMBofficialpage Website: www.aiumb.org

Head Office :

20, Johri Farm,

2nd Floor, Lane No. 1 Jamia Nagar, Okhla

New Delhi -25

Cell : 092123-57769 Fax : 011-26928700

Zonal Office: 106/73-C, Nazar Bagh, Cantt. Road,

Lucknow. Email : aiumbdel@gmail.com